رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ٭ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داعی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

البدر

(محمد افضل ایڈیٹر)

نمبر ۳ | قادیان دار الامان - ۱۳ ؍ شعبان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۴ - نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم برادران السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مبارک! صد مبارک!! مبارک!!! میرا دلی منشا تھا کہ قادیان شریف میں ایسا اخبار ہو جسمیں حضرت اقدس کے روزانہ اقوال و افعال کا حال پورا درج ہو بلکہ ——— نے مجھے مشورہ بھی کیا کہ ہمکو ایسا اخبار جاری کرنا چاہیئے خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپنے القادیان (یعنے البدر) جاری فرما کر میری دلی تمنا پوری کر دی مجھے بزمرہ خریداراں درج فرماویں

البدر کی ضرورت پر یہ ایں وجہ کہ یہ ایک ایسا ارزاں اخبار ہے جسکو ہر ایک وسعت کا آدمی بآسانی خرید سکتا ہے ہمارے احباب نے اپنی قلموں اور زبانوں سے بہت کچھہ ہم سے اظہار ہمدردی کا کیا ہے اور ہم ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے واسطے صرف قلم اور لفاظی سے ہی کام لینا نہیں چاہتے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم دینی خدمات کے لحاظ سے عملی طور پر اُس شکریہ کو ادا کر سکیں آجتک اس اظہار ہمدردی میں ہمارے مہربان میاں **احمد دین صاحب** اپیل نویس گوجرانوالہ سب پر اس وجہ سے فوقیت لے گئے ہیں کہ اُنہوں نے البدر کی ضرورت کو واقعی طور پر محسوس کر کے نو (۹) خریدار آجتک ہم پہونچا کر ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ انشاء اللہ اور خریدار بھی ہم پہونچاوینگے خدا تعالیٰ اس ہمدردی دین کی اُنہیں جزائے خیر عطا کرے

اور ہمارے باقی ماندہ احباب کے دلوں کو بھی اس طرف متوجہ کرے کہ اس پرچہ کے قیام کے لئے وہ حتی الوسع کوشش کریں اور جہاں جہاں مختلف دیہاتوں اور گاؤں میں اُنکی تعلقات برادری و اخوت ہیں وہاں کے احباب میں اس کی تحریک پیدا کریں۔

اشاعت کے کام اسطرح چلا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض افراد کے قلوب میں ایک امر کی اشاعت کا جوش پھونک دیتا ہے اور وہ بے تکلف اور تصنع سے نکلکر وہ ایک طبعی جوش سے اُس امر کی اشاعت کرتے پھرتے ہیں۔ ہم اپنے اُن احباب سے جنہوں نے اظہار ہمدردی کیا ہے یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ جہاں اُن صاحبان نے ہماری خاطر محض للہ کچھہ لکھنے یا گفتگو کرنے میں اپنا عزیز وقت صرف کیا ہے وہاں ہم پر یہ بھی مہربانی فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کی دعا کریں کہ وہ اس اُٹھائے ہوئے کام کو نباہنے کی توفیق اور اسکے قیام کے لئے جن جن اسباب کی ضرورت ہے وہ محض اپنے فضل اور کرم سے ہمیں عطا کرے آمین ثم آمین

چونکہ ابھی تک اشاعت اخبار میں ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں اس لئے سردست بعض کی درخواست اور واقعی ضرورت کو مدنظر رکھکر یہ انتظام کیا ہے کہ ہر گذشتہ ہفتہ کے حالات آئندہ ہفتہ کے اخبار میں درج ہو جایا کریں اور اسی لئے اب ڈائری کا سلسلہ یکم نومبر سے شروع کیا گیا ہے مگر احباب کی کافی توجہ اور امداد پہونچ جانے پر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ صرف دو تین دن کی تفاوت سے ہر ہفتہ کے تازہ حالات ناظرین تک پہونچا دیا کریں کیونکہ یہ انتظام کثرت آمدن اور کثرت اخراجات کو چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبہ جنمیں آپ بیعت لیا کرتے ہیں

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (۳ بار)

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار)*

آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا (ایک بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین (ایک بار) پھر اس کے بعد دعا کیا کرتے ہیں

حضرت اقدس ہر ایک طالب کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اوپر کے کلمات چھوٹے چھوٹے جملوں میں کہا کرتے ہیں اور پھر اُنکو ہر ایک طالب اسی طرح کہتا جاتا ہے۔

ضیق النفس یعنے دمہ

حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب دمہ کے مریضوں کو یہ نسخہ دیا کرتے ہیں جس سے اس مرض کو تخفیف اور آرام ہوتا ہے۔ تخم میتھی - گاؤزبان - السی پانی میں تر کر کے دو دو تولہ لعاب پلا دیں اگر قبض ہو تو دو ڈرام میگنیشیا بھی اسمیں حل کر لیں۔

احباب سے ہماری درخواست ہے کہ چونکہ طب انسان کی خادم ہے اسلئے ہمارے درج کردہ نسخہ جات صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھا کریں بلکہ اپنے محلہ

* یہ کلمات استغفار اگلی اردو عبارت کے بعد ہوتے ہیں غلطی سے پہلے لکھے گئے ہیں

مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء
بروز شنبہ

فجر — اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر — حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے تمام راہ میاں فتح دین صاحب مولوی حضرت اقدس کے مخاطب رہے حضرت اقدس بار بار اُنکے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہیئے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں قرآن شریف سے جو امر ثابت ہوا اُسکو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز ردّ نہیں کرسکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنی استنباط جو کہ اُنہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے ہے اور حضرت اقدس مختلف طور سے اُنکو سمجھاتے رہے اس لئے ہم حضرت اقدس کے کلمات کو مختصراً درج کرتے ہیں۔

ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم خود قائل ہو کہ اصح کتاب قرآن شریف ہی احادیث ۱۵۰ برس بعد جمع ہوئیں پھر اُنمیں باہم تناقض ہے ایک میں مہدی کا ذکر ہے ایک میں ہے لا مہدی الا عیسٰی ایک طرف مہدی کی حدیث ضعیف لکھی ہے یہ کہتے ہیں کہ مسیح اوپر سے اُتریگا تو ایک طرح سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی جب قرآن شریف بار بار اوپر کے آنیسے منع کرتا ہے تو حدیث جو کسی طرح سے خواہ حقیقتاً خواہ استعارہ کیطور پر قرآن شریف کے برابر نہ آسکے تو وہ ہر حال میں ناقابل اعتبار ٹھہریگی ورنہ اسطرح سارا اسلام درہم برہم ہوجاویگا تمام ستون اور مدار اسلام کا قرآن پر ہے جب قرآن شریف میں ہے کہ عیسٰی فوت ہوگئے پھر انکار کیا۔

پھر فلما توفیتنی کی نسبت آپ مولوی فتح دین کو سمجھاتے رہے۔ پھر احادیث کے بیان کیطرف رجوع کرکے فرمایا کہ اگر انکا حدیث پر اسقدر اعتبار ہے تو رفع یدین کی جو ۴۰۰ احادیث آئی ہیں اُس پر کیوں نہیں عمل کرتے ہمارا مسئلہ خدا کی سنت قدیمہ کے موافق ہے جیسے یہ آمد کے منتظر ہیں ویسے ہی یہودی الیاس کے منتظر تھے پیغمبر کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اُسکا علم اتنا وسیع ہو جیسے خدا کا ہے پیغمبر پر جائز ہے کہ بعض امور کی تفصیل اُس پر نہ کھل سکے جیسے کہ بہت سے آخرت کے امور ہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد معلوم ہوتے ہیں تو پھر یہ لوگ اپنے علم پر کیوں اسقدر باتیں کرتے ہیں یہودیوں کو الیاس کی انتظار تھی مسیح نے کہا کہ یحیٰی الیاس ہے خواہ قبول کرو خواہ نہ پھر اُسیوقت جاکر یحیٰی سے دریافت کیا اور دریافت بھی ایسے الفاظ سے کیا ہو کہ اُسے یہی جواب دینا پڑی کہ میں وہ الیاس نہیں۔

ہمنے دیکھا ہے کہ یہ بار بار احادیث پیش کرتے ہیں اور اُنہیں سے نزول کو لیتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر اُسی مسیح نے آنا تھا تو پھر رسول اللہ صلعم نے آنیوالے کا حلیہ کیوں الگ بتلایا اور کہا کہ آنیوالے مسیح کو تم اسطرح پہچانو۔ اسکی کیا ضرورت تھی۔

مباحثہ میں بھی اصول رکھا جاوے کہ قرآن شریف مقدم ہے یہ منوا کر اُنسے کہا جاوے تقدم قرآن تو اب مقبولہ فریقین ہے باقی امور اسی سے فیصلہ کرلو۔ اگر حدیثوں پر سارا مدار ہے تو قرآن کی کیا ضرورت ہے جو کہتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم جھوٹے دھوکہ ہیں۔ انہ لعلم للساعۃ کے یہ معنی ہیں کہ یہودیوں کے ادبار اور ذلت کی نشانی مسیح کے آنے کا وقت تھا اور وجعلناہ مثلا لبنی اسرائیل بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے ساعۃ کے معنے آخرت کے بھی ہیں۔

ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ وہ ابتک زندہ موجود ہیں جب آوینگے تو کل اھل کتاب ایمان لاوینگے اسکے متعلق ابی ہریرہؓ کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ تفسیر مظہری میں اسکے اوپر کسقدر مطاعن ہیں یہ کہنا کہ کل لوگ اُسوقت ایمان لاوینگے غلط ہے قرآن سے ثابت ہے کہ قیامت تک کافر رہینگے...... قرآن کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیئے قرآن کے نصوص قطعیہ بالکل فیصلہ کردیتی ہیں سورہ تحریم میں ہے کہ مسیح بن مریم اسی اُمت میں سے ہوگا سورۃ النور بتلاتی ہے کہ تمام خلیفہ اسی اُمت میں سے ہونگے رسول اللہ صلعم نے آنیوالے مسیح کا نام حکم رکھا ہے یہ اسطرف اشارہ ہے کہ بہت فرقے ہونگے جس سے ثابت ہوتا ہے غلطیاں کثرت سے ہونگی۔ قرآن میں نزول کے معنی مختلف مقام پر مختلف ہیں اگر اعتراض ہو کہ پھر نزول کا لفظ استعمال کیا ہوا اور کوئی لفظ حدیث میں کیوں نہ آیا تو جواب یہ ہے کہ مسلم کی ایک حدیث میں مبعوث کا لفظ بھی آیا ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال ہوا کہ اُسوقت کل برکات اور فیوض اُٹھ جاوینگے اور پھر آسمان سے نازل ہونگی قرآن میں خود آنحضرتؐ کیبارے میں ہے کہ ہمنے اُسے آسمان سے نازل کیا اور آسمان ہی سے پانی بھی اُترتا ہے اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو کوئیں بھی پانی نہیں دیتے لمبے قحطوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کیا آنحضرت صلعم کی ان لوگوں کو وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا بلکہ آنحضرت صلعم کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے ہم قرآن سے پوچھے جاوینگے نہ کہ زید و بکر کے جمع کردہ سرمایہ سے یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر کیوں نہ ایمان لائے پوچھا تو یہ جاویگا کہ قرآن کو کیوں نہ مانا۔

بحث کے قواعد ہمیشہ یاد رکھو اول قواعد مرتب ہوں پھر سوال مرتب ہوں کتاب اللہ کو مقدم رکھا جاوے۔ احادیث انکے اقرار کے بموجب ظنیات ہیں یعنی صدق اور کذب کا اُنہیں احتمال ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ ممکن ہے کہ سچ ہو اور ممکن ہے کہ جھوٹ ہو لیکن قرآن شریف ایسے احتمالات سے پاک ہے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی قرآن شریف تک ہی ہے پھر آپ فوت ہوگئے اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار انپر ہوتا تو آنحضرتؐ فرماجاتے کہ میں نے احادیث جمع نہیں کی فلان فلان آوے گا تو جمع کریگا تم اُنکو ماننا۔

قرآن کا نام فرقان رکھا ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اب اسکا نام فرقان نہیں؟ اول قرآن مقدم رکھا جاوے دوسری سُنت۔ سُنت یہ ہے کہ قرآن میں جو احکام آئے آنحضرت صلعم نے خود کرکے اُنکو دکھلا دیا جیسے نماز پڑھکر بتلادی کہ صبح کی یوں ہوتی ہے شام کی یوں جیسے جیسے آنحضرت صلعم نے قرآن شریف سے استنباط کئے۔ ویسے ویسے آپ بتلاتے رہے اور جو آپکے اقوال تھے اُنکا نام حدیث ہے۔ ایک سُنت یہ بھی تھی کہ آپ فوت ہوگئے قرآن شریف میں تھا کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی سب مرگئے وہ بھی مریگا خدا کی بات پوری ہوگئی کہ آپ مرگئے۔

ہمارے ہاتھ میں تو ایک نظیر ہے اگر یہ پوچھیں کہ جو تاویل (نزول مسیح کی) تم پیش کرتے ہو کسی نے آگے بھی کی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے بارہ میں تمکو مصیبت پڑی ہے (یعنی مسیح) اُس نے خود یہ تاویل کی ہے اُسکو بھی اُسوقت مصیبت پڑی تھی تمہاری جماعت میں داخل ہوکر آخر اُسکی رہائی ہوئی۔ نظیر بھی کوئی شے ہوتی ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی سُنت کو بطور نظیر کے پیش کیا کرتا ہے اگر آنحضرت دوبارہ آجاتے تو کوئی حرج نہ تھا آپنے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا نہ آپ خدا بنائے گئے مگر خدا نے مسیح کے مونہہ سے نکلوا کر اقرار کرالیا کہ دوبارہ آنیکے یہ معنے ہوتے ہیں۔

کوئی بادشاہ وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے اُسکی بادشاہی میں خلل آوے...... پس خدا کیوں ایسا طریق اختیار کرے جس سے اُسکی خدائی میں بٹہ لگے۔ پھر میاں فتح دین صاحب نے کہا ہم لوگ بڑے خطا کار ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے حضرت اقدس نے فرمایا میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جسکو دل سے خدا سے تعلق ہے اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔

ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ اُنکی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی اُنہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مرونگا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی اُمید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مرگیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا اُنہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اسلئے میں مسلمانوں کو دھوکا نہیں دینا چاہتا اسکے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہوگئے اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہوکر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن بننا چاہیئے مومن ہو تو خدا رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوتا جب تک کہ انسان عزم نہ کرلے ایک چور اگر بازار میں جاتا ہوا ایک صراف کی دوکان پر روپیوں کا ڈھیر دیکھے اور اُسے خیال آوے کاش کہ میرے پاس بھی اسقدر روپیہ ہو اور پھر اُسے چرانے کا ارادہ کرے مگر قلب اُسے لعنت کرے اور باز رہے تو گنہگار نہ ہوگا اور اگر وہ پختہ ارادہ کرلے کہ اگر موقع ملا تو ضرور چرالونگا تو گنہگار ہوگا۔

آدم کے قصہ میں بھی خدا فرماتا ہے ولم نجد له عزماً یعنی ہم نے اسکی عزیمت نہیں پائی۔ عصیٰ آدم کے معنے بھی صورت عصیان کی ہی مثلاً آقا ایک غلام کو کہے کہ فلاں رستہ جاکر فلاں کام کرآؤ تو وہ اگر اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے لیکن وہ نافرمان نہ ہوگا صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پر مواخذہ نہیں۔

پھر کسی نے خرگوش کے حلال ہونے پر حضرت اقدس سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ اصل اشیاء میں حلت ہی ہے حرمت جبتک نص قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی۔ حدیث کے متعلق ہمارا مذہب ہے کہ ادنے سے ادنے بھی ہو تو اسپر عمل کر لیا جاوے جبتک کہ وہ مخالف قرآن نہ ہو۔ پھر سنت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے رفع یدین پر کیوں عمل نہ کیا کیا اسوقت حدیث کے راوی نہ تھے راوی تو تھے مگر چونکہ یہ سنت اُسوقت انکی نظر نہ آئی اس لئے انہوں نے عمل نہیں کیا۔......... مولویوں کی بدقسمتی ہے کہ یہود و نصاریٰ محرف و مبدل توریت کو لئے پھرتے ہیں اور یہ بجائے قرآن کے حدیثوں کو لئے پھرتے ہیں۔

نماز جنازہ پڑھنے پر آپنے فرمایا

کہ رسول اللہ صلعم نے ایک منافق کو کرتہ دیا اور اُسکے جنازہ کی نماز پڑہی۔ ممکن ہے کہ اُسنے غرغرہ کے وقت توبہ کر لی ہو مومن کا کام ہے کہ حسن ظن رکھے اسی واسطے نماز جنازہ کا جواز رکھا ہے کہ ہر ایک کی پڑھ لیجاوے ہاں اگر کوئی سخت معاند ہو یا فساد کا اندیشہ ہے تو پھر نہ پڑھنی چاہیئے ہماری جماعت کے سر پر فرضیت نہیں ہے بطور احسان کے ہماری جماعت دوسری غیر از جماعت کا جنازہ پڑہ سکتی ہے۔

وصل علیهم ان صلوٰتك سكن لهم اسمیں صلوٰۃ سے مراد جنازہ کی نماز ہے سکن لهم دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی دعا گنہگار کو سکینت اور ٹھنڈک بخشتی تھی

فلما توفیتنی سے دو فایدہ ہماری جماعت کو اُٹھانے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ عیسیٰ ؑ اسمیں کہتے ہیں کہ میری وفات کے بعد میری اُمت بگڑی ہے جسکی مجھکو خبر نہیں ہے پس اگر عیسیٰ ؑ ابھی تک نہیں فوت ہوئے تو پھر یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ ابھی تک عیسائی صراط مستقیم پر ہیں اور یہ لحاظ دین کے اُنہیں کوئی فساد نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر اس آیت کا اطلاق اُنپر اُنکے دوبارہ آنیکے بعد ہی تو اس صورت میں مسیح ؑ بہت کذاب ٹھہرتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہے اور اپنی قوم کی بداعتقادی کی حالت دیکھکر اُنہوں نے اُن کی اصلاح کی اور صلیب کو توڑا اور خنزیروں کو قتل کیا اور پھر باوجود اس کامل علم کے خدا کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ

مجھکو خبر نہیں ہے۔ پھر اتنے میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

عصر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس فرمائی سید سرور شاہ صاحب اور عبد اللہ صاحب کشمیری جو کہ موضع مدہ میں تبلیغ اور مشاہدہ کے لئے تشریف لے گئے تھے بخیر و عافیت واپس آئے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی اور وہاں کے جلسہ مباحثہ کی مختصر تفصیل سنانے لگے۔ حضرت اقدس نے اختصاراً اُن تمام باتوں کا اعادہ کیا جو کہ آپنے سیر میں فرمائی تھیں کہ مباحثہ میں ہماری جماعت کو کیا پہلو اختیار کرنا چاہیئے اور پھر تمام کیفیت مباحثہ سننے کے لئے شام کا وقت مقرر ہوا نماز پڑہی گئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے جلوس فرماتے ہی حکم صادر فرمایا کہ مباحثہ موضع مدہ کی کارروائی سنائی جاوے چنانچہ عبد اللہ کشمیری صاحب پڑھکر سنانے لگے۔ سب سے اول حضرت اقدس کو اس امر پر کمال افسوس ہوا کہ فریقین نے صرف بیس بیس منٹ اپنے اپنے دعاوی کے متعلق دلائل لکھنے کے لئے قبول کئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسی صورت میں ہرگز مباحثہ قبول نہیں کرنا چاہیئے تہا یہ تو ایک قسم کا خون کرنا ہے جب ہم مدعی ہیں تو ہمیں اپنے دعاوی کے دلائل کے واسطے تفصیل کی ضرورت ہے جو کہ وقت چاہتی ہے اور جب دلائل لکھے جاتی ہیں تو توجہ ہوتی ہے اُسمیں فیضان الٰہی ہوتا ہے اُسکا ہم کیا وقت مقرر کر سکتے ہیں کہ کب تک ہو۔ غرضیکہ حضرت اقدس نے اس بات کو بالکل ناپسند فرمایا کہ وقت میں کیوں تنگی اختیار کی گئی۔

پھر عبد اللہ صاحب کشمیری نے وہ تمام تحریریں پڑھکر سنائیں ہماری جماعت کی طرف سے مذکورہ بالا دو اصحاب تھے اور فریق مخالف کیطرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تھے۔ مباحثہ اس طریق سے ہوا تھا کہ مصدق فریق نے وفات مسیح۔ نزول مسیح اور حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونیکے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے اور مکذب فریق نے اسکی تکذیب کے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے ہر ایک فریق ہر ایک امر پر بیس بیس منٹ تک لکھتا تھا اور سنا دیتا تھا پھر ایک دوسرے کا دونوں جواب الجواب لکھتے تھے بہر حال فریق مکذب نے اس مباحثہ میں قرآن کی طرف مطلق رجوع نکیا اور مصدق فریق نے جو جو معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کئے تھے اُنکا اُس سے کوئی جواب بن نہ آیا چنانچہ پرزنٹ جلسہ نے اُٹھکر علانیہ بیان کر دیا کہ فلما توفیتنی کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب سے کوئی بن نہیں آیا۔

اسکی روئداد سننے پر حضرت اقدس پھر اُنہیں امور کا بار بار اعادہ فرماتے رہے جو کہ سیر میں مناظرہ اور مباحثہ کے متعلق فرمائے تھے تاکہ سامعین کے ذہن نشین وہ باتیں ہو جاویں پھر اسکے بعد نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲؍ نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور آتے ہی پھر اُس مناظرہ پر حضور نے گفتگو شروع کی جسکی کارروائی گذشتہ شب کو درج کی جا چکی ہے۔ آپنے فرمایا کہ آجکل ان مولویوں کا دستور ہے کہ چالیس پچاس جھوٹ ایکدفعہ ہی بیان کر دیتے ہیں اب اُن کا فیصلہ بیس منٹ میں دوسرا فریق کسطرح کرے پادریوں کا بھی یہی طریق ہے کہ ایک دم اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ ایک اعتراض چن لیوے اور اول اُسپر فیصلہ کر کے پھر آگے چلے اور دوسرا لے لیوے اول قواعد مقرر کئے جاویں یہ امر بھی دیکھا جاوے کہ منہاج نبوت کو مانتا ہے کہ نہیں اُس نے بار بار عبد اللہ آتہم کی پیشگوئی کا تکرار کیا کہ وہ پوری نہ ہوئی اگر منہاج نبوت کا فیصلہ اول کر لیا جاتا تو اسطرح کا دہوکا کب دے سکتا تہا۔ یونس نبی کی پیشگوئی موجود تھی اُسمیں کوئی شرط بھی نہ تھی اور در منثور میں بھی حدیث ہے کہ یونس نے کہا کہ لن ارجع کذابا یعنی میں جھوٹا کہلا کر واپس نہ جاؤنگا دیکھو اس میں کوئی شرط نہ تھی وعید میں خدا کو حق لازم نہیں ہے تاکہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ جب بلا آتی ہے تو صدقہ خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ ایسی بلا کا قبل از وقت بیان نہیں ہوتا نہ اُسکی پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی میں بلا کا قبل از وقت بیان کر دیا جاتا ہے بہر حال وہ بھی خدا کے علم میں تو قبل از وقت ہی ہوتی ہے قرآن میں بار بار ذکر ہے کہ ہم نے فلاں قوم کی ہلاکت کا ارادہ کیا مگر جب اُنہوں نے توبہ کی تو پھر عذاب ہلاکت ٹل گیا۔ توریت میں بھی ذکر ہے کہ موسیٰ ؑ کی دعا سے بار بار عذاب ٹلتا رہا وعید میں تخلف جائز ہے اہل کتاب کا کوئی ایسا فرقہ نہیں کہ جو اسے نہ مانتا ہو ہندو بھی مانتے ہیں کہ صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے جب ٹل گئی تو پیشگوئی بدل گئی۔ قرآن میں بھی ہے یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی عذابی پیشگوئیاں کا بعض حصہ تو پورا ہوگا اور بعض بوجہ توبہ و استغفار ٹل جاویگا۔ منہاج نبوت کو دیکھا جاوے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاؤں سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ابھی نہیں مرو گے کہ میں واپس آجاؤنگا تو یہ آپکا اجتہاد تہا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک انکی آنے سے یہ مراد نہ تھی بلکہ دوسرے کا آنا تہا اور ممکن ہے کہ الیاس کا بھی یہ خیال ہو کہ میں ہی واپس آؤنگا اسیطرح پیغمبر خدا صلعم نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلا آیا خود آنحضرت کا اجتہاد اسطرف دلالت کرتا تہا کہ ہم فتح کر لیوینگے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا اسی طرح ایکدفعہ آپنے کہا کہ مینے سمجہا تہا کہ ہجرت یمامہ کیطرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپکا اجتہاد تہا خدا پر یہ امر لازم نہ تہا کہ ہر ایک باریک امر آپکو بتلا دیوے۔ پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت کو قبول کروا کر اُس کے دستخط کروا لینے چاہئیں۔

پھر آتہم والی پیشگوئی کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تو

لکھا ہوا ہے کہ بشرطیکہ اسکی طرف رجوع نکرے یہ تو نہیں لکھا کہ بشرطیکہ مسلمان ہو جاوے اس سے اول وہ رسول اللہ کو دجال لکھ چکا تھا اور یہی وجہ مباحثہ کی تھی۔ پھر جب میری پیشگوئی سنائی تو اُسنے اُسیوقت کانوں پر ہاتھ دہرے اور کہا کہ توبہ توبہ میں تو دجال نہیں کہتا۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ صرف عیسائی ہونا یا بُت پرست ہونا اس امر کا موجب نہیں ہوتا کہ دنیا میں عذاب آوے ایسے عذابوں کے لئے تو قیامت کا دن مقرر ہے۔ عذاب ہمیشہ شوخیوں پر آتا ہے اگر ابوجہل وغیرہ شرارتیں نہ کرتے تو عذاب نازل نہ ہوتا۔ نری باطل مذہب کے پابند ہونے پر نہ کوئی عذاب آتا ہے نہ کوئی پیشگوئی۔ ہمیشہ زیادہ شوخیوں پر پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ یہود کو مغضوب علیہم اسی لئے کہا کہ اُنہوں نے شوخیاں کیں گستاخیاں کیں اُنپر غضب وارد ہوئے لیکن ضالین کو مغضوب علیہم نہ کہا حالانکہ آخرت میں تو عذاب یہود کو بھی ہونا ہے اور نصاریٰ کو بھی۔ مگر چونکہ اُنہوں نے شوخی نہ کی اس لئے دنیا میں اُنپر غضب نازل نہیں ہوا۔ انسان کیسے ہی بُت پرست انسان پرست کیوں نہ ہو مگر جب تک شرارت نہ کرے عذاب نہیں آتا اگر ان باتوں پر بھی عذاب دنیا میں ہی آجاوے تو پھر قیامت کو کیا ہوگا۔ یہود پر عذاب اسی لئے آئے کہ اُنہوں نے پیغمبروں کو دکھ دیئے اُنکے قتل کے منصوبے کئے اُنکی گستاخیاں کیں کافروں کے لئے اصل زندان تو قیامت ہی ہے اسپر سوال ہوتا ہے کہ پھر دنیا میں کیوں عذاب آتا ہے تو جواب یہی ہے کہ شوخیوں کی واسطے آتا ہے۔

عوام الناس سے ہمیشہ موٹی موٹی باتیں کرنی چاہئیں خدا تعالیٰ نے جو معجزات نبوت کی جزو رکھی ہیں اُسکی وجہ یہ ہے کہ عوام فائدہ اُٹھاویں کیونکہ خواص کے لئے معجزات کی ضرورت نہیں ہوتی اُنکے لئے تو حقایق اور معارف ہی کافی ہیں عوام کو چونکہ یہ معرفت نہیں ہوتی اسلئے اُنکے خوش کرنیکو معجزات رکھے گئے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر بوجہ نہ آنے مولوی عبدالکریم صاحب تھوڑی دیر مجلس کی مگر کوئی بات قابل تذکرہ نہ ہوئی۔ پھر مولوی صاحب تشریف لائے تو آپ نماز پڑھکر تشریف لیگئے۔

عصر اسوقت نماز کے بعد حضرت اقدس نے الحکم اور البدر کے ایڈیٹروں کو بلاکر تاکید کی کہ وہ مضامین کے قلم بند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہا کریں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کوئی بات غلط پیرائے میں بیان ہو جاوے یا کسی **الہام** کے الفاظ غلط شایع ہوں تو اُس سے معترض لوگ دلیل پکڑیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسی مضامین مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو دکھا لیا کریں اسمیں آپکو بہی فائدہ ہے اور تمام لوگ بہی غلطیوں سے بچتے ہیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب حسب دستور جلوس فرماکر مباحثہ موضع مدہ کے حسن و قبح پر تذکرہ کیا کہ یہ مولوی لوگ عوام کے بہڑکانے کے واسطے عجیب عجیب حیلے گھڑتے ہیں اور حق رسی سے انکو کوئی کام نہیں ہوتا۔ اسپر مولانا عبدالکریم صاحب اور مولانا حکیم نورالدین صاحب نے اپنے اپنے مباحثات سنائے جنمیں مخالفین نے عوام الناس کو اصل مقام بحث سے بالکل الگ تھلگ باتیں سناکر اس لئے بھڑکایا تہا کہ جنگ اور فساد ہو اور عام جہال مولانا صاحبان کی آبرو پر حملہ کریں۔ حکیم نورالدین صاحب کے واقعات ایک خارق عادت رنگ رکہتے تھے کہ عین مباحثہ کی اوقات میں اُنہوں نے مخالفت عام دیکھکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایسے اسباب اُسی وقت پیدا ہو گئے کہ جماعت مخالف کو نیچا دیکھنا پڑا یہ تمام اذکار اور نظائر اس لئے سنائے گئے تہے کہ ہماری بہائی ہمیشہ مباحثہ میں اس امر کا خیال رکہیں کہ لوگوں کے فہم کے مطابق باتیں کریں جو لوگ باریک بین اور نکتہ رس نہیں ہوتے اُنکے روبرو باریک در باریک حقایق اور معارف بیان کرنے گویا دیدہ و دانستہ مخالف کو ڈگری دینی ہوتی ہے۔

فرمایا ولدالزنا میں حیا کا مادہ نہیں ہوتا اسی لئے خدا تعالیٰ نے نکاح کی بہت تاکید کی ہے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور سیر کو چلے اور راستہ میں امر تبلیغ پر تذکرہ فرمایا کہ مباحثات میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رکہنا چاہیئے کہ فریق مخالف اپنی وہ بات سامعین کو دہوکا نہ دے جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سامعین کے باطل عقائد کے موافق یہ لوگ ہماری طرف سے ایسی باتیں اُنکو سناتے ہیں کہ جن سے وہ لوگ معاً بہڑک جاویں اور برانگیختہ ہو جاویں ایسی صورتمیں پھر خواہ اُنکے آگے کچھ ہی کہو وہ لوگ ایک نہیں سنتے۔ جیسے مولوی صاحب نے کل اپنا ذکر سنایا تہا۔ اور پہر طریق بحث پر ایک جگہ فرمایا کہ بلاغت کا کمال یہ بھی ہے کہ ایک بات دوسرے کے دل تک پہونچائی جاوے ورنہ اگر کوئی کلام اس قابل ہو کہ آب زر سے لکھی جاوے مگر متکلم اُسے سمجھ نہیں سکتا تو پہر وہ فصیح نہ کہلاویگی اس لئے کلام کرنے والے کو یہ تمام پہلو مدنظر رکھنے چاہئیں۔

کافروں کے لئے درمیانی خوشی ہوتی ہے اور انجام کی خوشی متقیوں کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ایک دم میں سب کا خاتمہ کر سکتا ہے مگر وہ رونق چاہتا ہے جب تک مکذب نہ ہوں تو پہر مصدق کی حقیقت کیا معلوم ہو سکتی ہے مکذبوں کے ذریعہ سے ہی حقائق معارف کہلتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اور نصرت کا پتہ ملتا ہے اگر ایک شخص کے دل میں ماں کی محبت ہے تو اُسکا کسی کو علم نہ ہوگا مگر جب کوئی اُسے ماں کی گالی دیوے تو جب اُسے غصہ آویگا اور معلوم ہو جاویگا کہ ماں کی محبت اسکی دل میں ہے۔

ان ہمارے مخالفوں کو غلطیاں نکالنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا جبتک وہ اپنا منصب عربی دانی کا ثابت نہ کریں تب تک اُنکو غلطی نکالنے کا حق نہیں ہے اعتراض کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول زبان پر پورا احاطہ ہو اگر ان لوگوں کو عربی کا علم ہے تو ہم جو دس سال سے رسالہ لکھ لکھ کر مقابلہ پر بلا رہے ہیں اُنہوں نے آجتک دس سطریں ہی دکہائی ہوتیں ورنہ جہالت سے تکذیب کرنیسے کیا بنتا ہے یہ خدا کی قدرت ہے کہ یہ لوگ بالمقابل لکھ نہیں سکتے ورنہ املا کرنا کیا مشکل امر ہے مگر ہمارے مقابلہ میں خدا نے اُنکی زبانوں کو بند کر دیا ہے

فرمایا کہ دلائل میں بات جھٹلانے کیواسطے بھی ایک ڈھب ہوتا ہے کیونکہ اب تلوار کی لڑائی تو ہے نہیں زبانوں کی ہے اس لئے زبان کی تلوار جب مارے تو ایسی نہ مارے ایسی ضرب مارے کہ دو ٹکڑے ہو جاویں۔ میں نے بارہا ارادہ کیا ہے کہ یہ لوگ بیٹھ کر زانو بزانو بیٹھکر عربی لکھیں۔ مگر دل فتویٰ دیتا ہے کہ یہ لوگ کبھی نہ آوینگے کیونکہ انکے دلوں پر رعب پڑ گیا ہے تو اب جبکہ شکار ہمارے نزدیک نہیں آتا تو ہمیں چاہیئے کہ دور سے بذریعہ بندوق کے نشانہ بناویں۔

پھر اسی اثنا میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے اور تھوڑی دیر مجلس کی۔ مدہ کے مباحثہ کا ذکر ہوتا رہا کہ درحقیقت تم نے فتح پائی ہے صرف اتنی بات ہے کہ وہ دیہات کے لوگ تھے اُن کو ان باریک باتوں کی سمجھ نہیں آئی مجھے خوشبو آتی ہے کہ آخر کار فتح ہماری ہے دسمبر کے آخر تک جو نشان ظاہر ہونے والے ہیں شاید یہ بھی اُنہیں سے ایک عظیم الشان نشان ہو جاوے یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے جیسے فرمایا **والعاقبة للمتقين** آنحضرت صلعم کو بھی ۱۳ برس تک مکروہات ہی پہونچتے رہے۔

پھر اس کے بعد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت حضرت اقدس تشریف لاکر پھر مباحثہ مدہ کے متعلق ذکر کرتے رہے۔

خدا کے برگزیدوں کی بہی عجیب حالت ہوتی ہے کہ جب ایک بات کیطرف توجہ ہو جاوے تو پہر رات دن اُسی کیطرف توجہ رہتی ہے گویا کہ بالکل اُسمیں مستغرق ہیں اور دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے میر صاحب نے عبدالصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلاکر حضور کے قدموں

کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ انکو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے حضرت اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انا من المتکلفین ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اُسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہدیا کرو پھر آپنے حکم دیا کہ انکے لئے چاول پکوا دیا کرو۔

مولوی غلام نبی صاحب احمدی کا خط مصر سے حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا تھا وہ وہاں حضرت اقدس کی کتابوں کی خوب اشاعت کر رہے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مُدّ کے مباحثہ پر ذکر اذکار کرتے رہے جسکی نسبت گذشتہ کالموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

پھر فرمایا کہ اُسدن ہم نے مناسب سمجھا تھا کہ یہ مباحثہ کی کارروائی الحکم وغیرہ میں نہ چھپے مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا سید احمد صاحب کے یورپ کیطرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شئے کیطرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اُسی کی طرف اُسکا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہوتا ہے۔

پھر ڈوئی کا اخبار مفتی محمد صادق صاحب سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس لئے سنتے ہیں کہ کہیں غیرت آجاتی ہے اور بعض اوقات کوئی عجیب تحریک ہو جاتی ہے پھر اسکے بعد ذکر چل پڑا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت اقدس کو تمام مقابلہ کی تحریروں میں مدد دیتا رہا ہے کہ اکثر اوقات حضرت اقدس بیمار تھے اور میعاد مقابلہ نزدیک آگئی تو پھر اُسی حالت میں بڑی سختیوں سے راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر کتابیں لکھیں فرماتے ہیں کہ میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا کیطرف سے آتا ہے۔

پھر ڈوئی کی بات پر فرمایا کہ اسکے وجود سے شیطان کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ بھی انسان کو اسی طرح فریفتہ کرتا ہے۔

پھر عشائی نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۲ء
بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لائے علاقہ جہلم سے دو شخص بہت ضعیف العمر حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے بوجہ ضعیف العمری کے وہ چل نہیں سکتے تھے حضرت اقدس اُنکی خاطر ٹھہر گئے اور اُنکے حالات دریافت کرتے رہے۔ پھر حضرت اقدس مشرق کی طرف چلے۔ سید سرور شاہ صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک رسول اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریگا۔ جیسے قرآن شریف میں ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا تو پھر اس آیت کے مفہوم کے مطابق اگر مسیح ؑ بھی اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریں اگرچہ وہ آخر زمانہ میں پھر آکر ۴۰ برس ان لوگوں میں گذار بھی جاویں تو آیت فلما توفیتنی کے لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کاذب کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ لاعلمی انبیاء کی اُنکی اُس اُمت کے بارے میں ہوتی ہے جو انکی وفات کے بعد ہوتی ہے مسیح بھی کہتا ہے کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم تو پھر اگر انکو علم نہیں تو وہ شہید کسطرح ہوئے اور کس بات کی ہوئے اسی طرح رسول اللہ صلعم ہماری حالات سے تو لاعلمی ظاہر کر سکتے ہیں مگر صحابہ کرام کی نسبت نہیں کر سکتے کیونکہ آپکو اُن کے حالات معلوم تھے اور آپ اُنیں رہتے تھے۔

اس قسم کی لاعلمی سے وہی لاعلمی مراد ہے یعنی اُس امت کا ذکر جو کہ نبی کے بعد آیا کرتی ہے یا بہت آخری وقت پر آتی ہے کہ اُسے نبی کی صحبت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔

پھر ایک صاحب نے خواب سنایا کہ اُسنے رات کو ماہی خواب میں دیکھا اور یہ کہ حضرت اقدس اُسکے سر کو تیل لگا رہے ہیں حضرت اقدس نے تعبیر فرمائی کہ رات کیوقت ماہی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے اور تیل لگانا بھی زینت ہے یہ بھی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کے گذشتہ ایماء پر عبداللہ عرب صاحب نے کشتی نوح کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر یہ مشق کرلیں کہ اردو سے عربی اور عربی سے اُردو ترجمہ کرلیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کردیویں۔

پھر شرم کے ذکر پر فرمایا کہ ایک شرم انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک شرم بہشت میں لیجاتی ہے جو شخص شرم کیوجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اس کے لئے شرم دوزخ ہے۔

پھر آجکل کے معترض مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں نے بالکل پادریوں کا ڈھنگ اختیار کیا ہوا ہے جیسے وہ جب ملتے ہیں تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آنحضرت صلعم پر سب و شتم شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہ لوگ ہمارے معاملہ میں کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہی تماشہ دیکھ رہا ہے آنحضرت ؐ کے زمانہ میں بھی کفار کیا کیا نہ کرتے تھے اگر خدا چاہتا تو اُسی وقت کفار کو تباہ کر دیتا مگر اُسنے ایسا نہ کیا کچھ عرصہ اُنکی نازبرداری کرتا رہا۔

پھر سرور شاہ صاحب سے حضرت اقدس کچھ گفتگو اُن کے سفر امرتسر کے متعلق کرتے رہے۔ ایک مقام پر فرمایا کہ ہمنے مالی انعامات دیدیکر ان لوگوں کو اپنے مقابلہ پر بلایا مگر یہ لوگ نہ آئے مگر ہم دینے سے تھکے نہیں ابھی اور دیوینگے اور اگر وہ اُسے قبول نکرینگے تو گویا اپنے ہاتھوں سے ایک اور پیشگوئی ہمارے حق میں پوری کرینگے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مسیح مال دیگا اور لوگ نہ لیں گے تو اگر انکار کرتے ہیں تو اپنے ہاتھ سے اُسے پورا کرتے ہیں گفتگوئیں ایسے مقامات پر ہونی چاہئیں جہاں تھوڑا سا بھی جلسہ میں ہوں۔ اور تہذیب اور نرم زبانی سے ہر ایک بات کریں۔ کیونکہ دشمن جب جانتا ہے کہ عاجز ہو ہیں آگیا تو وہ گالی اور درشت زبانی سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے طالب حق بنکر ہر ایک بات کرنی چاہیئے اور یہ امر سچ ہے ہمارے حق پر ہونیکی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاغلبن انا و رسلی اگر ہم حق پر نہیں ہیں تو ہم غالب نہ ہوں گے ہمنے انکو کئی بار کہا ہے کہ سب متفق ہو جاویں کوئی عیب نہیں ہے ہماری طرف سے اُنکو اجازت ہے ان تمام مولویوں میں سے بہت ایسے ہیں کہ عربی لکھتے ہیں بلکہ اشعار بھی کہتے ہیں مگر ہمارے مقابل پر خدا تعالیٰ انکی زبان بند کر دیتا ہے اور اُنکو ایسا مبہوت کرتا ہے کہ چپ ہو جاتے ہیں پھر مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر پھر اُنہیں امور کا ذکر ہوتا رہا جو کہ سیر میں بیان ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے فضل کی ضرورت ہے سر میں درد ہے ریزش بھی ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ ہو جاوے ....

پھر فرمایا کہ نماز پڑھ لی جاوے اور نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کو ایک انگریزی مضمون سنایا۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے سید عبداللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے رد میں زبان عربی میں لکھا تھا اُسکا نام سبیل الرشاد رکھا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ کہ تمکو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرات نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹے پھوٹے اُردو میں سنادیں۔

اس رسالہ کے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے اسجگہ انکے الفاظ سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ یہود لوگ حضرت مسیح کو دو وجہ سے ملعون ٹھہراتے تھے ایک اُنکو ولد الزنا کہکر دوسرا مصلوب کرنیکے لحاظ سے جب خدا تعالیٰ نے اُن کے ولد الزنا ہونیکا ذب کیا ہے تو چاہیئے تھا کہ اُنکے مصلوب

ہونے کا بھی ذب کرنا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا تو ایک الگ تعلگ امر ہے اول ذب دلالت کرتا ہے کہ دوسرا ہی ذب ہو

پھر یہ بات بیان ہوئی کہ اہل شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ ولدالزنا کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ حسینؓ اور بارہ اماموں کی بھی محبت کہتا ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں بھی ایسے ہی لکھا ہے اور اسی لئے وہ مسیح کو ملعون کہتے تھے اس بات کی اصل قرآن شریف میں بھی ہے کہ خدا نے اس میں تخصیص کی ہے ایک اولاد الرحمان اور ایک اولاد الشیطان کیونکہ جب شیطان نطفہ میں شریک ہو گیا تو پھر اسکے قویٰ میں یہ بات بطور جزو کے آگئی

ایک مقام پر ہے بعد ذٰلك زنيم یعنی یہ ولدالزنا ہے اور تجربہ بتلاتا ہے کہ ولدالزنا شرارت سے باز نہیں آیا کرتے پھر رسالہ میں ما قتلوہ کے لفظ پر حضرت اقدس کو یہ تحریک ہوئی کہ ما قتلوہ پر سوال ہوتا ہے کہ یہود کیوں قتل کرتے تھے انکی کیا غرض تھی جسکے جواب میں خدا نے فرمایا بل رفع اللہ الیہ یعنی قتلنا سے انکی مراد لعنا تھی۔

اہل عرب میں چونکہ ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان دنیا کی طرف نہ تھا ورنہ دوسری دنیا دار قوموں کیطرح لاکھ کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے۔

پھر وہ رسالہ سنکر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے آتے ہی قاضی میر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر گذرانی حضرت اقدس انکی حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ ۸۰ سال سے زیادہ عمر آپکی ہے انہوں نے درخواست کی کہ میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوحؑ سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہکے آئے ہیں بتلائیے کیا کچھ دیکھا نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازہ سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیئے پھر ایک بڑ کے درخت کیطرف اشارہ کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمسے تو یہ درخت ہی اچھا ہے

ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اسکے تلے ہم کھیلا کرتے تھے یہ اسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہو گئے ہیں یہ سال بہ سال پھل بھی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پرسوں ہمنے انشاء اللہ (ایک شہادت کیواسطے) بٹالہ جانا ہے اسمیں کوئی حکمت الٰہی ہوگی اس لئے کل سیر موقوف رہیگی مہندی لگاؤنگا۔ فرض پہلی نہیں التوا ہو گیا ہے مگر خدا کی حکمت ہی ہوگی وہ حرج نہ ڈالے گا مولوی محمد علی صاحب کو ہمراہ لے جاؤنگا

محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بیان کیا کہ حضور موضع مد کے مباحثہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب تمہاری آنکھ کیوں نہیں اچھی کر دیتے حضرت اقدس نے فرمایا جواب دینا تھا کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک اندھا تھا جیسے لکھا ہے عبس وتولى ان جاءه الاعمى وہ کیوں نہ اچھا ہوا حالانکہ آپ تو افضل الرسل تھے اور بھی اندھے تھے ایک دفعہ سب نے کہا کہ یا حضرت ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی بہت تکلیف ہوتی ہے آپ نے حکم دیا کہ جہاں تک اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک کے لوگوں کو ضرور آنا چاہیئے۔

مباحثہ کے ذکر پر فرمایا کہ شریر آدمیوں کا کام ہے کہ آنکھ کان - ناک اور ٹانگ وغیرہ کا ٹکر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں یہ مباحثہ بھی ہمارے لئے ایک فتح حدیبیہ کی صلح کیطرح کسی فتح کی بنیاد ہو جاوے

پھر فرمایا کہ ہماری جماعت جان و مال سے قربان ہے اگر ہمیں ایک لاکھ کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کر سکتے ہیں اول بار عوام الناس نے علمی باتوں کو نہ سمجھا اس لئے اب اللہ تعالیٰ نشانوں سے سمجھاتا ہے

پھر شیعوں کے ذکر اذکار ہوتے رہے کہ ان لوگوں میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شکل علی کی شکل ہے معراج میں بھی خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو نظر آیا تو علی کی شکل پر آیا۔

زمانہ کے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ایسے مولویوں کے ہوتے ہوئے دین کے استیصال کے لئے پادریوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اعتراضوں پر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ ہمپر وہ نکتہ لگاتے ہیں جو اول انبیا کو معاف کرتے ہیں ان سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں ہاں وحی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ صحابہ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپنے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تو کیا اس سے آپکی نبوت میں فرق آگیا ہے۔ اول انسے پوچھا جاوے کہ وہ کہاں تک اجتہاد میں معصومیت روا رکھتے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے تو عربی زبان کی فصاحت اور بلاغت پر ذکر ہوتا رہا ماحصل یہ تھا کہ عربی زبان کا ترجمہ کرنا ہی کوئی آسان کام نہیں ہے بعض وقت ایک لفظ کے معنے ایک - ایک سطر میں جاکر پورے ہوتے ہیں اور اسکا ترجمہ کرنا ہی ایک معجزہ ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

عصر اسوقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر خبر سنائی کہ ایک کارڈ گوجرانوالہ سے آیا ہے جسمیں خبر ہے کہ ٹیکہ کا عمل گورنمنٹ نے بند کر دیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق یہاں ہی ہوئی ہے لالہ شرمپت میرے پاس آئے تھے انہوں نے کہا کہ گورداسپور میں بھی ٹیکہ کے جلسہ بند ہو گئے ہیں اور دوائی ٹیکہ تمام واپس منگوائی گئی ہے .... پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد نماز مغرب مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک پنجابی نظم سنانیکی درخواست کی جسمیں انہوں نے الفاظ بیعت اور شرائط بیعت کو منظوم کیا ہوا تھا جب وہ سنا چکے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ان تمام (نظموں) کا ایک مجموعہ طیار کر کے چھپا یا جاوے اور یہ گاؤں بہ گاؤں لوگوں کو سناتے پھریں تاکہ مخلوق خدا کو ہدایت ہو تو یہ بہت مفید ہو۔

پھر اس امر پر تذکرہ ہوا کہ ٹیکہ کی ممانعت فی الحقیقت ہوئی ہے کہ نہیں آخر سول ملٹری اخبار پڑھنے سے پتہ لگا کہ بعض خاص اضلاع پنجاب میں چونکہ ٹیکہ کی بہت ضرورت ہے اور مصالحہ ٹیکہ وہاں ختم ہو گیا ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ دیگر اضلاع میں ٹیکہ بند کر کے ان ضلعوں میں ضرور لگایا جاوے

پھر کشتی نوح پر اخباروں کے ریمارک کی نسبت فرمایا کہ اول اخباروں نے کیسی مخالفت کی کہ گویا ہمنے گورنمنٹ کی راہ میں پتھر ڈالدیئے ہیں لیکن سول ملٹری کی تعریف کی کہ کوئی پہلو ان مخالفت ہماری اس امر میں نہیں کی ہو نہ بے ادبی کا طریق اختیار کیا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ گورنمنٹ کے بڑے مزاجدان ہوتے ہیں گورنمنٹ کے لئے رعایا بمنزلہ بچوں کی ہے ایک ماں کیطرح حد انسانیت تک خبر گیری ضروری ہے اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ ٹیکہ سے کوئی مفید تجربہ حاصل نہیں ہوا تو پھر طاعون کا کوئی علاج نہیں آخر نظر آسمان کیطرف ہونی چاہیئے خدا نے قوموں کو سزا دینے کے لئے اسے رکھا ہے توریت میں بھی اسکا ذکر ہے۔ قرآن میں بھی ہے بلکہ قرآن میں تو چوہوں کا بھی ذکر ہے خدا کی عجیب قدرتوں کے دن ہیں جو قسمت والے ہونگے وہ ایمان خدا پر لاویں گے۔

پھر عبداللہ عرب صاحب اپنی تصنیف رد شیعہ میں سناتے رہے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو جو برابر بھی دنیا کی خواہش نہ تھی انکا مدعا یہ تھا کہ خون بہا کر بھی رسول اللہ کے پیرو بن جاویں۔

پھر ایک مقام پر فرمایا کہ سر الشہادتین (کتاب) میں

بیٹھے ایکدفعہ پڑھا کہ جب مسلم (امام حسین) دروازہ دروازہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے یہ آیت پڑہی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور اُسی وقت اُنکا سر کاٹا گیا یہ بات مجھکو بڑی بے محل معلوم ہوئی۔

پھر عبداللہ عرب صاحب اپنے تقیہ کے حالات سناتے رہے جو کہ وہ اول اول خاص قادیاں میں کرتے رہے اور پھر اُنہوں نے خدا کا شکر کیا جسنے اس گند سے اُنکو نجات دی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کا بڑا فضل ہے جبتک آنکھہ نہ کہلے انسان کیا کر سکتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۶ رنومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت حضرت اقدسؑ نے باجماعت نماز ادا کی

سیر حضرت اقدس آج سیر کو تشریف نہیں لیگئے جیسے کہ گذشتہ تاریخ میں اطلاع دیجا چکی ہے

ظہر و عصر اسوقت حضرت اقدس نے آکر فرمایا کہ چونکہ کام کی کثرت ہے اور وقت تنگ ہے کل انشاء اللہ بٹالہ بھی جانا ہے اس لئے آج نمازیں جمع کر لی جاویں۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہوئیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پہ جلوہ گر ہوئے فرمایا کہ آج مینے بہت توجہ کی (کام میں) سر میں درد تہا ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نورالدین صاحبکو علاج کے لئے مقرر کیا ہوا ہے لیکن بعض اپنے اعتقاد کی خیال سے مجھہ سے ہی علاج کراتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے ایک ٹکڑا اخبار میں سے کاٹ کر روانہ کیا ہے جسمیں آئندہ زمانہ کے بعض واقعات کا حال ہے یہ ٹکڑا کاغذ اخبار ڈیلی نیوز مورخہ ۲۳ راگست کا ہے حضرت اقدس نے فرمایا وہ اول سنا دیجئے۔ مولوی صاحب نے اُسے پڑھکر سنایا مگر وہ تمام دانیال علیہ السلام کی پیشگوئیاں تہیں جنکو حال کے پادریانہ مذاق لوگوں نے اپنے مذاق پر اس بات پر اطلاق کیا تہا کہ مسیح ناصری کے نزول من السماء کے بارے میں ہیں اور وہ ایسے مضامین سے پُر تہیں جیسے کہ مسیح کے نزول کے وقت کچھہ پادری آسمان کی طرف اُڑینگے۔ کچھہ مردہ زندہ ہوکر آسمان پر جاوینگے وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس نے ایسے مقاموں پر ایک مصرعہ حافظ شیرازی کا پڑھا۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند*

پھر دنیا کی بے ثباتی پر فرمایا کہ چند روزہ زندگی ہے اسکا نظارہ کیا ہے کون ہے جو اپنے خویش و اقارب کی موت کا نظارہ نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بے ثبات کر رکہا ہے جو آیا ہے اُسکے او پر جانا سوار ہے ہزار دو ہزار برس کی عمر ہوتی تب بھی کیا ہوتا مگر انسان کی عمر تو چیل اور گدھ جتنی بھی نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون دل کے اندر چلا جاوے تو اُسکا اثر ہوتا ہے جیسے ابراہیم ادہم اور شاہ شجاع وغیرہ اُنپر ایسا اثر پڑا کہ اپنے تختوں سے نیچے اُتر پڑے۔ پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۷ رنومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

۷ بجے کے قریب حضرت اقدس بالاخانہ سے تشریف لائے آگے نواب محمد علیخان صاحب کی رتھ طیار تھی اور تمام مہاجرین مدرسہ کے طلبا اسکے رتھ کے ارد گرد جمع ہوئے ہوئے تھے حضرت اقدس سے عرض کی گئی کہ آپ رتھہ پر سوار ہو دیں مگر آپنے فرمایا کہ تہوڑی دور تک پیدل چلتے ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ ہی ساتھہ ہیں آگے چلکر سوار ہونگے۔ ہر چہار صاحبزادگان جو کہ اپنے ابا کے ہمراہ جانیکو بہت مشتاق تھے اسوقت رتہہ میں سوار ہو گئے اور حضرت احباب کے ساتھہ پا پیادہ تشریف لے چلے قصبہ سے باہر نکلکر تہوڑی دور چلکر آخر حضرت اقدس سے درخواست کی گئی کہ اب حضور سوار ہو لیں وقت تہوڑا ہے۔ جسقدر مہمان اور احمدی احباب اور مدرسہ کے طلبا موجود تھے ایک ایک نے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور پہر آپ رتھ میں سوار ہو گئے جن چند ایک احباب× کو حضرت اقدس نے ساتھہ چلنے کی اجازت فرمائی تہی وہ تین یکوں میں سوار ہوئے۔ لیکن بعض نے اُسیوقت رخصت حاصل کی اور بوجہ نہ میسر ہونے یکہ کے پا پیادہ حضرت کی رتھ کے ساتھہ ہمرکاب ہوئے اُنمیں سے ایک شیخ عبدالرحمٰن صاحب نو مسلم قادیانی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں تہے کہ جنہوں نے میری (ایڈیٹر) درخواست پر آج کے دن کی ڈائری مرتب کر کے مجھے عنایت کی ہے جس شوق اور ولولے سے اُنہوں نے حضرت اقدس کی ہر ایک حرکت اور سکون پر محبت سے بہرے ہوئے الفاظ میں یہ مارک کئے ہیں افسوس ہے کہ میں اُنکو اسجگہ اس لئے درج نہیں کر سکتا کہ اسقدر وسیع مضمون کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے۔ راستہ میں صاحبزادے اپنے تقاضائے عمر کے موافق ہر ایک قسم کی حرکتیں اور شور غل کرتے تہے مگر خدا کا برگزیدہ اپنے معمول کے وقت ایسے محویت کے عالم میں تہا کہ گویا اُنکے مشاغل کا اُسپر کوئی بہی اثر نہیں ہے۔ آپنے ایک اور طالبعلم کو جو پا پیادہ ہمراہ تہا فرمایا کہ تمکو تو یوں ہی تکلیف ہوئی تہوڑی دیر شاید ٹہرنا ہوگا سفر کی کوفت میں تم خواہ مخواہ ہمارے شریک ہو گئے پہر ایسی ہی دلجوئی حضرت اقدس نے میاں عبدالرحمٰن صاحب کی کی اُنہوں نے جواب دیا کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعا اور برکت سے میں اچھی طرح چلنے کا عادی ہوں حضور کے ساتھہ ساتھہ چلنے کی میری دلی آرزو تہی سو خدا نے پوری کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے بھی بہت عادت تھی...... مگر جب سے یہ عارضہ اور بیماریاں لاحق ہوئی ہیں تب سے یہ امر ہی رہ گیا ہے۔ پہر حضرت اقدس میاں عبدالرحمٰن صاحب سے اُنکے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے...... اور نصیحت کی کہ اُنکے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح سے حتی الوسع دلجوئی والدین کی کرنی چاہیئے اور اُنکو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جسکی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اُس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تمہارے ذریعہ سے اُنکے دل میں اسلام کی محبت ڈالے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا اُنکی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے دل و جان سے اُنکی خدمت بجالاؤ۔ راستہ میں مولوی قطب الدین صاحب سے ملاقات ہوئی جو کہ شاہپور کیلر ایک مریض کی درخواست سے علاج پر گئے ہوئے تھے اور وہ بیمار اُنکی رسیدگی پر فوت ہو گیا تہا حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان کا کیا ہے زندگی کا بہروسہ نہیں جہانتک ہو سکے آنیوالے سفر کی تیاری میں مصروف ہونا چاہیئے ساری بیماریوں کا علاج ہے مگر یہ ایسی بیماری ہے کہ جسکا کوئی علاج نہیں۔

۹ بجے کے قریب بٹالہ میں عدالت کے متصل ایک باغ میں پہونچے لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا اور کچہری کا اہل عملہ تک زیارت کے لئے آگیا حضرت اقدس بعض حوائج سے فارغ ہوکر احباب کے حلقہ میں فرش پر تشریف فرما ہوئے اور کہانا جو کہ ہمراہ لایا گیا تہا دسترخوان پر چنا گیا اتنے میں مہر نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ (جو کچھہ عرصہ سے اپنی غلطی سے توبہ کر کے حضرت اقدس کے خادموں میں شامل ہو چکے ہیں) آگئے اور مصافحہ کیا حضرت اقدس بھی بڑی بشاشت سے پیش آئے اور اپنے ساتھہ کہانے میں اُنکو شریک کیا۔ منشی محمد یوسف صاحب کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ دلگیر نہ ہوں آپ ایک دینی جہاد میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا پہیلا دیگا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور آجکل کے موجودہ ابتلا دور ہو جاوینگے خدا کی یہی سُنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو کوئی درخت اتنی جلد پہل نہیں لاتا جسقدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے یہ خدا کا فعل ہے اور اُسکا نشان +

× اُن احباب کے نام یہ تھے - مولوی محمد علی صاحب - میر ناصر نواب صاحب - ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر - مفتی محمد صادق صاحب - شیخ یعقوب علی صاحب (تراب) ایڈیٹر الحکم - ماسٹر فقیر اللہ صاحب -

* اسکا اول مصرع یہ ہے - جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

احمدیہ سلسلہ اور اُس کے متعلقات کی خبریں

خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام معہ اہل بیت بحمد للہ خیریت سے ہے۔ حکیم نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں۔

رائدرگ بلھاری علاقہ مدراس سے ایک ہندو تاجر صاحب مسمی بڈھا پا حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لئے تشریف لائے یہ صاحب اُردو زبان کی مذہبی اصطلاحات سے باکل ناآشنا ہیں رائدرگ میں سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار انکو انگریزی میگزین کے مضامین اُنکی تلنگی زبان میں ترجمہ کرکے سنایا کرتے تھے۔ اس سے اُنکو شوق زیارت ہوا اُنکی اعتقاد ہندوؤں کی طرح مشرکانہ نہیں ہیں۔

ہمارے بھائی علی گوہر صاحب جالندہر میں بقضائے الٰہی فوت ہوگئے

عام خبریں

انتخاب از اخبارات

ارض مقدس ۱۸ ر اکتوبر کی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴ ر اکتوبر سے اس وقت تک مقام گاذا میں ہیضہ سے ۱۸۶ وارداتیں اور ۱۲۸ موتیں ہوئی ہیں اور مقام لِدا میں ۵۶ وارداتیں اور ۲۸ موتیں ہوئی ہیں۔

جافہ میں دو واردات کی خبر ملی ہے جو کہ زیر علاج ہیں جافہ سے جو لوگ آتے ہیں اُنکو مقام باب لود میں ۱۰ دن کی کارنٹین لگتی ہے

کلکتہ میں ایک کمپنی دو لاکھ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے جسے دس روپیہ فی حصہ کے حساب سے ۲۰ ہزار حصہ داروں میں تقسیم کیا ہے اس کمپنی کا کام یہ ہوگا کہ ۵ فسٹ کلاس گاڑیاں جنکے پہئوں پر ربڑ ہو کوچوں میں طیار رکھا کریں۔

گذشتہ ہفتہ کی رات کو کوہاٹ میں ۲۴ پنجاب انفنٹری کا ایک سکھ سپاہی جو پٹرول پر تہا اُسکا مقابلہ لٹیروں کے ایک گروہ سے ہوگیا سپاہی کے مونڈھے پر گولی لگی اور کئی دفعہ اُسے کندوں سے مارا گیا اور وہ بہت زخمی ہوگیا تاہم اُسنے ایک کو اُنمیں سے گرفتار کرلیا سپاہی کی حالت رو بصحت ہے۔

۲۰ ر دسمبر بعد دربار دہلی کی تقریب پر ایک بڑی تعداد تانگوں کی شملہ کا لکا لائن سے دہلی بھیجی جاتی ہے۔

ہندوستان برٹش ٹروپ کی آسائش کیواسطے اس سال دو لاکھ روپیہ اور زائد منظور ہوا ہے جو کہ ہسپتالوں اور بارکوں میں پنکھا کشی اور بجلی کی روشنی پر صرف ہوگا۔

برطانیہ کی درآمد اکتوبر میں ۱/۴ ملین اور برآمد میں ۱/۸ ملین کا اضافہ ہوا۔

لارڈ جارج ہملٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سوائے اخراجات باربرداری کے باقی کل اخراجات ہندوستانی شہزادوں ڈیلیگیٹون اور رسالوں کے جو کہ جلوس تخت نشینی پر ولایت گئی خزانہ اپنے ذمہ ڈالے گا۔

ریوٹر لکھتا ہے کہ تمام طاقتوں نے سنگھائی کو جلدی خالی کردینے کا انتظام کیا ہے۔

دنیا میں اسوقت فن ایجاد میں اضلاع متحدہ (امریکہ) سب سے اول نمبر پر ہے آجتک ۷۴۴۔ اشیا صرف اس کی ایک شہر میں ایجاد ہوچکی ہیں۔

ہندوستان میں صرف بمبئی اور کلکتہ میں سرکاری ٹکسال ہیں جہاں سکہ ڈہالا جاتا ہے سال گذشتہ میں چار پچانوے لاکھ روپیہ اور ۲۷ لاکھ ۹۸ ہزار ڈالر اور ۱۸ لاکھ چونیاں اور دوانیاں بنائی گئیں اور ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار کے پیسے اور ادہنیاں تھیں۔

کلکتہ کی ایک ٹریڈ، ایسوسی ایشن اور بنگال چیمبر آف کامرس نے انکم ٹکس کی مخالفت میں لارڈ کرزن کی خدمت میں ایک میموریل روانہ کیا ہے کہ انکم ٹکس کا طریق معاف کیا جاوے۔

مسوری اضلاع متحدہ امریکہ میں ایک عورت ہے جسکا طول ۸ فٹ ۴ انچ کمر ۶۳ انچ بازو ۲۴ انچہ زیادہ اور پیر ۱۶ انچ ہیں اور یہ دنیا میں سب سے لمبی عورت ہے۔

سندھ کی قوم چیرو کی عورتوں نے نتھ (ناک کا زیور) کا استعمال یکلخت ترک کرلیا ہے اور سب نے متفق ہوکر نتھیں اُتار دیں عام افواہ تھی کہ بعض بدمعاشوں نے نتھیں اُتارنیکا ارادہ کرلیا ہے اُسپر یہ کارروائی ہوئی مگر اس کے چندروز بعد مردوں نے متفق ہوکر قرار دیا کہ آئندہ عورتیں نتھ نہ پہنا کریں۔

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کی قابل دید اور قدیم عظیم الشان عمارات کی حفاظت اور مرمت کے لئے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی توجہ کے مطابق ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے جس میں سے ۲۵ ہزار پنجاب کے حصہ میں آئیگا۔

اس سے پیشتر طاعون زدہ علاقوں سے عازمان حج مکہ معظمہ کو جو بندش کی گئی تھی اب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب نے اعلان دیا ہے کہ ہزمیجسٹی کی گورنمنٹ نے اُن بندشوں کا دور کیا جانا تسلیم کرلیا ہے جنکی رو سے ابتک طاعون زدہ مقامات کے باشندے حج کو نہیں جاسکتے تھے اور اب ہر شخص اُن قواعد کی پابندی سے سفر کرسکتا ہے جو طیار کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند کی درخواست پر امیر صاحب کابل نے منظور کرلیا ہے کہ فراز کورم کے دو وا طرف کی سرحد کی قوموں کے خونریز جھگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک متحدہ کمیشن مقرر کیا جاوے۔

دربار دہلی کے ہر قسم کے سرکاری جلوس کے ٹکٹ داخلہ بہم پہونچانے کیواسطے ایک خاص دفتر دہلی میں کھولا گیا ہے تمام درخواستیں بنام دہلی دربار ٹکٹ آفس جانی چاہئیں۔

برہما میں دستکاری کی سالانہ نمائش ۲۴ نومبر کو رنگون میں ہونے والی تھی۔

۲۴ ر اکتوبر کو مدراس ریلوے کی شمال مشرقی لین پر پانی سے نقصان ہوگئی بعض جگہ گرڈر اور بعض جگہ پل بہ گئے

نقشہ طاعون بابت ہفتہ مختتمہ ۲۵ ر اکتوبر سے معلوم ہوا کہ بمقابلہ ۱۰۷۵۰ اموات بابت ہفتہ سابق کے ہفتہ گذشتہ میں ۱۰۴۱۹ اموات ہوئیں۔

سردار محمد ہاشم خاں جو سردار محمد ایوب خاں کے چچا تھے ۳۱ ر اکتوبر کو کشمیر میں فوت ہوگئے مرحوم کا خاندان لاہور بلوایا جاویگا۔

دربار دہلی کے موقعہ پر ایک دیسی رئیس نے ہندوستان کے بڑے بڑے طاقتور اور مشہور پہلوانوں کا ایک دنگل دہلی میں کرانا چاہا ہے۔

دربار دہلی کی آتشبازی کا ٹھیکہ انگلستان کی برک کمپنی کو دیا گیا ۱۵۰۰ سو پونڈ کا خرچہ ہوگا۔

دربار دہلی میں سڑکوں کی سجاوٹ کے واسطے جھنڈیاں ولایت سے آویں گی۔

دربار دہلی میں سمیت دور کرنے کے لئے ایک مشین ۳ ہزار روپیہ کی خرید کی گئی ہے اور متعدی امراض کے لئے سیگریگیشن ہسپتال قائم ہوگیا ہے۔

جمعہ گذشتہ کو بنوں میں ۵ بجے صبح کے شہر کو آگ لگ گئی ۲۵ دوکانیں جلیں۔

اس نمبر کے دیر سے نکلنے کی وجہ

اس ہفتہ میں چونکہ ایک جلیل القدر اور عظیم الشان نشان الٰہی کے اظہار کے لئے ہمارا مطبع اور کاتب حضرت اقدس کی ایک خاص تصنیف کے طبع کرنے میں لگ رہے ہیں اس لئے یہ نمبر اپنے وقت پر شائع نہیں ہوسکا۔ ہم تو اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اس طریق سے ہم بھی ایک دینی کام کی نصرت میں شریک ہوگئے اور اگر ہمارے ناظرین بھی اسپر رضامندی کا اظہار کریں تو وہ بھی ثواب کے مستحق ہوسکتے ہیں ہاں اگر ہماری ذاتی کسل اور غفلت سے التوا ہوتا تو بے شک ایک فرض منصبی کے بجا نہ لانیکا ہم پر حرف آسکتا تھا مگر چونکہ یہ ایک دین کا کام تھا جسکے حصول کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں اسلئے امید ہے

(۲۰ ر نومبر ۱۹۰۲ء کو الصدیق پریس قادیان میں باہتمام شیخ فیض علی صابر مینیجر کے چھپکر شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(شیخ فیض علی صابر مینیجر)



(محمد افضل ایڈیٹر)

نمبر ۴ | قادیان دارالامان - ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ہمارے مہربان کرم معظم دوست رحمت علی صاحب بر اسو مالی لینڈ نے افریقہ سے چار اشخاص کے نام البدر جاری کروایا ہے۔ مکرمی حافظ عبد العزیز صاحب نے سیالکوٹ سے البدر کے دو خریدار پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن نے گیارہ احباب کے نام ارسال کر کے درخواست کی ہے کہ اُنکے وی پی اخبار ایک سال کیواسطے روانہ کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور ہمدردوں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کیواسطے زیادہ مفید اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمد اکرم بیگ صاحب قلعہ دہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ البدر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہئے

جواب - اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں مگر سردست البدر اسے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اشاعت ابھی بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے مضامین ابھی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ خدمت الحکم کیلئے بہت مناسب ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر ۳ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ التوا ہو گیا اور احباب کو انتظار کرنا پڑا دیگر باتوں کے علاوہ اس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمدی سلسلہ کی تھی اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان مسمی اعجاز احمدی تھا جسکی وجہ سے البدر نمبر ۴ بھی اپنے وقت پر نہ شایع ہو سکا کیونکہ کاتب مصروف تھے یہ ایک مجبوری امر تھا ہم امید کرتے ہیں ہمارے ناظرین بھی برائے حصول ثواب اپنی رضامندی ظاہر فرما کر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سردست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال ہی اُس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ہوئے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہوا اور اُسکی نصرت شامل حال ہوئی تو امید ہے کہ ہر ایک کی جلد پوری ہو جاویگی احمدیہ احباب سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو ہمارا ذاتی اخبار نہ خیال کریں بلکہ احمدیہ جماعت کی ایک بڑی احتیاج کو پورا کرنے کا ایک آلہ خیال کر کے میرا ہاتھ بٹاویں اور اسکی استحکام اور قیام کے لئے حتی الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البدر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب ایم اے مینیجر ریویو آف ریلیجنز یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البدر کے متعلق تمام خط و کتابت وغیرہ صرف البدر کے مینیجر اور ایڈیٹر سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب نہیں۔

تازہ الہام و رویا

پلیگ کے متعلق ... توجہ کرنے سے حضرت اقدس نے رویا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جن پر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔ پھر الہام ہوا۔ واللہ شدید العقاب۔ انھم لا یحسنون۔

رویا میں حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ خسف القمر والشمس فی رمضان - فبای الاء ربکما تکذبان۔ آپنے رویا ہی میں مولوی عبد الکریم صاحب سے جو کہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ الاء سے مراد میں ہوں (یعنے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

موسم سرما کے عوارضات کی ایک عجیب و غریب دوا لکھی جاتی ہے جو کہ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ نزلہ وغیرہ تب۔ دردسر دردکمر و درد اعضائی کا جو کہ سردی سے ہوں اور افیون کی عادت چھوڑنے کے لئے اُس کے قائم مقام ایک عمدہ اور بے نظیر علاج ہے۔

نسخہ

جوز ماثل - ریوند چینی - زنجبیل - صمغ عربی تمام ادویہ ایک تولہ کو خوب باریک کوٹ کر بقدر ماش گولیاں بنا دیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام حسب برداشت طبیعت۔

کھانسی اور دمہ کیواسطے مونہہ رکھکر لعاب چوسنا چاہیئے۔ زکام کیواسطے دودھ کے ساتھ ایک گولی شام ایک صبح۔

کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ پر اپنا انعام ثابت کیا ہے کہ ایک زمانہ اُن پر ایسا گذرا ہے کہ وہ جہل اور ضلالت میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو آنحضرت کے طفیل اس موت سے زندگی بخشی اور آنحضرت کی تربیت سے انکی نفسانی خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک دائمی بقا حاصل ہوئی اور انکا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا۔

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تاویل کر کے مسیح موعود پر چسپاں کرنا چاہتے تھے حضرت اقدس نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدیں ہمارے شامل حال ہیں کیا منا کم ثلثہ ہمارے لیے کافی نہیں ہے اول تو قرآن کا مِنْكُمْ یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دوسرے بخاری کا مِنْكُمْ یعنی اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تیسرے مسلم کا مِنْكُمْ یعنی اَمَّكُمْ مِنْكُمْ پھر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے حضرۃ اقدس سناتے رہے جسکا ذکر الحکم نمبر ۲۔۳۔ میں بسط سے آگیا ہے۔

اس کے بعد منشی نعمت علی صاحب احمدی ساکن بٹالہ نے حضرۃ اقدس سے کھانا کھانیکی درخواست کی اور حضرۃ کے انکار پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانیکی تاکید تو اجنبی کے واسطے ہوا کرتی ہے جب آپ نے بیعت کی تو ہمارے جسم کے جزو ٹھیرے جب ہے جو بیع ہوتی ہے کیا اُس سے آپکا کچھ اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اسکی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے ساری ہتھیاروں سے اسکی مزاحمت پر ٹوٹ پڑے جان سے۔ مال سے۔ اعضا سے۔ عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو جاویں اور پھر وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جاوے اور کوئی روک اسکی ترقی کو نہ روک سکے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الخ سو اس معیار سے ہماری سلسلہ کو پرکھا جاوے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا دیکھو نہ ہمارا کوئی وعظ ہے نہ کوئی لیکچرار اور دشمن بھی کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہ کرنیکی کوشش میں لگے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے کفر کے فتوے لگائے قتل کا مقدمہ کیا غرضکہ اُنھوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اُٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا سے کوئی جنگ کر سکتا ہے ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے انھیں کے رسائل سے اطلاع پاکر ہماری بیعت کی اگر واعظ وغیرہ ہمارے ہوتے تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے ہم اور ہمارے جماعت خدا کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں تو خدا کی لگائے ہوئے پودہ کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے دو طور سے ہماری مدد کی ہے ایک تو طاعون بھیجکر کہ اس کے ذریعہ سے (باقی آئندہ)

۸ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ

تجمیع اس وقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس کی علاقہ مونگیر سے کہ اصحاب محمد رفیق صاحب اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے حضرۃ اقدس سے بیعت کی بیعت کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرۃ تشریف لے گئے۔

سیر بوجہ ریزش (زکام و نزلہ) کے آج حضرۃ اقدس نے سیر کا جانا ملتوی رکھا۔

ظہر و عصر آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع ہوئی کہ حضرۃ اقدس اس سلسلہ الٰہیہ کی تائید میں ایک عظیم الشان مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا سے ایک نو وارد صاحب نے ملاقات کی اور انکو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو کہ حضرت اقدس کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں اُنھوں نے عرض کی کہ حضرۃ میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کیواسطے اور بیٹے کی باپ کیواسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اُسوقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرۃ اقدس کی نسبت بتلایا گیا کہ وہ سچا ہے اُس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتا ہے اُس شخص نے اُس سے بیان کیا تو اُسنے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصہ ہی ترقی کا ہونا اور دن بدن عروج کرتا جانا اُنکی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا اُسنے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اُسنے بتلایا کہ مجھے خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولا ہے اول فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا اور ہم جیسوں سب کا مولا ہے۔

حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع دیجاوے خدا کے فرشتے اسطرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسنے حضور عالی کی رد میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ تو تو رد لکھتا ہے اور سچے تو یہی مرزا صاحب بھی ہیں پھر اُس نے وہ کیفیت حضرت اقدس کو لکھکر روانہ کی اسکے بعد ہر دو نمازیں ہوئیں اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا حضرۃ اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے احباب میں سے ایک نے اُٹھکر عرض کی کہ حضور نے تحفہ گولڑویہ میں دارقطنی کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل قیامۃ کا علم تو سوائے خدا کے کسیکو بھی نہیں حتی کہ فرشتہ کو بھی نہیں اور وہ ساعۃ کا لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عورتوں کے حمل کی میعاد ۹ ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۹ ماہ پورے ہو گئے تو اب باقی دنوں میں کسیکو خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع حمل ہوگا گھر کا ہر ایک آدمی بچہ جننے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے اسی لیے قیامت کا نام ساعۃ رکھا ہے کہ اُس ساعۃ کی خبر نہیں خدا کی کتابوں میں جو اُسکے علامات ہیں کہ ہے کہ اُسکے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دیدے مگر اُس ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے جیسے وضع حمل کی ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ایک ڈاکٹر سے بھی پوچھو وہ بھی کہے گا کہ ۹ ماہ اور دس دن مگر جونہی ۹ ماہ گذرے پھر فکر رہتا ہے کہ دیکھیں کونسے دن ہو۔ کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد قیامۃ قریب ہے اب ۶ ہزار تو گذر گئے ہیں قیامۃ تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی کی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک خط کا مضمون سُنایا جو کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ سے آیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پرانا صحیفہ ایک پادری بنام خدا اشمس نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اُسمیں مسیح کی آمد کی اور اُسکے سچی ہونیکی پیشگوئی ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دل نشین کرانیکے واسطے ایسے مصنوعات سے کام لیتے ہیں ہمارے نزدیک سچا یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مصنوعی ہے کیونکہ خود عیسویت کے ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا یہ بعد میں وضع ہوا ہے۔ پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ پرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہی یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں بھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسائی تھے اسلیے مصلحتاً اُنھوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدلکر یسوع بنا لیا یہ بھی تعجب ہے کہ کسی اور نبی کا نام آجتک نہیں اُلٹا صرف انھیں کا اُلٹا اور مذہب بھی انھیں کا اُلٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا | ہو کیونکر ہمارا کار اُلٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب انگریزی کی ایک نظم سُناتے رہے جسمیں اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تائید میں اُن تمام ذلت اور خواریوں کا ذکر تھا جو کہ آجتک بعض عدوان دین کو پہنچ چکی ہیں۔ پھر ایک اور امرتسری صاحب اپنی نظم مشتمولہ مضامین الوہ و برکات جو انکو بعد بیعت حاصل ہوئی تھی سُناتے رہے پھر بعد نماز عشا حضرۃ اقدس تشریف لے گئے

۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں ظہر کے وقت چار اصحاب نے بیعت کی اور سوائے بعد مغرب کے کوئی مجلس اور تقریر نہیں ہوئی بباعث کثرت کار کے حضرۃ سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔

مغرب و عشا حضرۃ اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ مضمون مشمولہ قصائد عربی آجکل زیر تحریر ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسکی نسبت دل

دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے (مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر) آپ بھی دیکھیں گے تو پتہ لگ جاویگا جسطرح کلمہ کی گواہی دیجاتی ہے اسی طرح اسکی گواہی بھی دیجاتی ہے کہ یہ بجانب اللہ ہے یہ حالت کبھی ہوتی رہی ہے کہ ذرا اونگھ آئی اور ایک شعر الہام ہو گیا اسی طرح کئی اشعار ایسے الہامی ہیں وحی جلی کبھی ہوتی ہے اونہی بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ دلمیں مضمون پڑا جاتا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں گویا یہ میری طرف سے نہیں ہے (اللہ کیطرف سے ہی) خدا کی مدد سے اسقدر یقین ہے کہ یہ کاروبار ایکدم نہیں ہو سکتا تھا دیر تو اس لیے لگتی ہے کہ دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے کاپی وغیرہ بھی صحیح کرنا فرض ہے ہر ایک بات میں دیکھا گیا ہے کہ سب سامان خدا نے اول سے ہی کیے ہوئے ہیں قصیدہ وغیرہ میں قوافیات کا سمجھنا مشکل امر ہوا کرتا ہے شاعر ایسے نہیں کر سکتے انکو قافیہ اور ردیف کیلیے بالکل بے جوڑ باتیں اور الفاظ لانے پڑتے ہیں (اس مقام پر عربی کے دو فقرے مقامات حریری کے پڑھے جنمیں محض تلازم شعر کے لیے بالکل بے تعلق باتیں ذکر کی ہوئی تھیں) اسکے مقابل پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ کو دیکھو۔

پھر آج کے مبائعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے حضرة اقدس نے فرمایا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو یہ جو بڑے بڑے مولوی تھے انکے لیے خدا نے دروازے بند کر دیے اور تمہارے لیے کھولدیے۔ خدا کا تم پر بہت احسان ہے۔ پھر دعا کی درخواست پر فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کیلیے پنجوقتہ نماز میں دعا کرتا ہوں اور میں تو سبکو ایک سمجھتا ہوں اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی خط سنایا جو کہ انھوں نے بایماء حضرة اقدس مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن لکھا تھا یہ خط مفتی صاحب نے بہت عمدہ پیرایہ میں لکھا تھا جسکو حضرة اقدس نے بہت پسند فرمایا

اسکے بعد امرتسری صاحب نے اپنی پنجابی نظم سنائی جسمیں انھوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر اور حضرة اقدس کی زیارت کا شوق اور بیعت کی کیفیت اور حضرت کے فیوض و برکات کا ذکر دردِ دل اور دلکش پیرایہ میں کیا ہوا تھا حضرة خود بار بار زبان مبارک سے یہ فرماتے تھے کہ نظم دردناک اور رقت سے لکھی ہوئی ہے۔

ایک مقام پر حضرة اقدس نے فرمایا کہ اب تو دو مرقع سیرت کے ہیں ایک تو احمد صاحب کا دوسرا ہمارا اسکا [illegible] انھوں نے شروع کر دی اور اسکا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر ہے ہمارے زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے اسیطرح عیسیٰ کے وقت جو تاریکی تھی وہ چھ سو برس کے بعد آنحضرت کے ہاتھوں سے رفع ہوئی خدا بھی فرماتا ہے کہ دین کامل (؟) ہوئی۔

دجال کے ایک چشم ہونے پر فرمایا کہ اسکی نسبت ہمیں سنایا دکھایا گیا ہے کہ اسکی دونوں آنکھیں ہیں عیب اور یک چشمی ایسے کہا کرتے ہیں کہ ایک آنکھ [illegible] بالکل اسکے یہی معنی ہیں کہ انکو دو کتابوں پر غور کرنی تھی ایک توریت دوسرے قرآن۔ سو قرآن کے متعلق تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں دیکھتی اور توریت پر کچھ دھندلی سی نظر ہے کہ اسمیں اپنی تائید میں بڑا نام رکھتی ہیں۔ پھر اس کے بعد عشا کی نماز پڑھ کر حضرة اقدس تشریف لیگئے

۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دو شنبہ

فجر۔ ظہر۔ عصر۔ آج فجر کی نماز حضرة اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر کچھ عرصہ مولوی عبدالکریم صاحب کے انتظار میں مجلس فرمائی اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے سے ارشاد فرمایا کہ آپکو مختلف مقامات دنیا میں تبلیغ کے لیے پھرنا ہوگا مولوی صاحب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ کثرت کار کیوجہ سے حضرت سیر کو تشریف نہیں لیگئے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں بباعث کثرت مضمون نویسی آج پھر جمع ہوئیں۔ ظہر کی نماز سے پیشتر حضرة اقدس نے مضمون زیر قلم پر فرمایا کہ کلام کا معجزہ آدم سے لیکر آنحضرت کے زمانہ تک چار ہزار برس ہونے میں سوائے قرآن کے اور کسی نے نہیں دکھایا اور نہ کسی نے دیکھا چونکہ یہ معجزہ ایک ہی کتاب کے متعلق ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسپر زور ڈالا جاوے کہ لوگ خوب سمجھ لیویں کیا ان (مخالف) لوگوں کے پاس قلم نہیں، وقت نہیں یا الفاظ نہیں میرا تو ایمان ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور ایک آفتاب کیطرح نظر آتا ہے میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی نے سب کچھ کروایا ورنہ ہم تو سب کچھ چھوڑ بیٹھے تھے مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

مغرب عشا اسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور سے کوہاٹ ہوتے ہوئے تشریف لائے اور نماز مغرب سے پیشتر مسجد میں حضرة اقدس سے نیاز حاصل کی۔ خواجہ صاحب نے پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوتے ہیں اس نظر سے پڑھے جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپکی طرف سے یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب نے روزے اپنے خدام کو معاف کر دیے ہیں اور نبی کریم کی ہتک کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ایک چھوٹا نبی تھا میں اس سے افضل ہوں یہ اشتہارات اس وضع کے عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپکا مضمون اور آپکی تحریر ہے۔ حضرة اقدس نے فرمایا کہ کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کر دیجاوے یہی کافی ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایک ذی وجاہت شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ اسنے اسی کو پڑھکر کہا کہ کتاب تو عمدہ ہے مگر آخر میں مکان کے چندہ کا ذکر ہوتا تو میں نے اسے جواب دیا کہ کیا تم سے کبھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے یا تم نے دیا ہے مرزا صاحب نے تو ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو انسے تعلق بیعت کا رکھتے ہیں کیا اگر ایک باپ اپنے بیٹوں سے دو ہزار اس لیے طلب کرے کہ اسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اسکا قابل اعتراض ہوگا۔ اسپر وہ خاموش ہو گیا پھر میں نے کہا کہ [illegible] کا حق ہے کہ وہ ہر طرح چندہ طلب کرے کیونکہ اسکا تعلق اپنے مریدوں سے وہ نہیں ہے جو کہ مرزا صاحب کا اپنے خدام سے ہے۔ حضرة اقدس نے فرمایا کہ یہ سب باتیں تو ہیں لیکن اندر ہی اندر ترقی ہو رہی ہے یہ خدا کا فضل ہے۔ اسیطرح کے اشتہارات جو مخالفین کیطرف سے شائع ہوتے ہیں چندہ کی کارروائی میں مضر نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ جب تک تپش نہ ہو بارش نہیں ہوتی ہم سب پر بدظنی نہیں کرتے انہیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے گالیاں دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھکر بیعت کرتے ہیں اس سے پیشتر بھی یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوئیں مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے۔ کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فسادوں میں رہتے تھے ابو جہل ہی کو دیکھو کہ بدر کے جنگ میں مباہلہ بھی کر لیا اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنَّا أَقْطَعَ لِلرَّحِمِ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَأَحِنْهُ الْيَوْمَ یعنی ہم دونوں میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اسکو آج ہی ہلاک کر پھر اُسی دن وہ قتل ہو گیا اسکو تو یہی خیال ہوگا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کر دیا ہے بھائی بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے ناحق انکو چھیڑ دیا ہے انکا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جسنے فتنہ نہیں ڈالا ہاں نوبت جدائی اور فساد کی پہنچتی رہی پھر آخر اٹھی ہیں ہے جو نیک تھی اللہ تعالیٰ انکو لے آتا رہا دنیا میں ہمارے ہی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی افسوس ہے پڑھ گئے ہیں لعنت کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور انھی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنیکو طیار ہیں ہم تو اللہ سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لا رہا ہے۔ پھر اسکے بعد نظم ایک شخص سناتے رہے ایک مقام پر عیسائیوں کے ذکر پر حضرة نے فرمایا کہ یہ لوگ اتنا فلسفہ اور ہیئت پڑھ کر ڈوبے ہوئے ہیں۔ بڈھوں کا بھی کچھ مذہب ہوتا ہے کہ کچھ بات پیش کرتے ہیں مگر یہ تو بالکل ہی ڈوبے ہوئے ہیں۔ پھر ایک صاحب نے ایک خواب سنایا کہ ایک شخص مجھے گالیاں دے رہا ہے حضرة نے تعبیر دی کہ خواب میں جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جسکو گالی دیجاتی وہ غالب ہوتا ہے پھر نظم سنکر اور نماز عشا ادا کر کے حضرت تشریف لیگئے۔

۱۱ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

آج فجر کی نماز حضرة اقدس نے باجماعت ادا کی بوجہ کثرت کار حضور نے کہلا بھیجا کہ آج بھی اور کل بھی ہم سیر کو نہیں جاوینگے انشاء اللہ پرسوں چلیں گے

ظہر ظہر کے وقت حضرت تشریف لائے احباب کو فرمایا کہ یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اسلیے ہر ایک کو چاہیے کہ اسمیں حصہ لیوے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن اور رات ایک کرے۔ کلام کی فصاحت و بلاغت

ایک معجزہ پھر فرمایا کہ دوسری قسم کے جسقدر نشانات ہوتے ہیں وہ تو غائب ہو جاتے ہیں مگر اسطرح کے نشان ہمیشہ قائم رہتے ہیں بھلا اب موسیٰ کے سانپ کو کوئی دکھا سکتا ہے اور کلام کا معجزہ اور نشان ایسا ہوتا ہے کہ آئندہ آنیوالی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ فلاں شخص (مرد خدا) نے یہ کلام بطور نشان کے پیش کیا اور مخالف کچھ نظیر نہ لاسکے اور اسی کچھ جواب نہ بن آیا۔ پھر نماز ہوئی۔

عصر اسوقت حضرة صرف نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرتسر سے آکر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب ملے تھے اور کئی باتیں ہوئی تھیں آخر نیش زنی پر آگئے جسکے جواب دیے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنیٰ سے ادنیٰ جو آدمی ہے اس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط

فارقلیط اور احمد پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی تو حق اور باطل کے تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ معنی لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب محرفہ توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکالکر دکھلاویں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط ہی محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جس کے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق بمعنی فرق کرنے والا اور لیط بمعنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا۔ دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرت کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی فرق کرنیوالے کے ہیں اور اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم میں لفظ شیطان ہے جو لیط کا معنی ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنے بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کون ہوگا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے۔

ایک طالب حق اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائدرگ ضلع بلہاری سے آئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب رجسٹرار رائدرگ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرت اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور انھوں نے مبائعین کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کر کے ان لالہ صاحب کو انکی زبان میں سنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کیوجہ سے ایک دور دراز سفر کر کے وہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر انبالہ سے فیروزپور پھر فریدکوٹ پھر فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اُردو کے جانتے ہیں۔ حضرۃ اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یاتیک من کل فج عمیق کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی محمد حسین کافی ہے۔

قابل قدر نکتہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اٹھکر عرض کی کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا خدا نے اسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُسکی عمر رسیدہ انسان دیکھکر اٹکل بازی سے اُسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی یہ اعتراض کمال حماقت سے کیا جاتا ہے حضرۃ مرزا صاحب نے دو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سال خوردہ تھا اگر وہ اٹکل پر مبنی تھی تو اُسمیں رجوع کی شرط کی کیا ضرورت تھی کہ جسکی زندگی کی اُمید منقطع ہے اُسکی عمر درازی کا ایک موقعہ اُسے عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو ہٹا کٹا جوان تھا اُسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اُسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ اٹکل تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم کیونکہ اُسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک اٹکل باز کے مناسب حال یہ ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرے اور ایسے پہلوؤں کو مد نظر رکھ لے کہ اگر وہ نہ مرے تو اُسے عذر کی گنجائش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ کام اٹکل سے نہ تھا اگر اٹکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم حضرۃ اقدس نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے اُسی وقت مباحثہ میں سنا دیا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کا نام دجال رکھا تو اُسیوقت آتھم نے توبہ توبہ کر کے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا "مرزا صاحب مجھ سے تاخت ہے میں نے تو دجال نہیں کہا" (مولوی عبد الکریم صاحب نے کہا مجھے یہ الفاظ خوب یاد ہیں) کیا یہ اُسکا عمل رجوع تھا یا نہیں۔

لندن کا ایک خدا کچھ عرصہ ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اُسکے دعویٰ کے دریافت کیے تھے اُسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے دو اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے۔ جیسے عیسائی تثلیث کی بارہ میں کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک سر ہے ایسی ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں درج ہیں جنکے نقل کی ضرورت نہیں حضرت کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے اور خط پگٹ کو لکھا چنانچہ اُسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے

قریباً آج ۱۹۰۰ سو سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ عیسائیوں کی قوم ایک بگڑ گئی تھی ارض و سمٰوات کی عبادت چھوڑ کر اس دلپر زلزلہ ڈالنے والی غلطی میں پڑی ہوئی ہیں کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹے میں جو ایک یسوع ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کافر کو بھی اسبات کی اجازت ندی کہ اُسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال اور افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوریوں کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جسنے اپنی کمزور روح اور کمزور جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحال سے جناب باری میں صلیب یعنی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اُس یسوع کو خدا مانا جاتا ہے خدائے قادر علیم خبیر کے حضور میں کیسی بڑی کفر کی بات ہے! کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا بڑی دلیرانہ کفر کی بات ہے جو انکے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں قال تعالیٰ فاما الذین کفروا فاعذبھم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ وما لھم من نصرین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو سخت عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہوگا ھو الذی ارسل رسولہ الآیہ وہی ہے اللہ جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اُس دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کر کے دکھلا دے اور یہ بات ہو کر رہیگی خواہ مشرک اس حق سے کیسی ہی کراہت کر کے مخالفت کریں۔

انسانوں کی جنس کی ذلت اور بیعزتی کے واسطے یہی عقیدہ ایک انسان کو خدا بنانے کا کچھ کم نہ تھا لیکن اب ہم سنتے ہیں کہ تم اتنے پر راضی نہیں ہو بلکہ تم نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر دعویٰ کیا ہے کہ میں ہی مسیح اور خدا ہوں۔ ہمیشہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ اسمیں بخوبی کامیاب بھی ہو رہے ہیں لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر سطح سے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ مبروص کے تمام بدن پر۔ اب خدائے غفور و قادر کی غیرۃ اس حد تک پہنچی ہے کہ اسکے نام کی بیعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات ہیچ نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کے بڑے اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو۔ یہ تو ایک ایسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی ایسا گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور انکی سلطنت میں جھوٹا حاکم بن بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرأت ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کر کے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو انسانوں کا مقدس رسول ہے اور جسکا نام حضرۃ مرزا غلام احمد ہے تو یقیناً خدا تمھیں بہت کثیر عطا و بخشش دے پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اسکے مقدس رسول محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنے تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم کبریائیت خدا ہونے کا اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی تمھارے اس دنیا پر چھپنے کے زمانہ کے اندر تمھارے ہی ہاتھوں ہوتے ہوئے مر جائے اور اپنے اس حکم سے ایک چھپی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کر کے اُس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمھارے حق میں ایسی ہی دعویٰ کرے گا۔ م۔ م

کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا۔ یہ خط و تار مجھکو سنایا گیا تھا۔ الحمد للہ علی ذالک فقط۔

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر آج بوجہ کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اسوقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء اسوقت مفتی محمد صادق صاحب نے خبر سنائی کہ لاہور سے ایک انگریزی رسالہ نکلتا ہے اسمیں لکھا ہے کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سے زلزلے آرہے ہیں اور آتشی مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوتی جاتی ہے فرانس کے محققین نے لکھا ہے کہ دنیا کی قدیم سے قدیم تواریخ میں زمین کے اس عظیم تغیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں اور آتش فشاں پہاڑ پھٹتے رہتے ہیں مگر اب خصوصیت سے ان زلزلوں کا آنا اور زمین کا اٹھنا یہ آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور اخرجت الارض اثقالها اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ وہ ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ خاص تغیرات زمین پر کرنا چاہتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ لوہا آجتک اس کثرت سے زمین سے نکلا ہے کہ اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک اور ہمالہ پہاڑ بنتا ہے لوہے کی کانوں کی آجتک تہ نہیں ملی کہ کہانتک نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر انزلنا الحدید ہی کہا ہے (یعنی یہی بنی نوع انسان کے لئے زیادہ نفع رساں ہے)

پھر کلام کے معجزہ پر فرمایا کہ صفحہ روزگار میں یاد رکھنے کے لئے جیسے یہ نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ بھی ایک ختم نبوت کا نشان تھا اب بھی قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اسے وہ معجزہ ہی نظر آویگا اگر موسیٰ کا سونٹا بھی اس شان کا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وہ بھی کسی صندوق میں آجتک محفوظ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرواتے کہ یہ موسیٰ کا سونٹا ہے جسے اس نے سانپ بنایا تھا۔ یہی حال مسیح کے مریضوں کی صحت کا ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچھتاتے ہونگے کہ کاش عیسیٰ کوئی کتاب ہی بنا کر چھوڑ جاتے مگر یہ خاصہ صرف آنحضرت صلعم کا ہے اور کسی نبی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے۔ اسکے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بروزن وارث شاہ کے حضرت کو سنائی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پھر لالہ بڈہایا جو مدراس سے آئے ہوئے ہیں انکی نسبت حضرۃ اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل میں کیا شوق ہے کہ اتنی دور دراز مسافت طے کر کے زیارت کے لئے آیا ہے حالانکہ نہ ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بباعث کثرت کار سیر کو تشریف نہیں لے گئے اور ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اسی لئے جمع ہوئیں۔

مغرب و عشاء نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے احکام کو جواب دے بیٹھے ہیں ان کے ذکر پر فرمایا کہ وہ خدا جس میں سارا جہان مخفی ہیں وہ ان سے بالکل دور ہو گیا ہے جیسے کروڑ ہا کوس ہے اس صورت میں ان کا پھر خدا سے کیا تعلق اور جنکو یہ مہذب کہتے ہیں انکو کیا سمجھے بیٹھے ہیں (گویا خدائی کا منصب تمام سب انکو دیدیا ہے) حب دنیا اور حب جاہ نے انکو اندھا کر دیا ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اپی ٹومی میں ایک مضمون ہے ایک علیگڑھ کے طالب علم کی طرف سے کہ آنحضرت صلعم بھی گناہ سے خالی نہ تھے اگرچہ اور انبیاء سے بزرگتر ہیں جنکے گناہ ان سے زیادہ تھے حضرۃ نے فرمایا کہ اصل میں یہ لوگ مذہب سے خارج ہیں خدا کا خوف مطلق نہیں صرف کہنے کا ہے۔

پھر وہابیوں کا ذکر چل پڑا ایڈیٹر صاحب الحکم نے بتلایا کہ شحنہ ہند نے وہابی لفظ پر محمد حسین مولوی کے برخلاف بہت کچھ لکھا ہے حضرت اقدس نے ان وہابیوں کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر اپنا سنایا کہ ایکدفعہ جب آپ امرتسر میں تھے تو غزنوی گروہ کے چند مولویوں نے آپکو چائے دی چونکہ حضرت اقدس کے داہنے ہاتھ میں بچپن سے ضرب آئی ہوئی ہے اور ہڈی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے بائیں ہاتھ سے پیالی لی تو اسپر غزنوی صاحبان نے فوراً بلا وجہ دریافت کئے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجھایا کہ آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پھر انکو اصل وجہ بتلادی گئی اسکے بعد ان لوگوں نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تصنیفات میں رسول اللہ صلعم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر نہ چاہیئے تھی ہم تو انکو اسیقدر مانتے ہیں جسقدر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ یونس بن متی سے بھی زیادہ نہیں ہے۔

جسمانی طور پر جسقدر ترقیات آجتک ہوئی ہیں کیا وہ پہلے زمانوں میں نہیں اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ ہوتے ہوتے پیغمبر خدا صلعم پر ختم ہوا خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں جب ان (وہابیوں) کی یہ حالت ہے تو پھر آنحضرت سے کونسی سچی محبت کر سکتے ہیں اور کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

فرمایا کہ میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جاوے اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلیگا میں ان کی مجلسوں میں بیٹھتا رہا ہوں ہمیشہ لفاظی کی بو آتی رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ انمیں نرا چھلکا ہے مغز بالکل نہیں ہے محمد حسین نے خود حدیث کی نسبت اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ بات لکھی ہے کہ ایک صاحب الہام یا اہل کشف صحیح حدیث کو ضعیف یا ضعیف کو صحیح قرار دے سکتا ہے کیونکہ وہ کشفی حالتوں میں آنحضرت سے اسکی تصحیح کرا لیتا ہے مگر تاہم میں نے یہ التزام رکھا ہے کہ میں اپنے کشوف اور الہامات پر عمل نہیں کرتا جبتک قرآن اور سنت اور صحیح حدیث اسکے ساتھ نہ ہو محمد حسین سے پوچھا جاوے کہ جب عبداللہ غزنوی احادیث میں اس طرح دخل دے سکتے تھے تو پھر حکم نے کیا گناہ کیا ہے کہ اسے ہر ایک رطب و یابس ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ شحنہ ہند نے جو مخالفت محمد حسین کی ہے اسپر فرمایا کہ جو لوگ اپنے نفسانی اغراض کے پرستار ہوتے ہیں انمیں دوستی نہیں ہوتی اگر ہو تو جلد جاتی رہتی ہے خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک قدوس ہے وہی دلوں میں پاکیزگی بھرتا ہے اور سینوں کو کدورتوں سے صاف کرتا ہے۔

شیخ فضل حق صاحب نومسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گذارہ کئے بعض وقت انکو ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جبتک خدا بھلائی نکرے جب انسان تقوےٰ اختیار کرتا ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا خدا پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا استقامت چاہیئے انبیاؤں کو جسقدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں اور یوں خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہوتا ہے

اسکے بعد تین احباب نے بیعت کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کی ہے اسپر آخر دم تک قائم رہو تب خدا راضی ہوتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ہم کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اسکو نجات دیگا اسلئے تقویٰ اختیار کرو ہماری جماعت دراصل مطعون تو ہو چکی ہے کہ مخالفین کا نشانہ بنی ہوئی ہے اسطرح سے طاعون اپنا کام اسمیں کر چکی ہے۔

ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت کہا کہ اگر بعض واقعات حقہ کو ناول کے پیرایہ میں بیان کیا جاوے تو یہ امر معیوب تو نہیں ہے فرمایا اس میں معصیت نہیں ہے مطالب کو سمجھانے کیواسطے ہمیشہ زید و عمرو و بکر کا ذکر فرضی طور پر کر لیتے ہیں خود تعزیرات ہند میں مثالیں موجود ہیں پھر نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ بڑی مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرۃ اقدس نے علی گوہر خان مرحوم کا جنازہ پڑھا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشاء مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل

اس لئے آج مغرب اور عشاء کی نماز حکیم صاحب حکیم نورالدین صاحب نے پڑھائی بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی کہ میں جاکر صرف چند روز گذرے ہونگا پھر وہ بہت پھر کر پنجابی نظم کے پیرایہ میں حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کر دنگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجھتے ہیں آپ ان کے لیے بہت مفید کام کر سکتے ہیں۔

پھر اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اپنی تصنیف بنام [illegible] کا مضمون سناتے رہے۔

جو کہ انہوں نے ایک عمدہ اور نئے طرز پر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے مطبع انوار احمدیہ میں طبع ہو رہی ہے نظم سننے کے بعد سید سرور شاہ صاحب نے لالہ بڈہا پا کی طرف سے یہ عرض کی کہ انکو انہوں نے ایک سوال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذاہب کے لوگ جو نیکی کرتے ہیں کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنا قانون ٹھیرایا ہوا ہے وہ کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے کہ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اور **من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اگر اسپر دلیل پوچھیں تو یہ ہے کہ نجات ایسی شئے نہیں ہے کہ اسکو برکات اور ثمرات کا پتہ انسانکو صرف مرنیکے بعد ہی ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں ملجاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند بالکل اس سے محروم ہیں، اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نکرے اور لاپرواہی سے نہ کہا وے تو وہ بہر حال اسکے فوائد سے محروم رہیگا یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ اون کے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں مگر جو لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ تو ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں پھر اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد میں ہو اور انسان کو انوار اور برکات سے حصہ نہیں ملسکتا جب تک وہ اوسیطرح عمل نکرے جسطرح خدا فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تھے جنمیں سے صحابہ نے بھی حصہ لیا پھر اسیطرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑھکر دلیل یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں برکات نہیں ہیں اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں رکھا ہوا کیا ہے ہندوں کو دیکھو بت پرست ہیں عیسائیوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکھا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہیں ہیں تو جب ہم اس کی آفتیں کر بینگے تو ثابت کر دینگے آریہ لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں خود کلام کا [illegible] ہونا اور یہ دعوےٰ کرنا کہ میں خدا سے ملتا ہوں [illegible] ہیں ہے کہا سے [illegible] دل جو شخص دعوےٰ کرتا ہے کہ بغیر خدا کے کلام کے [illegible] پاؤں گا وہ [illegible] نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتھ میں ہے وہی جسکے لئے چاہے اسکے دروازے کھولے خدا بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اسمیں لاکھوں پہل پہول ہوں مگر جب تک باغبان اجازت ندے تو کوئی اسمیں سے ایک پہل بھی نہیں کہا سکتا۔ اسیطرح بازاروں میں کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہیں اور ہزاروں ہوتی ہیں مگر مالک کی اجازت ہو تو کوئی لیوے اسیطرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حاصل کرنیکا ایک ہی طریق ہے اور یہ امر سے اسیطرح چلا آتا ہے اسمیں بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہیں سکتی +

انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے تقوےٰ بخشے جو دل پلید ہوتے ہیں انکا بیان ہی کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس آکر ایک کاغذ کا کبوتر بنا کر دکھا دے تو کیا اوسے ہم کرامت سمجھ لینگے بات یہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہو اور راست ہو اور تقوی ہو پھر نماز عشا پڑھکر حضرت اقدس تشریف لیگئے +

مورخہ ۵ ا نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر بوجہ مصروفیت اعجاز احمدی آج سیر پر تشریف نہیں لے گئے :

ظہر اسوقت حضرت اقدس اُن تائیدات الٰہی کا ذکر کرتے رہے جو کہ اب ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور اقبال کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف اعجاز احمدی کی تصنیف کو دیکھو جسے حضرت نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۵ تاریخ تک وہ ایک صف شکن حملہ کیطرح دشمن پر جا پڑی اس کتاب کی تصنیف کی جو کیفیت ہے ہم اُسے صفحہ قرطاس پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکھنے پر منحصر تھی جو لوگ ان ایام میں قادیان میں موجود تھے وہی اسے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور یہ خدا کا برگزیدہ کسطرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک آرام اپنی جان پر حرام کرتا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کی دین کا بول بالا کرنا کسطرح سے اس کا اوڑھنا بچھونا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگرچہ اس کی کیفیت بذریعہ آپکی تصانیف اور اخبارات کے ہر ایک اہل دلکو کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتی ہے مگر پورے طور پر اُسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قوموں میں شب و روز رہتے ہیں۔ رات کا عالم ہے لوگ اپنے اپنے گہروں میں لحاف لے کر سو رہے ہیں مگر یہ ایک خدا کا بندہ ہے کہ رات کے تین تین بجے تک چراغ جل رہا ہے کاغذ ہاتھ میں ہے قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے کنڈیاں لگائی ہوئی ہیں پھر یہ نہیں کہ اگر رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دن کو ایک آدھ گھنٹہ آرام کر لیں نہیں فجر کی نماز جو کہ آجکل ۵ بجے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی شکایت کسی قسم کوفت یا تکان کی زبان پر نہیں آتی پروف میں اور کاتب کاپی پر کاپی اور پروف پر پروف لا رہے ہیں آپ انکو دیکھتے ہی جاتے ہیں تصحیح بھی فرماتے ہیں اور لکھتے بھی جاتے ہیں بھلا اس معروفیت میں کونسی گھڑی ایسی نکل سکتی ہے جس سے دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور یہ اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں شکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے تلوار یا تیر کمان ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور مسیح کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لاوے کہ مضمون نویسی میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے غرضیکہ یہاں رہنے والوں کو اس قلمی جہاد کی کچھ کیفیت نظر آسکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا اپنے ایک بندے سے کرا رہا ہے اور اس دفعہ جو مضمون عربی کا آپکو زیر قلم تھا وہ اس وجہ سے ایک کٹھن اور سخت مشکل مضمون تھا کہ اس میں تاریخ کے طور پر ایک واقعہ حقہ کا بیان کرنا تھا یعنی مُد کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اسبات پر آپکو تحریک من جانب اللہ ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازیں حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بھی پسند نہ فرماتے تھے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان نشان بن گیا جس میں دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار ان مولویوں کے واسطے ہے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے

عصر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور انہیں فوری تیز جلابوں سے جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تھے انکا ذکر حکیم نورالدین صاحب کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب بمبئی میں طاعون کثرت سے پہیلی تو وہاں سے زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیر نے مجھے لکھا تھا کہ یہ ایک بارہا تجربہ شدہ اور مفید علاج اسکا دیکھا گیا ہے کہ طاعون کے آثار نمودار ہوتے ہی ۵ یا ۶ تولہ کے قریب مگنیشیا سالٹ مریض کو پلا دیا گیا ہے تو اُسے پھر بفضل خدا ضرور آرام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حسب الحکم حضرت صاحب اعجاز احمدی کا اردو حصہ مضمون کا شیخ یعقوب علی صاحب تراب بلند آواز سے پڑھکر احباب کو سناتے رہے پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

احمدیہ سلسلہ اور اسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی امروہہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اعجاز احمدی کے نام سے احمدیہ مشن کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا اسمیں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اسکے عربی قصیدہ کی نظیر بیس دن میں پیش کریں اور اردو دیباچہ میں جو دلائل درج ہیں انکو توڑ کر دکھلا دیں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی قصیدہ میں اُن تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مدہ کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی مفر اس سلسلہ مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اعجاز احمدی کا اُردو البدر کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۱۴ر شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء

جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہر جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُد ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی [illegible] سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کیطرف توجہ دلائی تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ اسے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنیوالوں پر جسمیں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ انکے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی آیت کریمہ **وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث **ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا** نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو **قرآن** اور **حدیث** میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ **نشان** ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دیگئی تھی کہ مسیح موعود کیوقت میں **طاعون** پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور **ذو السنین** ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کی شرقی سمت میں اسکا ظہور ہو اور نیز وہ **صدی** کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ **صلیب** کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑی بڑی **نشان** دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ بارہ برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی اسکی طرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریر لوگوں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تھی اور پیشگوئی اصلی نہیں کی گئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جیسا کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں جسکا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا ہے لکھا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تھا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکھا تھا سو اُسکو پیشگوئی کرنے کیوقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے **رجوع** نہیں کرو گے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤ گے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ **رجوع** نہ تھا اور کیا اُسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اُس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ **غلام حسن** صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی اور میاں **غلام نبی** صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اُسکا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل **ترساں اور لرزاں** ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے **قسم** نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں **جواز قسم** ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی۔ اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ **وہ ڈر گیا**۔ پس کیا ابتک دجال کہنے کے قول سے اسکا **رجوع** ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہہ کے پکارا اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اُسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اُسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی **لعنت** ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اُسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اُس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہانتک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک **محضر نامہ** تیار کر کے لکھدیا کہ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں سے تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بھائیوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اُس محضر نامہ میں بہت سے ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک راستباز کے انکو سنکر آنسو جاری ہو جائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر

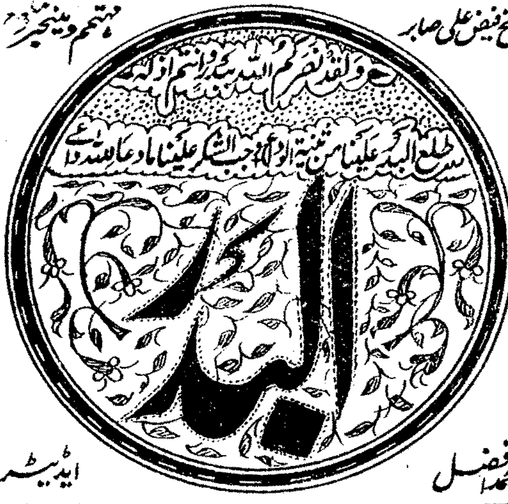
([illegible])

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسوله الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

محمد افضل ایڈیٹر



ضوابط اشتہار و قیمت

نمبر ۵ و ۶ || قادیان دارالامان - ۲۷ شعبان و ۴ رمضان ۱۳۲۰ ھجری مطابق ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ عیسوی بروز جمعہ || جلد ۱

البدر

اب کی دفعہ نمبر ۵ اور ۶ کا البدر ایک ساتھ شائع ہوتا ہے ہمیں شک نہیں کہ ہمارے بعض احباب کے دلوں میں اس التوا اور بے نظمی کی نسبت مختلف خیالات پیدا ہوئے ہوں مگر جب انکو اصل حقیقت سے خبر ہوگی تو امید ہے کہ وہ احباب ہمیں معذور قرار دیں گے۔ نمبر ۳ اور ۴ کے التوا کے باعث تو انہی نمبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہونگے۔ نمبر ۵ کی نمبر ۶ کے ساتھ شائع ہونیکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار محمد افضل شہر سیالکوٹ کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ میں ایک شہادت ادا کرنے کیواسطے طلب کیا گیا تھا اور ۱۹ نومبر سے لیکر ۲۰ نومبر تک وہ سفر میں رہا اور منیجر صاحب شیخ فیض علی صابر جنکی طبیعت عرصہ سے علیل تھی انکی عدم موجودگی میں علالت طبع کے باعث پوری توجہ کارگذاری میں نہ مصروف کرسکی اور ساتھ ہی کاتب کو بھی عدیم الفرصتی کی شکایت تھی چنانچہ گذشتہ اوراق نمبر کا ملاحظہ کرنیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ مختلف خطوں میں اخبار لکھا ہوا ہی یہ اصل باعث التوا کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس میں حتی الوسع ہماری اپنی غفلت اور کسل کو دخل نہیں ہے اور ہیرا یہی خیال ہے کہ انسان اسوقت بیشک عند الله اور عند الناس قابل مواخذہ ہوتا ہے جبکہ وہ دیدہ و دانستہ یا اپنے نفسانی اغراض کے لئے دوسروں کے حقوق کی پوری نگہداشت نکرے سو ہم خدا تعالی سے اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے احباب سے پختہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء الله ہم دیدہ و دانستہ کسی ایسی شکایت کا موقعہ نہ دینگے ملں یہ امر بھی ہمارے احباب کے غور اور توجہ کے قابل ہے کہ قادیان ایک ایسا قصبہ ہے جس میں اخبار کے اجرا کے واسطے ہمیں ہر ایک ادنی سے ادنی شے امرتسر وغیرہ مقامات سے منگوانی پڑتی ہے اور چونکہ سردست البدر کی ابتدائی حالت ہے اور ابھی تک پورے ۵۰۰ خریدار بھی نہیں ہوئے کہ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال لیویں کہ اگر اسمیں ہمیں منافع نہیں تو نقصان بھی نہیں ہے بلکہ ہمیں واضح طور پر کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہمیں اس میں اسطرح سے نقصان ہی کہ خواہ البدر کے خریدار ڈیڑھ سو یا دو سو ہیں مگر ہمیں بہرحال ہفتہ وار ۳۵۰ چھاپنا پڑتا ہے اور پریس وغیرہ کے روزانہ اخراجات کی زیرباری ہے۔ ہم خدا تعالی پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ہماری تمام موجودہ مشکلات کو رفع کردے اور یہ امر اُسکی رحمت سے بعید نہیں ہے مگر چونکہ ہماری کارگذاری ایک دینی اور قومی خدمت کے رنگ میں ہے اس لئے ہم اسی موجب بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے احمدی بھائیوں کو بار بار اسطرف توجہ دلاویں کہ وہ اسکی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور اسی نتیجہ کا حاصل ہو چونکہ البدر ایک لحاظ سے ازاں خادم احمدی قوم کا ہے اس لئے اسکی حوصلہ افزائی کیطرف ایک احمدی ممبر کا ضرور خیال ہونا چاہیئے۔ جس حالت میں دین ایک ایسی شے ہے کہ اسکی طرف عوام الناس کی توجہ بہت کم ہے تو ضرور ہے کہ اُس کے لوگوں تک پہونچانے میں حتی الوسع آسانی کی جاوے تاکہ اسکی باتیں سننے کے واسطے لوگوں کو اُسپر خرچ کرنا گراں نہ گذرے ہم کسی اہل فارس کا کیا قول نقل کریں آجتک تمام انبیاء جنہوں نے دینی خادم ہونیکا دم بھرا ہے وہ بار بار پکار کر یہی صدا دیتے رہے

لا اسئلکم علیه مالاً ان اجری الا علی الله

کہ ہم اس دین کیواسطے تم سے کچھ طلب نہیں کرتے ہمارا اجر الله تعالی پر ہے اور اسوقت ہمارے سامنے ایک زندہ نظیر بھی موجود ہے کہ ہمارا امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کی باتیں کسطرح مفت لوگوں کو بتلا رہا ہے اور کسطرح ہزارہا کتب و اشتہار آجتک لوگوں کو مفت دئے گئے ہیں پس ہمارے لئے یہ ایک بڑی شرم کی جگہ ہوگی کہ اگر ہم دین کی خدمت اشاعت اور تبلیغ کے مدعی بنکر ایک اجر عظیم لوگوں سے چاہیں اور دین تو خود آسانی کا نام ہے خدا تعالی فرماتا ہے یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر خدا تعالی نے اس لئے یہ تمام قوانین وضع کئے ہیں کہ لوگ جو اپنی وضع کردہ طرز عبادات اور رسم رواج سے طرح طرح کے مشکلات میں پڑگئے ہیں اُس سچے مذہب کے پیرو بنکر اُن تمام مشکلات سے نجات پاویں غرضیکہ اسی قسم کے تمام وجوہات کو مدنظر رکھکر ہم نے اس اخبار البدر کی قیمت عہ رکھی ہے اور بفضل خدا ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اگر اسکی اشاعت ایک ہزار تک ہو جاوے تو ضرور اسکی قیمت کم کردیجاوے یا اسکے صفحوں کی تعداد بڑھا دیجاوے۔

ایک صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ کیوں البدر میں دیا جاتا ہے ان کو اس بات کا علم نہیں کہ اس کتاب کی بہت تھوڑی جلدیں ایک محدود وقت میں چھپکر شائع ہوئیں اور احمدی احباب مختلف مقامات اسکے لئے ترسپ رہے ہیں

ام الصبیان یعنے مرض اٹھرا

پوست ہلیلہ - پوست بلیلہ - پوست آملہ - فلفل - دار فلفل - گیرو - صندل سفید - صندل سرخ - برگ نیم - برگ مہندی - منجیٹھ - کچور - اصل السوس - اجوائن - ہڑ بھی ان سبکو باریک پیسکر ۴ ماشہ عمل نیر عورت ایک ایک سرخ صبح شام ہر روز کہا دے

مورخہ ۱۶- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

فجر و سیر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی اور سیر کے لیے حضرۃ اقدسؑ تشریف نہیں لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر کچھ عرصہ مجلس کی مولوی محمد احسن صاحب امروہی ایک نظر اعجاز احمدی پر کر رہے تھے چونکہ کتاب راتکو چھپی تھی اس لیے بعض جگہ لہو کاتب سے غلطی رہ گئی تھی اور بعض جگہ نکتہ وغیرہ لگانا یا دور کرنا رات کو اندھیرے میں رہ گیا تھا اس کے اوپر تذکرہ ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ کوئی غلطی نہیں ہوا کرتی کیونکہ ساتھ ہی ترجمہ ہے اور اگر کوئی لفظ عربی ہے اور نکتہ وغیرہ کی غلطی ہے تو نیچے ترجمہ اُسکی صحت کرتا ہے اور اگر ترجمہ میں کوئی غلطی صحت سے رہ گئی ہے تو پھر اصل عبارۃ عربی موجود ہے اُس سے اُسکی صحت ہو جاتی ہے پھر نماز پڑھ کر حضرۃ اقدسؑ تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی۔

مغرب و عشاء اسوقت اعجاز احمدی کے بارہ میں اور اُس کے اثر کے متعلق مختلف احباب ذکر اذکار کرتے رہے پھر مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے اپنا رسالہ منظوم کا مضمون سنایا پھر سید عبد اللہ صاحب عرب نے حضرۃ اقدسؑ سے دریافت کیا کہ میرے اطراف میں درد ہوتا رہتا ہے طاعون کا خطرہ ہے اگر حضور اپنا کرتہ عطا فرماویں تو میں اُسے پہنے رہوں حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ ہم کرتہ تو دیدینگے مگر بات یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا کرتہ نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی دیکھو میں جانتا ہوں کہ گو باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعۃ کی اس ذلت کی موت سے حفاظت فرمائیگا مگر رسمی مسلمان یا بیعۃ والے کا کوئی ذمہ وار نہیں ہے جبتک ہمارے ساتھ ان کو حقیقی تقویٰ نصیب نہ ہو ایک مسلمان شخص نے ایک یہودی کو کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُس یہودی نے کہا کہ تو اگرچہ مسلمان ہے مگر تو کوئی عمدہ آدمی نہیں ہے اس لیے تم صرف صورۃ پر ناز نہ کرو بلکہ حقیقۃ کام آتی ہے سنو ہمارے ہاں ایک دفعہ ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام خالد رکھا گیا جسکے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا اور پھر اُسی دن اُسے دفن کر آئے وہ مر گیا اور خالد کا لفظ اُس کے کوئی کام نہیں آیا اسی طرح ہمیشہ انسان کے کام میں حقیقۃ اور روحانیت ہی کام دیگی میرا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ ہماری جماعۃ میں جو سچا تقویٰ اور طہارۃ رکھتا ہے اور خدا سے اُسکو سچا تعلق ہے پھر طاعون کی ذلت کی موت سے مارا جاوے اگرچہ طاعون مختلف وقتوں میں آتی رہی ہے مگر ہر زمانہ کا حکم الگ ہے اگر پہلے بعض وقتوں میں ایسا کوئی آدمی نہ تھا جو اسوقت تم میں بولتا ہے میں ایسے وقت اللہ تعالیٰ فرق کرنا چاہتا ہے اور وہ شخص تو ندہ اُٹھاویگا جو خدا کے منشاء کو سمجھکر سچی تقویٰ اختیار کریگا اور ضرور ہے کہ فرق نہ رہے گا خدا نے ہمیں خوب سمجھا دیا ہے کہ جو ہول سعی اور غرق کرنیوالے ہیں ان سے یہ عذاب خدا نے پھیر دیا ہے اس لیے ایک متقی کب اسمیں شریک ہو سکتا ہے اگر ہماری جماعۃ میں سے کوئی موت طاعون کی ہو تو ہمیں ماننا پڑیگا کہ اسمیں کوئی نوع غفلت کی تھی میرے وہم اور خیال میں ہی کبھی یہ بات نہیں آتی کہ خدا بدظنی کی جاوے اور وہ مخلف الوعدہ ہو اس لیے راتوں کو اُٹھکر دُعائیں مانگو اور اسطرح سے اپنے اردگرد ایک دیوار بنا لو خدا رحیم کریم ہے وہ اپنے خاص بندہ کو ذلت کی موت کبھی نہیں مارتا اگر (خدانخواستہ) کوئی ہماری جماعۃ سے تو وہ ذلت کی موت اُسنے ہوتی کیونکہ اگر ہم اشتہار نہ دیتے تو کسیکو اعتراض کا موقع کب ملتا مگر اب تو ہم نے خود مشتہر کیا ہے اسلیے لوگ ضرور اعتراض کرینگے پس تمکو چاہیے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو مجھے اُمید ہے کہ جو پورے طور پر دردوالا ہوگا اور جسکا دل شرارۃ سے دور نکل گیا ہے خدا اُسے ضرور بچاویگا توبہ کرو توبہ کرو مجھے یاد ہے کہ ایکمرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اُردو زبان میں **آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے** حقیقۃ یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اُسپر طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اُٹھاویگا اپنے نفس سے اُٹھاویگا اگر تم خدا سے صفائی نہیں کرتے تو کوئی طبیب تمھارا علاج نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دوا فائدہ بخش سکتی ہے یہ ذمہ داری صرف خدا کا فعل ہے دل کا پاک صاف کرنا بھی ایک مدت ہوتی ہے جبتک انسان محسوس نہ کرے کہ میں اب وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا تب تک اُسے سمجھنا چاہیے کہ مجھ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جب اُسے معلوم ہو کہ اب میں گندی زندگی سے اور طول امل سے بہت دور آ گیا ہوں تو سمجھو کہ اب میں نے تقویٰ پر قدم رکھا ہوا ہے نفس بہت دھوکے دیتا ہے بیگانہ مال کی خواہش رکھتا ہے حسد کے دوسرے کے مال کا زوال اور نقصان چاہتا ہے تو یہ باتیں آخری اور نفس سے نکلی ہوتی ہیں اور یہ وہی آخری وقت ہے خدا کا خوف ایسی شے ہے کہ انسان کو حصتی کر دیتا ہے۔

نماز عشاء حضرۃ گذار کر پھر شہ نشین پر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے اُس سے مجھ سخت بدبو آتی ہے میرے پاس آ کر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے میں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں۔

۱۷- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی **سیر** حضرۃ اقدسؑ ۸ بجے کے قریب سیر کے لیے تشریف لائے اور قادیان کی شرقی طرف تشریف لے چلے اعجاز احمدی کا ذکر ہوتا رہا کہ یہ مخالفوں پر اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں ہاں بعض یہ کہیں گے کہ اگر ہم چاہیں تو لکھ سکتے ہیں اسپر نواب خانصاحب نے ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر سنایا کہ دہلی میں ایک مولوی نے اعجاز المسیح کو دیکھکر یہی کہا تھا کہ اگر چاہیں تو ہم لکھ سکتے ہیں مگر کون وقت ضائع کرے۔ حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ وہی مثال ہے کہ ایک شخص نے مشتہر کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو شیر کو لیتی ہے شرطیکہ وہ چاہے اسطرح یہ گوارا نہیں کرتی یہی تو حیلہ ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ بھی ہمارے تمام رسالوں کا نچوڑ ہے مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ حضور رنگ دوسرا ہے۔ پھر فرمایا کہ ابھی کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت کے کون کون پوشیدہ لوگ انکی درمیان ہیں وقت آویگا تو سب آ جاوینگے اسکی مثال ایک شرابی کی مثال ہے کہ وہ جبتک بیہوش ہوتا ہے تو سب کچھ کہتا رہتا ہے پھر جب ہوش آئی تو سنبھل جاتا ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی حسد و تعصب کی شراب کی بیہوشی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ گو محمد حسین بٹالوی آخرکار ہماری جماعت میں داخل ہوں مگر ان پچھلی تصانیف اور دیگر تحریر جلد میں جو کچھ انکی گت بن چکی ہے وہ صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ تمام انکی گناہوں کا کفارہ ہو جاویگا خدا کی شان ہے کہ جو آزار (ذلت پہنچانے) اُسنے ہمارے لیے سوچے تھے وہ تمام اُسپر اُلٹے پڑے خود اُسکی اپنی جماعۃ میں اُسکو عزۃ نہ ملی۔

فرمایا کہ خدا کی قدرتیں عجیب ہیں جسکو چاہے عنایت کرکے یہ تمام اس کی لہریں ہیں انسان کی غلطی ہے کہ ادھر اُدھر ہاتھ مارتا ہے جسقدر وہ لینا چاہتا ہے خدا تعالیٰ قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچا دے کوئی دوست کسی کی ایسی پاسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے اسکے **خلق** اسباب میں عجیب مزہ آتا ہے قتل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کہ کسطرح اللہ تعالیٰ نے سب میں پھوٹ ڈالدی میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھی آ دوچار دفعہ بھی ہرگز نہ کوسی کیونکہ اگر خدا کو یہ راضی کرتا ہے تو وہ خود اُسکے دلکو اُسکی طرف پھیر دیگا سب کچھ اُسی کے پنجہ میں ہے جسطرف چاہے پھیر دے اس رنگ میں ایک مزہ وجودی مذہب کا آ جاتا ہے مگر اسکا قدم خدا آگے پھسلا ہوا ہے لیکن اگر یہاں تک قدم نہ پڑے تو پھر توحید کا بھی مزہ نہیں آتا۔

ہماری دوگونکو شبہات پڑ گئے ہیں اسلیے وہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ غفلت کا حصہ رہجاتا ہے۔ اسی طرح خدا چاہتا ہے کہ یہ لوگ سمجھ لیویں جسطرح نوح کے زمانہ میں اُسکے بیٹے نے کہا تھا کہ میں پہاڑ کی پناہ میں آ گیا ہوں اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ٹیکہ کی پناہ میں طاعون سے آ جاوینگے سب سے زیادہ ضروری شے **خدا کی ہستی پر یقین ہے بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں ہیں** + + + + + + + + + + + +

+ + + خدا تعالیٰ نے کہا کہ چلو ذرا ہم ہی چلو چلیں اگر لوگ آج ہی توحید پر قائم ہو جاویں تو آج ہی یہ بلا جاتی رہتی ہے خدا ان کے اعمال کو دیکھتا ہے کہ توحید پر وہ قائم ہیں کہ نہیں بہت سے عمل توکل کے برخلاف توحید کے برخلاف ہوتے ہیں خواہ وہ کسیطرح سے **لا الہ الا اللہ** کہیں مگر وہ اسمیں جھوٹا ہوتا ہے اور یہ بھی فسق ہے آجکل جسقدر اسباب پر بھروسا ہے اُسکی نظیر زمانہ سابق میں نہیں ملتی اگرچہ اُن وقتوں میں فسق و فجور ہوتا تھا مگر خدا کا خوف بھی دلوں میں ہوتا تھا ایکوقت آتا ہے کہ لوگ **یا مسیح الخلق عدوانا** کہیں گے مگر اُسوقت وہ سب **ناس** ہی رہجائینگے جیسے **رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا** مگر ایسی حالت میں ان لوگوں کو ایمان جیداں فائدہ نہیں دیتا خدا فرماتا ہے **قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانہم** اس سے **طلوع الشمس من مغربہا** کی حقیقۃ بھی معلوم ہوتی ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ توبہ قبول نہ ہوگی بلکہ خدا اپنے فضل سے بخشے تو بخشے انکی توبہ کوئی حقیقت نہ رکھیگی یہ امر خدا کے اختیار میں ہوگا جیسے فرمایا **الا ما شاء ربک** اور بہشتوں کے متعلق ہے **عطاء غیر مجذوذ**

طاعون بھی مامور ہے اسکا کیا قصور جیسے اگر ایک شخص سپاہی ہو تو خواہ اُسے اپنے بھائی حقیقی کے نام وارنٹ ملے تو اُسے اسکو گرفتار ہی کرنا پڑے گا کیونکہ فرض منصبی ہے میں تو خدا کا شکر کرتا ہوں کہ لوگوں کو سیدھا کرنیکا وقت اب آگیا ہے خدا کی رحمت عظیم ہے کہ اُس نے خود ہی ایک تازیانہ مقرر کر دیا کہ یہ لوگ غافل نہ رہیں اب یہ لوگ نکمّے نہ رہے بلکہ مجذوب ہو گئے کیونکہ خود خدا نے دستگیری کی۔ ہماری جماعت میں ہماری طرف سے نصائح کا سلسلہ تو جاری تھا مگر اُسکا اثر کچھ کم ہی ہوتا تھا اب اُس نے طاعون کا تازیانہ چلایا کیونکہ طاعون کو دیکھکر ان لوگوں کے دل متاثر ہونگے اور اُن نصائح کو خوب موقع پر سمجھیں گے اب ان لوگوں کے لیے ایک عمدہ موقع ادویا اور اصفیا بننے کا ہے ورنہ آرام کے زمانہ میں ان نصائح کا کیا اثر ہوتا۔ بعض وقت انسان مار کھانے سے درست ہوتا ہے اور بعض وقت مار دیکھنے سے زنا کی سزا کے لیے بھی خدا نے کہا ہے کہ لوگوں کو دکھا کر دیجاوے اسیطرح دوسروں کا تازیانہ پڑتا ہے اور ہماری جماعت دیکھ رہی ہے بہت سے آدمی تھے جنہوں نے ہمارے منشا اور ارادہ کو آجتک نہیں سمجھا تھا مگر اب خدا انکو دوسروں کو تازیانہ لگا کر سمجھا رہا ہے۔ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طائفہ میں کوئی کسر ہوگی اسکی اصلاح اسطرح سے ہو جائیگی کہ دوسروں کو سزا ملتی دیکھکر اپنی اصلاح کر لیں گے اور ہمیں کُل مومنوں کو بھی نہیں کہا بلکہ ایک طائفہ کو کہا ہے۔

زلزلہ‌ات میں خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔

سرگرمی انسان کے اندر ہو تو ایمان رہتا ہے ورنہ نہیں کا فور کیسا کام دیتا ہے اس لیے رکھتے ہیں کہ کافور نہ اُٹھے اسکی وجہ یہی ہے کہ کالی مرچیں تیزی ہوتی ہے وہ اُسے اُڑنے سے بچا رکھتی ہے فقط پھر کچھ مختلف ذکر ہوتے ہوتے مکان قریب آگیا اور حضور السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر عصر و عشا ظہر کے وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آپ کی طبیعت ناساز تھی اور کچھ سردی سی لگتی تھی ارشاد فرمایا کہ نمازیں جمع کر لی جاویں۔ چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور عشا کیوقت بوجہ علالت طبع حضرت اقدس تشریف نہ لاسکے۔

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بعد نماز فرمایا کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اسکا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اسمیں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ پھر اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کشمیر کے لیے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں میں نے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب ابھی تیار ہو۔ سنکر مولوی مبارک علیصاحب تیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں مگر میں مقبرہ بہشتی میں ہر کسی کی جگہ بھی نہ تھا کہ میں نے کہا کہ خلیفہ نور الدین کو بھی ساتھ بھیجدو یہ خواب حضرۃ نے سنایا اور فرمایا کہ اس سے پیشتر میں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کے لیے ایک الگ قبرستان ہونا چاہیے سو خدا نے اُسکی تائید کر دی اور یہ بھی کہ معنی بشارۃ کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی کشائش ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائیگا وہ قطعی بہشتی ہے

ظہر و عصر ان دونوں وقت میں حضرۃ اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔ ایکوقت مجلس کی اور چند ایک احباب معہ مولوی عبد الستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے اُن سے ملاقات کی اُن کے تحفے تحائف لیکر جو انہوں نے حضرۃ اقدس کے بطور نذر پیشکش کیے تھے فرمایا کہ انکا آنا بھی ایک نشان ہے اور اُس الہام یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کو پورا کرتا ہے پھر فرمایا کہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں نماز مغرب پھر ہی پڑھی جاوے۔

مغرب و عشاء مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس حسب معمول مسجد مبارک کے شمال و مغربی گوشہ میں بیٹھ گئے ڈاکٹر رحمت علیصاحب کے حقیقی بھائی اور خواجہ احمد صاحب افریقہ سے تشریف لائے تھے حضرت اقدس بعد ملاقات ڈاکٹر صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ پھر فجر کی خواب پر حضرۃ اقدس اور اصحاب کبار ذکر کرتے رہے فرمایا کہ کشمیر میں مسیح کی قبر معلوم ہونے سے بہت قریب ہی فیصلہ ہو جاتا ہے اگر سب جھگڑے طے ہو جاتے ہیں اگر فراست نہ بھی ہو تو بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ آسان بات کونسی ہے اب آسمان پر جانیکو کون سمجھے جو باتیں خبر دی جاتی ہیں وہی صحیح نکلتی ہیں آجتک خدا کے اعلام سے اسکے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا تھا (مگر اب خود ہی اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا۔) اب تخم ریزی تو ہو گئی ہے امید ہے کہ کچھ اور امور بھی ظاہر ہونگے عادۃ اللہ اسیطرح ہے۔ یہ خواب بالکل سچا ہے اور اسکے ساتھ کسیطرح کی آمیزش نہیں ہے مجھے اُسوقت جوش میں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا عظیم الشان کام ہے جیسے کسیکو لڑائی پر جانا ہوتا ہے اسے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ہماری فراست نے خطا نہیں کی یہ عقدہ اللہ تعالیٰ حل کر دے تو صدہا برس کا کام ایک ساعت میں ہو جاتا ہے اور عیسائیوں اور ان مولویوں کے گھر دونوں میں ماتم پڑ جاوے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پھر تو سارے انگریز رجوع باسلام ہو جاویں فرمایا دنیا میں ایک حرکت ہو اسکی مثال تو یہ ہے کہ جیسے تسبیح کا دانا نکلجاوے تو باقی بھی نہیں ٹھہرتے خواہ پادری پیٹتے ہی رہیں تمام انگریز ٹوٹ پڑیں اللہ تعالیٰ کے داؤ ایسے ہی ہوتے ہیں مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ پھر ڈوئی کا اخبار آپنے سنا اور فرمایا کہ پگٹ کی شہرت ڈوئی سے بہت زیادہ ہے۔ نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

---

۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرۃ اقدس قریب ۸ بجے کے سیر کے لیے تشریف لائے کُل احباب ہمراہ تھے اعجاز احمدی کے متعلق ذکر شروع ہوا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے فکر میں کوئی استدعا نہ تھی حضرۃ نے فرمایا کہ خود انکا خط موجود ہے پھر مختلف امور کے خیال کا فوٹو مختلف احباب کھینچتے رہے۔

یَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔ اس آیت پر فرمایا کہ ان مولویوں کی شرم ہی ہوگی کہ اُبْعَثُ کا لفظ کیوں آیا؟ حق کہ اُنْزَلُ کا لفظ ہوتا۔

اسکے بعد مسٹر پگٹ کا ذکر ہوا کہ ان لوگوں کو اسلیے دعویٰ کرنیکی جرأت ہو جاتی ہے کہ قوم نے مان لیا ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ مسیح آوے ورنہ کثرت رائے قوم کی اسطرف نہ ہوتی کہ وقت آگیا ہے تو یہ دعویٰ نہ کرتا شیطان کے بھی مظہر ہونے میں شیطان نے اس زمانہ میں اپنے مظہر کے لیے پگٹ کو ہی پسند کیا ہے۔

ذزمانہ تصویر کی ان لوگوں کے بالمقابل کسقدر حاجت ہے ہر ایک رزم بزم میں آجکل تصویر سے اثر ڈالا جاتا ہے پگٹ کی بھی تصویر شائع ہوتی ہے فوٹو کے بغیر آجکل جنگ ناقص ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسطرح ہتھیار مخالف لوگ طیار کریں تم بھی ویسے ہی طیار کرو اس سے فوٹو کا جواز ثابت ہے بندوقوں اور توپوں سے جنگ کرنیکا جواز بھی اسیطرح کیا گیا ہے ورنہ آگ سے مارنا تو حرام ہے جناب صدیقہ محرک اور بسندعی ہوتی ہے یا اس کے متعلق الہام ہوتا ہے اس معاملہ پر تصویر کی حرمت کی سند پیش کرنی حماقت ہے جبرئیل نے حضرت عائشہؓ کی تصویر آنحضرتؐ کو دکھائی مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ سلیمانؑ کے وقت میں بھی ایسی ہی ضرورت پیش آئی ہوگی + + + + + + + حضرۃ اقدس نے فرمایا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا ایک حرمت حقیقی ہوتی ہے ایک غیر حقیقی جو غیر حقیقی ہوتی ہے وہ اسباب داعیہ سے اُٹھ جاتی ہے۔

راستہ میں ایک سائل بلک بلک کر سوال کر رہا تھا فرمایا ایک یہ بھی انسان ہے اور ہم بھی ایک انسان ہیں کیطرح گھر گھر دروازہ پر گرتا اور سوال کرتا ہے اگر خدا کیطرف رجوع کرتا تو ایسا کیوں رہتا مصرعہ کی توانند مسیحا کی توانند شد بیمارہ

. . . .

. . . .

. . . .

پگٹ کے نام کا جو حصّہ ہے اسمیں خنزیر کے معنی پائے جاتے ہیں اب دیکھیں کہ . . . . . . عیسائیوں کا خدا آسمان پر جاتا ہے کہ زمین میں دفن ہوتا ہے۔ دراصل خدا کو اُن لوگوں پر سخت غیرت ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اسکی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ ایسے لوگ ہوں۔ اس جانب تو موسیٰ اور دوسرے کُل نبی معاذ اللہ اسکو (پگٹ) بہتر ہوئے اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک ہی سلطنت کے نیچے دو مدعی ایک جھوٹا ایک سچا جیسے طاعون ہمارے مفید پڑی ہے ویسے ہی پگٹ نے گردن نکالی ہے جو کچھ اول مقرر ہو چکا ہے ضرور ہے کہ وہ تمام ظاہر ہو جاوے۔

ڈوئی کے ذکر پر فرمایا کہ جو دولت کی مشکلات میں پھنسا ہے اُسے دین میں کب راہ ملتی ہے۔

سوائے عربی کے کوئی اور ایسا علم نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اُسمیں کلام کرے تو پھر ہر ایک امر کا فیصلہ ہو سکے یہ عربی ہی وہ کلام ہے پھر مکان قریب آیا اور حضرۃ السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر و عصر ان اوقات میں حضرت اقدس صرف نماز باجماعت ادا کر کے تشریف لے گئے۔

کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دیکر بخشوائے بڑی بیوقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اسد رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گذارہ نہ ہوتا جیسے انسان کے عمل سے بیشمار ہزاروں اشیاء اُسکے نیو ضعبہ بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔ گناہ کی حقیقت نہیں ہے کہ اُس نے گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس بعد گناہ کی معافی سوجھے جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت توبہ پریشانی کا یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُسکے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں زہر ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور ہلاک ہو جاتا توبہ اُسکی تلافی کرتی ہے کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصوم بار استغفار کرکر تو ہمیں کیا کرنا چاہیے گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اُس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑیگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہدیتا ہے کہ ہم نے تجھکو بخشدیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر اس کے یہ معنی ہیں کہ اُس کے دلکو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع برا معلوم ہوگا جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھکر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے اسیطرح وہ انسان بھی گناہ کی حرص نہ کرے گا جسے خدا نے بخشدیا ہے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اسمیں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھدیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے

گناہ کرنیوالا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے دعا تریاق ہے آخر دعاؤں سے دیکھ لیگا کہ گناہ اُسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوبکر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور اُنکی تاثیرات سے منکر ہو جاتے ہیں۔ یہ تو یہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور بیعت کی جز کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اسیطرح سے اس پیوند سے بھی اُسمیں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اُس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اُسکے ساتھ سچا تعلق ہو خشک شاخ کیطرح نہ ہو اُسکی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے جس قدر یہ نسبت ہوگی اُسی قدر فائدہ ہوگا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسیوقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اُسکے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرۃ صلعم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے اُنکو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اسلیے ظاہری

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُن کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اُسکا شکوہ اور افسوس بیفائدہ ہے محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیے جہانتک ممکن ہو اُس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو طریق میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکہ ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی راستبازی اور عبادت کیطرف جھکنا چاہیے۔ اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہیے (مجھے پتہ لگا ہے کہ یہ تقریر حضرۃ نے اُسوقت فرمائی تھی جبکہ نواب خان صاحب تحصیلدار نے حضور سے بیعت کی تھی۔ ایڈیٹر)

۲۹ - نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔ و رمضان کا دن ایک بڑا مبارک دن تھا کہ حضرۃ کی طبیعت بالکل درست تھی۔

سیر - منجملہ کے بعد حضرۃ اقدس سیر کے لیے تشریف لائے اور احباب ہمراہ تھے گذشتہ شکوہ جو ٹیکہ طاعون کے خطرناک نتائج سے دل ملتان گزٹ اور پایونیر کے حوالہ سے حضرۃ کو سنائے گئے تھے کہ ملک وال مقام میں ۱۹ موتیں ٹیکہ کے لگنے سے ہوئیں اُسپر ذکر ہوتا رہا کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی کشتی رحمت ہے ہماری کشتی تو ہمیں صاف کہا ہوا ہے کہ اگر آسمانی ٹیکہ کے علاوہ اور اُس کے مقابلہ پر کسی اور طرح سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہو تو ہمارا دعویٰ جھوٹا ورنہ سچا ہے ٹیکہ کے انتظام پر گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ صرف ہوا ہے ..... اسمیں بھی خدا کی حکمت ہے کہ ہماری کشتی نوح پر بڑے بڑے متعصب اخبار نے جیسے کہ مصر کے اللواء نے بھی مخالفت میں مضمون درج کیا کیا اب اُنکی روسیاہی ہوئی یا نہیں۔ حق کا رعب ایسا ہوتا ہے کہ منہ بند ہو جاتے ہیں کیا اب دیکھیں کہ اللواء کیا لکھے گا اور اب بھی شرمندہ ہوگا کہ نہیں۔ ایکدو دن اور ٹھہر جاویں اور دیکھ لیں۔ (حضور) طبیعت ٹھیک ہو جاوے تو ان موتوں کے مفصل حالات دریافت کرکے پھر اللواء کو پیش کیا جاوے کیونکہ یہ اُس کے لیے ایک بڑا تازیانہ ہوگا۔ یہ اللہ کی طاقتیں ہیں اور اُسی کا کام ہے تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلہ کی تائید میں اسقدر کثرت سے زور دے رہا ہے اور پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں یہ بھی ایک عادۃ اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب سے نشانات کو ہیجان ہوتا ہے جب اُنکی تکذیب ٹھنڈی ہو جاویگی تو یہ نشانات بھی ٹھنڈے پڑ جاوینگے برسات میں جسقدر گرمی زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر بارش زور سے ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوۃ کا نظارہ دکھلا دیا ہے کیا کیا کچھ کیا ہے ہماری تائید میں آسمان کو چھوڑا نہ زمین کو مگر ان لوگوں نے کسی بات سے فائدہ نہ اُٹھایا ہمیشہ سے ان لوگوں کا خیال تھا کہ مہدی کے سر پر کوئی آیا کرتا ہے ہمیں بھی بیس سال گذر گئے مگر آجتک انکی سمجھ میں نہ آیا اب تو قیامت کا سا سماں باقی ہے اور تو کوئی کسر باقی نہیں۔ ایک مخالف نے ایکدفعہ مجھے خط لکھا کہ آپکی مخالفت میں لوگوں کی کچھ کمی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں یہ تائید کیوں ہوتی ہے۔ ایمان کی لذت بھی یہی ہے کہ خدا کی نصرتوں کو انسان آنکھوں سے دیکھ لے تب آنکھیں کھلتی ہیں جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ سچ یہی ہے تو پھر اُسپر مرنے کو بھی طیار ہو جاتا ہے جبتک خدا کی نصرتیں چمک کر ظاہر نہیں ہوتیں اُسوقت تک تو مذبذب ہی رہتا ہے مگر جب اُنکی چمکار نظر آتی ہے تو سینہ کی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ کتنی خوشی کی بات ہے کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کا تزکیہ نفس کرنے لگا ہے اور اولیاء خدا کے وفادار بندے یہی ہوا کرتے ہیں اور کون ہوتے ہیں۔

یہ بھی ایک الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری

غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (البدر مشہ ک) یہ بات کہ یہی پیدا ہوئی طاعون بھی آگ ہے حدیث میں آیا ہے کہ بہشتی ایکدفعہ دوزخی پیر کو جاویں گے اور ایک پیر آگ پر رکھیں گے کہ کسطرح جلاتی ہے تو آگ کہیگی کہ مومن تیرا پیر ہٹا کہ تیرے نور نے تو مجھے بجھا دیا ہے۔ مکان آگیا اور حضرۃ تشریف لے گئے۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز حضرت نے باجماعت ادا کی عصر کی نماز سے پیشتر آپ تھوڑی دیر مجلس میں فرمائی اور ایک خواب بیان کیا جسے کچھ ہی دن پہلے ہفتہ گذرے سے دیکھا تھا وہ خواب یہ ہے کہ ایک مقام پر ہوں کہ کھڑا ہوں تو ایک شخص آکر چیل کیطرح جھپٹا مارکر میرے سر سے ٹوپی لے گیا پھر دوسری بار حملہ کرکے آیا کہ میرا عمامہ لیجاوے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لیجا سکتا ... ایک اور شخص نے اُسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اُس نے بھی اُسے پکڑ لیا میں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے پھر اُسے عدالت میں لے گئے تو حاکم نے اُسے جاتے ہی ۳ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دیدیا۔

مغرب و عشا - بعد ادائے نماز مغرب شیخ نور احمد صاحب ملہم اور نور محمد جالندھری نے حضور کے آگے نذر گذرانی اور نور بخش صاحب نے بیعت کی اور شکایت کی کہ الحکم میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غیر از جماعت احمدیہ کے پیچھے نماز پڑھو فرمایا ٹھیک ہے اگر مسجد غیر وں کی ہے تو گھر میں پڑھ لو اکیلے پڑھ لو تو حرج نہیں اور تھوڑے سے صبر کی بات ہے قریب اللہ تعالیٰ اُنکی مسجدیں برباد کرکے تمہارے حوالہ کر دیگا آنحضرۃ صلعم کے زمانہ میں بھی کچھ عرصہ صبر کرنا پڑا تھا۔

موجودہ حالت طاعون سے ہندوؤں کے زیادہ مرنے پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے او لم یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ہم دور دور سے زمین کو گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ یہ عادۃ اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمتر درجہ ہوتے ہیں بیوقوف یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف انہیں کے لیے ہے ہمارے لیے نہیں مگر عذاب لپک کر اُن تک پہنچتا ہے جنکو خبر بھی نہیں ہوتی اور بے پروا ہوتے ہیں خدا کی اسمیں حکمتیں ہوتی ہیں چاہتا ہے کہ یہ اللہ سے ڈر کر توبہ کریں لوگوں کو اس طاعون کی خبر نہیں ہے وہ مچھر کہتے ہیں اور اشتہار یہ نہیں شائع کرتے کہ یہ بھی ایک مرض ہے جسکا علاج ہو سکتا ہے اب اُنکو لازم ہے کہ ڈاکٹر دیسی علاج کرائیں آخر سول نے لکھدیا کہ ہم کہانتک پہرہ دیں ڈالیں خود گورنمنٹ کو اپنی ٹیکہ سے تکلیف پہنچی ہے

طاعون ۳ قسم ہے ایک خفیف جسمیں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا دوسری اُس سے تیز جسمیں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری سب سے تیز اُسمیں تپ گلٹی دونوں ہوتے ہیں سویا اور مرگیا ہندوستان کے بعض مقامات میں ایسا ہی ہوا ہے کہ دس آدمی اکٹھے رات سوئے تو صبح کو مری ہوئی پائے گئے۔ اسکا اصل باعث طعن ہے۔ یہ لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں مگر انکو پتہ لگ جائیگا جو مخالف ہنسی کرتے ہیں اُنپر یک لخت پتھر نہیں پڑا کرتے اول انکو آگ دکھلائی جاتی ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔ شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی حضرۃ اب بھی مخالف یہی کہتے ہیں کہ ہمیں طاعون کیوں نہیں ہوتی فرمایا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے ہیں کمبخت یہ تو نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہم سے رفع ہو جاوے طاعون ہی مانگتے ہیں دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں خدا پر انکو ایمان نہیں ہے

رکھو تو سب کچھ ہو جاویگا اور ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کراتے رہا کرو ہم دعا کرینگے۔ پھر نماز عشا ہوئی اور بعد ادائے نماز حضرۃ اقدس دولت سرا تشریف لے گئے۔ علیہ الصلوۃ والسلام

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس مسجد کے گوشہ

مغرب و عشا میں ہو بیٹھے اور ایک خط حضرت میں پڑھا گیا جس میں ایک شخص نے آئینہ کمالات اسلام کی ایک عبارت کی تشریح دریافت کی تھی جسمیں مسیح کی روحانیت کی تیسری بار جلالی نزول کا ذکر ہے

توسل فرمایا کہ کتاب کی اصل عبارت دیکھکر بتلاؤں گا۔ پھر ایک شخص کا سوال پوچھا گیا کہ آیا دعا کے بعد یہ کلمات کہنے کہ یا الٰہی تو میری دعا کو بطفیل حضرت مسیح موعودؑ قبول فرما جائز ہے کہ نہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ شریعت میں توسل احیا کا جواز ثابت ہوتا ہے بظاہر اسمیں شرک نہیں ہے ایک حدیث میں بھی آیا ہے

وحی فرمایا قرآنی آیات سے پتہ لگتا ہے کہ آدمی کا صفیہ جانتا ہے کہ اول کوئی مصیبت واقع ہو اسی طرح اِنَّهٗ اٰوٰى الْقَرْيَة جانتا ہے کہ ابتدا میں خوفناک صورتیں ہوں اصحاب کہف کی بابت بھی ہے فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ اور دوسری جگہ وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ان تمام مقامات سے یہی مطلب ہے کہ قبل اسکے کہ خدا آرام دیوے مصیبت اور خوف کا نظارہ پیدا ہو جاوے اور لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ بھی اسی کے ساتھ ملتا ہے۔

چالیس برس ایک لڑکے کی بیعت کے ذکر پر فرمایا کہ اوائل عمر کے لوگوں کی بیعت میں مجھے بہت تردد رہتا ہے جبتک انسان کی عمر چالیس برس کی نہ ہو تب تک ٹھیک انسان نہیں ہوتا اوائل عمر میں تلون ضرور آتے ہیں میرا ارادہ نہیں ہوتا کہ ایسی حالت میں بیعت لوں مگر دیں خیال کہ دل آزردگی ہوتی ہے بیعت کر لیتا ہوں انسان جب چالیس برس کا ہوتا ہے تو اُسے موت کا نظارہ یاد آتا ہے اور جسکو قریب بھی موت کا خوف ہی نہیں اُسکا کیا اعتبار۔ × × × ×

اس کے بعد پھر یہ ذکر ہوتا رہا کہ آج تک بہت تھوڑے ایسے گذرے ہیں جنہوں نے اس امر کو محسوس کیا اور حسرت کی کہ کیوں ہندوستان کے شاہان اسلام نے اس ملک میں سوائے عربی کے اور اور زبانوں کو رواج دیا حالانکہ عربی ایک بڑی وسیع زبان بھی تھی جس میں ہر ایک مطلب کمل طور پر بیان ہو سکتا ہے اگر وہ ایسا کرتے تو یہ اسلام کی ایک بڑی امداد ہوتی مگر نہ معلوم کہ کیوں کسیکو خیال نہ آیا اس سے ایک نقص بھی پیدا ہوا ہے کہ ہندوستان کی اسلامی ذریت کو اس سبب کہ انکو اپنی مذہبی زبان کا علم نہیں قرآن شریف اور دیگر علوم عربیہ سے بہت کم مس ہے حضرت اقدس بھی ان باتوں کی تائید کرتے رہے اور فرمایا کہ یہ ان سے ایک معصیت ہوئی ہے +

پھر رسالت اور نبوت کے مضمون پر حضرت اقدس فارسی میں تقریر کرتے رہے جو ذیل میں وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ می فرماید مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ + لٰکن اینجا برائے استدراک آمدہ ست چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجنس اولاد نرینہ نبود اعتراض کہ بر دشمنان کردہ شدہ گفتہ کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ بر آنحضرت ہم لازم می آید کردہ است کہ باز آن بینائی کہ رفتہ ست پیدا شود خدا می خواہد....

گویا کہ خدا تعالیٰ تصدیق معترضین میکند برائے ازالہ این وہم فرمودہ ست کہ ثابت کند کہ آن نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ست و افادہ آن ہم

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یعنی ہیچ ابدال و قطب و اولیا بجز ختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخواہد شد حکام را ہمین حالت ست کہ اگر بر کاغذ مہر سرکاری نشود ہیچ نمی دانند ہر کسی کہ الہام و مکالمہ الٰہی میشود از مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می شود و ازین معنی رسول اللہ صلعم ہمہ را پدر ست درین معنی نفی نبوۃ میشود و دریک معنی اثبات نبوۃ میشود۔ اگر بگوییم کہ سلسلہ افادات نبوی منقطع نشدہ و اکنون کسی را الہام و مکالمہ و مخاطبہ الٰہی نمی شود ہمہ اسلام تباہ میشود سلسلہ ما را این مثال ست کہ اگر کسی در آئینہ صورت می بیند آنچہ در شیشہ نظر می آید چیزی دیگر نیست ہمان ست کہ پیش شیشہ ست این مردمان درین آیۃ کریمہ غور نمی کنند و من خوب میدانم کہ این ہمہ عقیدہ میدارند کہ سلسلہ مکالمات الٰہیہ منقطع شدہ است۔ کلام بمعنی وحی است در قرآن ہم ذکر الہام نیامدہ بلکہ ذکر وحی آمدہ و قطعیت الہام دو یک معنی دارد۔ و نمی پندارند کہ اگر این سلسلہ منقطع شود باقی از برکات اسلام چہ می ماند۔ پس ہمین معنی ست کہ گفتیم در مثال آئینہ و ظل کہ ظل ہمہ نقوش اصل در خود دارد و ظل نبوۃ ہمین طور ست البتہ آن نبوۃ منقطع ست کہ بلا توسل و سلسلہ رسول اللہ آید و ہر کسیکہ ازین انکار می کند کافر میشود و از دین خارج میشود اگر دین یا بیطور مردہ ست کدام توقع نجاۃ باید داشت اگر انسان اندرین عالم تکمیل معرفت نکند چہ دلیل دارد کہ در روز آخرۃ خواہد کرد بجز این صورۃ کہ ما پیش میکنیم دیگر صورۃ نیست مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى از بسیار مقامات قرآن معلوم میشود کہ این امۃ خیر امۃ ست پس کدام خیریت کہ در امۃ موسوی الہام مکالمہ و غیرہ میشدی و درین امۃ نمیشود و کدام مشابہت انبیا نزا باشد و سوی خواہد بود آنحضرت صلعم تکمیل کنندہ این عالم اند یعنی کمال این عالم بر رسول اللہ صلعم ختم شدہ و این معنی ختم نبوۃ ست کہ کسی دیگر نبی نمی شود حتی کہ مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر نبوۃ او نشود چنانکہ مثال آن درین دنیا دیدہ بود کہ ہیچ پروانہ سرکاری بتصدیق نمیشود حتی کہ مہر سرکاری بر او نبود پس ازین آیۃ معلوم میشود کہ اللہ تعالیٰ بطور جسمانی نفی ابوت میفرماید و بطور روحانی اثبات نبوۃ میکند بہرحال بیان باید آورد کہ برکات و افادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاری ست اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ درین آیۃ معنے محبت چیست یعنی ہرگز نیست کہ خدا ہر کسی را کہ محبت میکند درین عالم او را کور میدارد اگر این دونان عقل کور بیدار شدے انسان ہمان باشد کہ طالب مغز شود نہ کہ پوست ہمہ ایمان طالب مغز شدہ اند ایمان ہمین ست کہ انسان را منحوا بنتہ چشمہ آب بینا شود نہ کہ باعث مقصودیت ان اہل اسلام چیست ہمین کہ اینان میگویند کہ ایمان آوردیم و در دل ہیچ شے نیست و ہمین معنی این آیۃ ست مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ و ہمین نابینائی کہ ذکر کردیم خوب فسق و فجور ست و برائے ہمین بینائی خدا و ند تعالیٰ این سلسلہ را قائم

بر قائم

زندہ ست اگر این نبود کدام فرق در نصاری و اسلام ست آنکہ دو او این ہم مردہ آن قصہ و حکایۃ ست و این ہم قصہ و حکایۃ ست اندرین صورۃ فیصلہ چگونہ شود خدا تعالیٰ ارادہ فرماید کہ آن برکات باقی بماند و اگر مردے مثل آن (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نمی آید چگونہ بماند این ہمہ کار خدا ست ما بندگانیم و ہیچ اُمید فتح و شکست نداریم او خوب میداند کہ کدام ضروری است بہر مصلحتی کہ خواہد کند۔

پھر عشاء کی نماز ہوئی اور بعد نماز حضرۃ اقدس دولت سرا میں تشریف لے گئے

۱۸۹۵ء کی ڈائری کے نوٹ

۱۸۹۵ء میں جب میں حضرۃ اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اُس وقت بھی مجھے شوق تھا کہ آپ کے کلمات طیبات ایک کاغذ پر نقل کرکے ہفتہ لاہور لیجاتا اور وہاں کے احمدیہ احباب کو ہفتہ وار کمیٹی میں سنایا کرتا چونکہ اس ہفتہ کی ڈائری میں اور مضامین کی گنجائش ہے اسلیے اُس وقت کی یادداشت میں سے کچھ نقل کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اُن ایام میں چونکہ تاریخ کا انتظام نہیں کیا تھا اسلیے بلا تاریخ ہر ایک بات درج کی جاتی ہے

بیعت اور توبہ اور ضمناً گناہ کا حال بیعت میں جاننا چاہیے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اسکی ضرورت ہے جبتک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اُسکی قدر آنکھوں کی اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اُسی درجہ کی اسکی حفاظت کی جاویگی ایک کوڑی کی حفاظت کیلیے وہ سامان نہ کریگا جو پیسہ اور روپیہ کیلیے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دیگا علی ہذا القیاس جسکے تلف ہونے سے اُسکا زیادہ نقصان ہے اسکی زیادہ حفاظت کریگا۔ اسیطرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جسکے معنے رجوع کے ہیں توبہ اُس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنی معاصی سے جن سے اسکے تعلقات بڑھے ہوئے تھے اور اُسنے اپنا وطن اُنہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اُسنے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اُسکو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اُس وطن میں کبھی نہیں آتا اسکا نام توبہ ہے معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور اس تبدیلی کو صوفیا نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اُسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑی بڑی حرج اُسکے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جبتک اُس کل نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کرکے غریب بیکس ہو جاتا ہے اسلیے اللہ تعالیٰ اُسے محبت و پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم

۲۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

مغرب وعشا بعد ادائے نماز مغرب لوگوں کا ہستہ ہو کر وہ پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے ہیں اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک قدم آگے ہو جاؤں تاکہ دہن مبارک سے جو کلمات طیبات نکلتے ہیں ان کے الفاظ کان تک پہنچیں اسلئے احباب میں بیٹھنے کی کشمکش دیکھکر فرمایا کہ آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا

مضمون زیر قلم لکھنے کی نسبت ایک کے استفسار پر فرمایا کہ یونہی امتحاناً میں نے دیکھنا چاہا تھا کہ کچھ لکھ سکتا ہوں کہ نہیں مگر چند ہی حرف لکھنے کے بعد سر کو چکر آگیا اور میں گرنے کے قریب ہو گیا۔

مصر کے اخبار **اللوا** نے کشتی نوح کی کسی آیت پر اعتراض کیا تھا کیونکہ قرآن کو نہیں سمجھتے اور انکو پتہ نہیں ہے کہ **ما من داء الا وله دوا** حدیث میں ہے یہ اس پر ایمان نہیں لائے آپ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے مطلب کو نہیں سمجھا اور پہلی آیت کو دیکھکر صرف اپنے اندرونی بغض کی وجہ سے ایک شاعرانہ مذاق پر مضمون لکھنا شروع کر دیا ہم دواؤں سے کب انکار کرتے ہیں ہم تو قائل ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک شے میں بعض فوائد رکھے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکے متعلق ہمیں قبل از وقت سمجھا دیا ہے کہ یہ اسکا حقیقی علاج ہے اور یہ امر اس نے ہمیں بطور نشان کے دیا ہے تو اب ہم نشان کو کیسے مشتبہ کریں جب اللہ تعالیٰ کوئی نشان دیوے تو اس کی بے قدری کرنا صرف **معصیت** ہی نہیں بلکہ **کفر** تک نوبت پہنچا دیتا ہے سہ ہر مرتبہ از وجود اثرے دارد ✦ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی حفظ مراتب کا لحاظ ان لوگوں کے وہم گمان میں کبھی نہیں آتا **یا افراط** ہے **یا تفریط** اسی لئے سچ اسکی کا نام ہے۔ خیر اب اس کے مقابلہ میں بھی لکھنے کا عمدہ موقع ملگیا ہے بہتر ہے کہ ایک اشتہار میں مختصراً اپنے دعاوی اور دلائل لکھدئے جاویں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اب بہانے ڈھونڈتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت میں جب تبلیغ کا کوئی عمدہ ذریعہ نہ تھا تو اللہ تعالےٰ اسی طرح دشمنوں کے ہاتھوں سے تبلیغ کراتا تھا کوئی شاعر آتا تو شعر کہہ جاتا لوگ بڑے بڑے پیرائوں میں آپ کا ذکر کرتے مگر سعید روحیں انہی کے الفاظ سے آپکی طرف کھچی چلی آتیں یہ پہلے سے سنت اللہ ہے ✦

عذاب سے حفاظت بٹالہ میں طاعون کا ذکر سنکر فرمایا کہ یہ سرزمین بہت گندی ہے خوف ہے کہیں تباہ نہ ہو جاوے اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جسطرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانے کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعائیں معروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے

گھر میں کوئی بیمار تھا اس کی تکلیف کی خبر سنکر حضرۃ اقدس جھٹ تشریف اندر لے گئے اور دوا دیکر آئے تو آتے ہی فرمایا کہ اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے توں توں اللہ تعالےٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے اسکو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے وہ خدا کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا خود اس کا علاج کرتا ہے بھلا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور ہی شفا پا جاویگا ہرگز نہیں بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دوا الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے اور ان علاجوں میں سو دو بند ہوتے ہیں بعض وقت تشخیص میں غلطی ہوتی ہے بعض وقت دوا کے اجزا میں غلطی ہو جاتی ہے غرض حتمی علاج نہیں ہو سکتا ہاں خدا تعالےٰ جو فرماتا ہے وہ حتمی علاج ہوتا ہے اس سے نقصان نہیں ہوتا مگر ذرا یہ بات مشکل ہے نرے کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ خود **معالج** ہوتا ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھی میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے۔ علاج دندان اخراج دندان اسکا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گراں گذرا کیونکہ دانت بھی ایک **نعمت الٰہی** ہے اسے نکال دینا ایک **نعمت** سے محروم ہونا ہے اسی فکر میں تھا کہ غنودگی آئی تو زبان پر جاری ہوا **واذا مرضت فهو يشفين** اسکے ساتھ ہی معاً درد ٹھیر گیا ہو پھر نہیں ہوا غرضیکہ لوگ اعتراض کے واسطے حقیقت کے واسطے نہیں ڈھونڈتے اور نہ آسے دیکھتے ہیں۔

اعتراض کی صورت کوئی آجاوے تو انکے واسطے عید ہو جاتی ہے ہم نے کشتی نوح میں کہاں لکھا ہے کہ دوائیں لغو محض ہیں ٹیکہ نہ کرانے کی صاف وجہ لکھی ہے کہ چونکہ ہمیں آسمانی ٹیکہ لگایا گیا ہے جو کہ ایک نشان ہے اس لئے اس مادی علاج کو خدا کے نشان میں مشترک کر کے ہم شرک کے مرتکب ہونا نہیں چاہتے حقائق اپنے اپنے محل پر ہی چسپاں ہو سکتے ہیں دیکھئے (ماہ رمضان کا) روزہ ہر کیسے خدا کی رضا اور ثواب کا موجب ہے لیکن اگر کوئی عید کے دن روزہ رکھے تو کیا وہ اس ثواب کا مستحق ہوگا کہ کسی اور خطاب کا۔ ان لوگوں نے ہمارے متعلق ذرا سوچ سے کام نہیں لیا اگر تقوی اور نیک نیتی سے کام لیتے اور سوچتے تو اتنا غوغا نہ کرتے بلکہ انکو حق سمجھ آجاتا اور ہلاک نہ ہوتے خدا نیک نیت کو ضائع نہیں کرتا ✦

حضرت کی خدمت میں عرض کی گئی کہ معلوم ہوا ہے کہ بٹالہ میں کوئی نمبرداری کوئی خط ایسا بھیج جاتا ہے کہ محمد یوسف کے گھر کا پانی بند کر دو ان سے میل جول نہ رکھو تعلقات لین دین گفتگو سلام پیام سب ترک کرو اس لئے انکے گھر والے کو سخت تکلیف ہے فرمایا کہ خدا آسمان پر دیکھتا ہے ان کو اس کا اجر دیگا اور ان لوگوں کی سزا انکو دیگا یونہی انکو چھوڑتا نہیں۔

جنات کے وجود اور ان کی معرفت اشیاء منگوانے اور کہانے کا سوال ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اسپر ایمان ہے مگر **عرفان** نہیں نیز جنات کی ہیں اپنی عبادت معاشرت تمدن بیاہ سب وغیرہ امور میں ضرورت ہی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ فرمایا ہے **من حسن الاسلام المرء تركه ما لا يعنيه** انسانی عمر بہت تھوڑی ہے سفر بڑا اکھڑا اور لمبا ہے اسواسطے زاد راہ لینے کی طیاری کرنی چاہئے ان بیہودہ محض اور لغو کاموں میں مومن کی شان سے بعید ہے خدا کے ساتھ ہی صلح کرو اور اسی پر بھروسہ کرو اس سے بڑھکر کوئی قادر نہیں طاقتور نہیں بات یہ ہے نرے الفاظ اور باتوں سے کچھ نہیں بنتا جب تک خدا اپنے فضل سے دلوں میں نہ گاڑ دے خدا پر بھروسہ کرنا ہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک یہ عالمگیر موت جو آتی ہے اسکا علاج بجز ایمان کے صیقل اور یقین کی جلا کے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ زمینی چیز نہیں ہے کہ زمین اس کا علاج کرے یہ آسمان سے آتی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا یہ **رجز من السماء** ہے۔ سالقہ انبیا کے وقت بھی یہ بطور عذاب کے ایک نشان ہوتا رہا ہے پس اس کا علاج یہی ہے کہ اپنے ایمان کو اسکی انتہائی غایت تک پہنچا دو اسکے آنے سے پیشتر اپنے خدا سے صلح کر لو **استغفار** کرو **توبہ** کرو۔ دعاؤں میں لگو اس کی کوئی دوائی نہیں ہے مرض ہو تو دوا ہو یہ تو ایک **عذاب الٰہی** اور قہر ایزدی ہے بجز **تقوی** کے اسکا کیا علاج ہے یاد رکھو کہ اگر گھر بھر میں ایک بھی متقی ہوگا تو خدا اس کے سارے گھر کو بچا دیگا بلکہ اگر اسکا تقوی کامل ہے تو وہ اپنے محلے کا بھی شفیع ہو سکتا ہے اگرچہ متقی مر بھی جاوے تو وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے مگر ایسے وقت میں جبکہ یہ موت ایک **قہر الٰہی** کا نمونہ ہے اور بطور نشان کے دنیا پر آتی ہے میرا دل ہرگز شہادت نہیں دیتا کہ کوئی متقی اس ذلت کی موت سے مرے **متقی ضرور بچایا جاویگا**

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں **قشر** پر صبر کرنیوالا **مغز** سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی جب کوئی طبیب کسیکو نسخہ دے اور وہ نسخہ لیکر طاق میں رکھہ دیوے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے ✦

کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپکو بناؤ **قد افلح من زكها** یوں تو ہزاروں چور۔ زانی بدکار شرابی۔ بدمعاش آنحضرہ صلعم کی امت ہونیکا دعوے کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔ یہ طاعون کوئی مرض نہیں ہے صرف لوگوں کو سیدھا کرنے آئی ہے تم اسکے سیدھے کرنے سے سیدھے نہ ہو بلکہ خدا کے واسطے سیدھے ہو جاؤ۔ تاکہ **شرک** سے بری رہو بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے صرف غریب لوگ ہی مرتے ہیں یہ ایک اور بدقسمتی ہے بجائے عبرت پکڑنے کے **الٹا اعتراض** کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو نماز روزہ سے کیا تعلق ہے ڈاکٹروں سے علاج کرانا چاہئے غرضیکہ بیباکی کی یہانتک نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طاعون تو خدا کا ایک

آئینہ ہے جس مین خدا اپنا چہرہ دکہائیگا ۔ یاد رکھو کہ طاعون کا نام خدا نے رحمت نہین رکہا کہ اس سے مرینوالا شہید ہو یہ تو زمانہ تحدی کا ہے بطور نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن مین فرق کرکے جاویگی اسکا نام رجز ہے اور میرے الہام مین بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن مین اس کی خبر ہے واخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ... الخ ۔ یعنی جب گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہوگا ایسے وقت مین لوگون کا ایمان خدا پر صرف ایک بچون کی کہیل کی طرح ہوگا تب ہم ان مین ایک کیڑا نکالین گے جو انکو کاٹیگا غرض یہ خدا کا ایک قہر ہے جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے ✦

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

مغرب و عشا | حضرت اقدس حسب معمول نماز باجماعت گزار کر مسجد کے گوشے مین جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے اب اس وقت بھی جو نہ سمجھے تو اس کی قسمت ہی بد ہے ✦

بیعت مین تین نوجوان ایسے بھی شامل تھے جو کہ صرف ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عصر کے وقت قادیان مین پہونچے اور اگلے روز انہون نے کیمپ مین حاضر ہونا تہا اونکے اس اخلاص اور محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی نوکر ہین مگر خدا نے دین کی محبت ڈالدی ہے صدق اور اخلاص لیکر آئے ہین خدا ہر ایک کو یہ نصیب کرے ۔

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرے سر مین درد رہتا ہے اور ہمیشہ گرمی مین تنگ رہتا ہے ۔ شام کو جب ٹھنڈ شروع ہوتی ہے تو آرام ہوجاتا ہے ورنہ تمام دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا کہ علاج بھی کیا ہے اس نے کہا ہان وہ ٹکیہ بھی کہائی ہین جو کہ سر درد کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہین مگر فائدہ نہین فرمایا کہ ہڈیون کا شوربا پیا کرو ۔ ہڈیان ایسی لین جس مین کچہ گوشت چرٹا ہو اسکو ابال کر شوربا ٹھنڈا کرو کہ چربی جم جاوے اسی چربی کو نکالدو یا ایک رومال پانی مین تر کرکے شوربہ اس مین چہالو کہ چربی اس مین لگ جاوے اور خالص شوربا رہجاوے وہ پیا کرو اور ہم دعا بھی کرینگے پہر اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤن مین ایک مولوی مدرسہ مین ملازم سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کرین کہ خدا اس کی تبدیلی وہان سے کردے حضرت اقدس نے اس مقام پر تبسم فرمایا اور پہر اسے اسطرح سے سمجہایا کہ اس جماعت مین جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف نہ پہنچین تو پہر ثواب کیونکر ہو پیغمبر خدا صلعم نے مکہ مین ۱۳ برس دکھ اٹھائے تم لوگون کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہین اور نہ وہ تم کو پہنچی ہین مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہوگئے ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکہوگے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر آوینگے اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا مین پہیلا دے اب اس وقت یہ لوگ تہوڑے دیکہکر دکہ دیتے ہین مگر جب یہ جماعت کثیر ہوجاویگی تو یہ سب خود ہی چپ کرجاوینگے اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دکہ نہ دیتے اور دکہ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہوڑی مدت صبر کے بعد دیکہوگے کہ کچہ بھی نہین ہے جو شخص دکہ دیتا ہے یا تو توبہ کرلیتا ہے یا فنا ہوجاتا ہے کئی خط اسطرح کے آتے ہین کہ ہم گالیان دیتے تہے اور ثواب جانتے تہے لیکن اب توبہ کرتے ہین اور بیعت کرتے ہین ۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صبر والون کو وہ بدلے ملینگے جنکا کوئی حساب نہین ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہون گے یہ اجر صرف صابرون کے واسطے ہے دوسری عبادۃ کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہین ہے جب ایک شخص ایک کی حمایت مین زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکہ پر دکہ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکہ دینے والے کو تباہ کردیتا ہے اسیطرح ہماری جماعت خدا کی حمایت مین ہے اور دکہ اٹہانے سے ایمان قوی ہوجاتا ہے صبر جیسی کوئی شے نہین ہے ✦

بعد ازین مفتی محمد صادق صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہین کہ یہ زمانہ ایک بڑے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خان نے لکہا ہے کہ نزول مسیح مین کوئی شخص چودہوین صدی سے آگے نہین بڑہتا (یعنی حجج الکرامہ شفاۃ اور اخبار مین وہ تمام چودہوین صدی تک کی خبر دیتی ہین) ترقی عمر بھی یہاں تک ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف مین ہے وقدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم ۔

ایک حافظ صاحب نے درخواست کی کہ مین کوشش کرتا ہون کہ قرآن کی میری منزل ٹہر جاوے مگر ناکامیاب ہی رہتا ہون دعا فرمایئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکہتا ہے کہ اس کی کثرت قفل کو رفع کردے محبت سے پڑہتے رہو ہم بھی دعا کرینگے پہر عشا کی نماز ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✦

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر | کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت ناساز رہی اس لئے سیر بھی ملتوی رہی ظہر اور عصر کی نمازون مین حضور شریک ہوئے مگر بعد ازان دوران سر کثرت سے رہا اور ہاتھ پاؤن ٹہنڈے رہے اس لئے مغرب اور عشا کے وقت حضور تشریف نہ لاسکے ✦

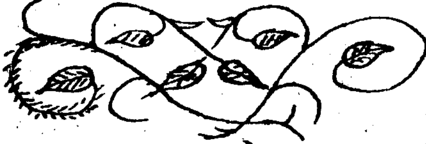
۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر | کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ مولوی غلام علی صاحب احمدی مرحوم سکنہ جہلم کی نماز جنازہ حضرۃ اقدس نے پڑہائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تہوڑی دیر مجلس کی بمبئی سے ایک عیسائی اخبار نے آپکے متعلق ناشائستہ الفاظ لکہے تہے اس کا ذکر سنایا گیا ✦

مغرب و عشا | حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے مین حسب معمول بیٹھے جعفر زٹلی نے اپنے اخبار مین اعجاز احمدی کی نسبت لکہا تہا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ۵ دن مین طیار ہوئی بلکہ اس کا مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہو رہا تہا صرف مد کے واقعات کا تہوڑا سا مضمون ان ایام مین بنا لیا ہے اس سفید جہوٹ پر حضرت اقدس تبسم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے ان لوگون کو اس قدر جہوٹ پر جہوٹ کی کسطرح جرأت ہوتی ہے پہر فرمایا کہ ہر ایک بات کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ ان لوگون پر اول سبقت نہ کرے ہم بھی نہین کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت درست ہوجاوے تو نزول مسیح کو مکمل کرکے ایک رسالہ بزبان فارسی تحریر کیا جاوے جسمین دلائل کی بنا ۳ چیزون پر رکہی جاوے جسکو ہر ایک نبی پیش کرتا رہا ہے اول نصوص ۔ دوسرے معجزات تیسرے عقل پہر فرمایا مشکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک زنگ ہے جب دل پر بیٹہ جاوے تو ہزارہا دلائل ہون ان کا کوئی اثر نہین ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل مین جو گنگا کی عظمت بیٹھی ہے اوس سے دلائل پوچھو تو کچہ نہ دیگا صرف عادت کے طور پر اوسکی بزرگی ہی مانتا جاویگا اسیطرح نزول مسیح کے بارے مین ان لوگون کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ یہی مانتے ہین کہ اسی جسم کے ساتہ آسمان سے آوے گا یہ مرض بھی دق کی طرح لگا ہے لیکن مین اس پر خوش ہون کہ میرا خدا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اس مرض کے دفعیہ کے ہزارہا سامان پیدا کردیگا ✦

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک میموریل دربار دہلی کی تقریب پر گورنمنٹ ہند کی خدمت مین پیش کرنے کی تجویز حضرت اقدس نے کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا ✦

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان تین سالون مین ظاہر کیا ہے ان ۳ سالون سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو تہی اور ان ۳ سالون مین ایک لاکہ سے زیادہ ہوگئی باوجودیکہ ہر طرف سے مزاحمت ہوتی رہی مخالفت مین کوئی فرق نہین رکہا اور ناخنون تک زور لگایا ✦



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کیلئے ایک نصیحت

فریقین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مباحثہ مندرجہ عنوان کے پیش آنے کی وجہ یہ تھی کہ مولوی عبد اللہ صاحب احادیث نبویہ کو محض ردی کیطرح خیال کرتے ہین اور ایسے الفاظ منہ پر لاتے ہین جنکا ذکر کرنا بھی سوء ادب مین داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب نے انکے مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی کہ اگر احادیث ایسی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتبار ہین تو اس سے اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہو جاینگے کیونکہ احکام قرآنی کی تفاصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ فریضہ صبح کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازین چار چار رکعت ہین یہ اعتراض ایک زبردست پیرایہ مین ہے گو اپنے اندر ایک غلطی رکھتا ہے یہی وجہ تھی کہ اس اعتراض کا مولوی عبد اللہ صاحب نے کوئی شافی جواب نہین دیا محض فضول باتین ہین جو لکھنے کے بھی لائق نہین ہان اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبد اللہ صاحب کو ایک نئی نماز بنانی پڑی جسکا جمیع اسلام کے فرقوں مین نام و نشان نہین پایا جاتا انہون نے التحیات اور درود اور دیگر تمام ادعیہ ماثورہ جو نماز مین پڑہی جاتی ہین درمیان سے اڑا دین اور ان کی جگہ صرف قرآنی آیتین رکھدین ایسا ہی اور بہت کچھ نماز مین تبدیلی کی جسکے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہین اور شاید مسائل حج و زکوۃ وغیرہ مین بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثین ایسی ہی ردی اور لغو ہین جیساکہ مولوی عبد اللہ صاحب نے سمجھا ہے۔ حاذ اللہ ہرگز نہین *

اصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فریق مین سے ایک فریق نے افراط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے نے تفریط کی۔ فریق اول یعنی مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اسبات مین سچ پر ہین کہ احادیث نبویہ مرفوعہ متصلہ ایسی چیز نہین ہین کہ ان کو ردی اور لغو سمجھا جائے لیکن وہ حفظ مراتب کے قاعدہ کو فراموش کرکے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند مینار پر چڑھاتے ہین جس سے قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے اور اس سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت اور معارضت کی وہ کچھ پرواہ نہین کرتے اور حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہین جو کتاب اللہ مین بتصریح موجود ہین اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر ایک حالت مین مقدم سمجھتے ہین اور یہ صریح غلطی اور جادۂ انصاف سے تجاوز ہے اللہ جلشانہ قرآن شریف مین فرماتا ہے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنے خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس حدیث پر ایمان لائینگے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو اور اس حدیث مین ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالے آیت ممدوحہ مین اسبات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی اس امت پر آنے والا ہے کہ جب بعض افراد اس امت کے قرآن شریف کو چھوڑ کر ایسی حدیثوں پر بھی عمل کرینگے جنکے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات سے مخالف اور معارض ہونگے غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات مین افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہین اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اسبات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیدین اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثون کو جنکی بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہین یا تو چھوڑ دین اور یا انکی کتاب اللہ سے تطبیق کرین پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے *

اور انکے مخالف مولوی عبد اللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے جو سرے سے احادیث سے انکار کر دیا ہے اور احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالے قرآن کریم مین فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس جبکہ اللہ تعالے کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کے دریافت کے لئے جو مدار اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے اور مولوی عبد اللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثین محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے یہ قلت تدبر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اور اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے جس نے بہت سے لوگون کو دہوکا دیا ہے کیونکہ وہ یون تقسیم کرتے ہین کہ ہمارے ہاتھ مین ایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک قاضی یا جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہین اور قرآن ان کے سامنے ایک مستغیث کیطرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کے تابع ہے ایسی تقریر سے بیشک ہر ایک کو دہوکا [illegible] کا کہ جب کہ حدیثین سو ڈیڑھ سو برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کی گئین ہین اور انسانی ہاتھوں کے مس سے وہ خالی نہین ہین اور باین ہمہ وہ احاد کا ذخیرہ اور ظنی ہین اور ان مین قسم متواترات شاذ و نادر جو حکم معدوم کا رکھتی ہین اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہین تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تودہ اور انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہین ہے اور جو شخص محض ظن کو پنجہ مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابلہ پر کچھ چیز نہین پس قرآن شریف تو یون ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤن کے واجب العمل نہین اور متروک اور مہجور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث مرف ظن کے میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہین جن سے احتمال کذب کسیطرح مرتفع نہین کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہین ہوتا پس اس صورت مین نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ مین رہا اور نہ حدیث اس لائق کہ اسپر بھروسہ ہو سکے گویا دونون ہاتھ سے گئے یہ غلطی ہے جس نے اکثر لوگون کو ہلاک کیا *۔

نوٹ * میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطرین باقی تہین تو خواب نے میرے پر زور کیا یہانتک کے مین مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے مین نے ان دونون کو مخاطب کرکے یہ کہا خَسَفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِیْ رَمَضَانَ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان مین گرہن لگ چکا پس تم اے دونون صاحبو کیون خدا کی نعمت کی تکذیب کرتے ہو۔ پھر مین خواب مین اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کو کہتا ہون کہ آلاء سے مراد میں ہون اور پھر مین نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھاکر دیکھا کہ اسمین چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن کھولکر اس سے دونو فقرے نقل کر رہے ہین گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف مین وہ موجود ہے اور انمین سے ایک شخص کو شناخت کیا کہ میان نبی بخش صاحب امرتسری ہین منہ

اور صراط مستقیم جسکو ظاہر کرنے کے لئے مین اس مضمون کو لکہتا ہے یہ ہے کہ مسلمانون کے ہاتھ مین اسلامی ہدایتون پر قائم ہونے کے لئے تین چیزین ہین (۱) قرآن

شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھکر ہمارے ہاتھ مین کوئی کلام قطعی اور یقینی نہین وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشون سے پاک ہے +

(۲) دوسری **سنت** اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہوکر بات کرتے ہین یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہین دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہیگی یا بہ تبدیل الفاظ یون کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیا علیہ السلام خدا کا قول لوگون کی ہدایت کے لئے لاتے ہین تو اپنے فعل سے یعنے عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہین تا اس قول کا سمجھنا لوگون پر مشتبہ نرہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہین اور دوسرون سے بھی عمل کراتے ہین (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا **حدیث** ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہین کہ جو قصون کے رنگ مین آنحضرت صلعم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویون کے ذریعون سے جمع کئے گئے ہین۔ پس سنت اور حدیث مین ما بالامتیاز یہ ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جسکو آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب مین قرآن شریف سے دوسرے درجے پر ہے اور جسطرح آنحضرت صلعم قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونون خدمات آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے بجا لائے اور دونون کو اپنا فرض سمجھا مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلعم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کہولکر دکہا دیا اور عملی رنگ مین ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہین اور مغرب کی یہ اور باقی نمازون کے لئے یہ یہ رکعات ہین۔ ایسا ہی حج کر کے دکہلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جو ابتک امت مین تعامل کے رنگ مین مشہود و محسوس ہے اسیکا نام سنت ہے لیکن حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہین لکہوایا اور نہ اسکے جمع کرانے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ کچھ حدیثین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تہین لیکن پھر تقوے کے خیال سے انہون نے وہ سب حدیثین جلا دین کہ یہ میرا سماعاً واسطہ نہین ہے خدا جانے اصل حقیقت کیا ہے پھر جب وہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم کا گذر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثون کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثین جمع ہوئین اس مین شک نہین ہو سکتا کہ اکثر حدیثون کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہون نے جہان تک ان کی طاقت مین تہا حدیثون کی تنقید کی اور ایسی حدیثون سے بچنا چاہا جو ان کی رائے مین موضوعات مین سے تہین اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہین لی بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کاروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر رہی باایہمہ یہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثین لغو اور نکمی اور بیفائدہ اور جہوٹی ہین بلکہ ان حدیثون کے لکہنے مین اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اسقدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اسکی نظیر دوسرے مذاہب مین نہین پائی جاتی یہودیون مین بھی حدیثین ہین اور حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیون کا تہا جو عامل بالحدیث کہلاتا تہا لیکن ثابت نہین کیا گیا کہ یہودیون کے محدثین نے ایسی احتیاط سے وہ حدیثین جمع کی تہین جیسا کہ اسلام کے محدثین نے تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثین جمع نہ ہوئی تہین اس وقت تک لوگ نمازون کی رکعات سے بے خبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعے سے انمین پیدا ہوگیا تہا تمام حدود اور فرائض اسلام انکو سکہا دئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثون کا دنیا مین اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئین تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تہا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے ان ضرورتون کو پورا کر دیا تہا تاہم حدیثون نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نور علیٰ نور ہوگیا اور حدیثین قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہوگئین اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد مین پیدا ہوگئے انمین سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا پس مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثون کی نسبت یہ اعتقاد رکہا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہین اور نیز اگر انکو قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑین تو ایسا نہ کرین کہ حدیثون کے قصون کو قرآن پر ترجیح دیجاوے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثون کو مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹہرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثون پر قاضی سمجہا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف نہو اسکو بسر و چشم قبول کیا جاوے یہی صراط مستقیم ہے مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہین اور نہایت بدقسمت اور نادان وہ شخص ہے جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثون کا انکار کرتا ہے

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کرین اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دین اور اگر حدیث مین کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت مین اور نہ قرآن مین مل سکے تو اس صورت مین فقہ حنفی پر عمل کر لین کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت مین علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لین لیکن ہوشیار رہین کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح بیوجہ احادیث سے انکار نکرین ہان جہان قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پادین تو اس حدیث کو چھوڑ دین۔ یاد رکہین کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبد اللہ کے اہل حدیث سے اقرب ہے اور عبد اللہ چکڑالوی کے بیہودہ خیالات سے ہمین کچھ بھی مناسبت نہیں ہر ایک جو ہماری جماعت مین ہے اسے چاہیئے کہ وہ عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدون سے جو حدیثون کی نسبت وہ رکھتا ہے بدل متنفر اور بیزار ہو اور ایسے لوگون کی صحبت سے حتی الوسع نفرت رکہین کہ یہ دوسرے مخالفون کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ مین افراط کی طرف جہکین اور نہ عبد اللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہون بلکہ اس بارہ مین وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لین یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثون کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیدین جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے (باقی آئندہ)

(الہام)

آج رات مجھے رویا مین دکہایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پہلون سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت اور زور سے ایک بوٹی کو اس پر چڑہانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہین بلکہ چڑہا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑہتی ہے اُس کے پہلون کو نقصان پہنچتی ہے اور اُس لطیف درخت مین ایک کہجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پہلون کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُنکے ضائع ہونیکا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہین تب میرا دل اُس بات کو دیکھ کر گہبرایا اور پگہل گیا اور مین نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کہڑا تہا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جسنے ایک لطیف درخت کو شکنجہ مین دبا رکہا ہے تب اُس نے جواب مین مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہین جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹہرائی جاتی ہین اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اسکو نقصان پہنچا رہی ہین۔ تب میری آنکھ کہل گئی چنانچہ مین آنکھ کہلتے ہی اس وقت جو رات تہا اس مضمون

اظہار قبول صداقت

سید عبد الحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہون نے قریبًا چار سال سے حضرۃ اقدس امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اپنے تمام عقائد اہل تشیع وغیرہ سے توبہ کرکے بیعت کی ہے چند ایام مین ملک عرب کو تشریف لے جانے والے ہین ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ صرف کلمۃ الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر اختیار کرتے ہین تا کہ اہل عرب کو اس نور کی طرف دعوت کرین جو خدا تعالے نے اپنی مخلوق کی نجاۃ کے واسطے **قادیان** مین چمکایا ہے اس سے پیشتر تو اہل تشیع انکو ایک بڑا مقدس عالم اپنے مذہب کا خیال کرکے ان کو اپنے ماتم کی محفلون کا امام بناتے تھے اور ابھی سید عبد الحی صاحب احمدی عرب کو کئی ہزار شعر عربی اور فارسی زبان مین یاد ہے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالم بھی راستی کے منکرون کے نزدیک ایک عامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا ہے اس لئے خدا جانے وہ انکی نسبت کیا رائے ظاہر کرین ذیل مین ہم انکا ایک اشتہار درج کرتے ہین جو انہون نے قادیان مین اس غرض سے چھپوایا ہے کہ وہ بعض بلاد مین شائع کرین ✦ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابلاغ للمومنین والسادۃ الاکرمین اعنی السادۃ البحاریہ والمدائنۃ من اہل البطالۃ

نمبر اول

ناظرین پر واضح ہو کہ مین اہل تشیع مین سے ایک سخت شیعہ تہا اور ہمیشہ اپنے وعظون مین بھی یہی بیان کرتا رہا اور منبر پر چڑھکر مرثیہ خوانی کرتا رہتا تہا مثلاً لودیانہ - پشاور - لکھنؤ وغیرہ اور مین ہمیشہ کہا کرتا تہا کہ جس آدمی کو مذہب حق کی تلاش ہو وہ شیعہ مذہب مین داخل ہو بجز شیعہ کے کہین حق نہین پائیگا مگر جب مین پنجاب مین سیاحت کرتا ہوا آیا تو مین نے سنا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ مین امام منتظر ہون اور مسیح موعود ہون مجھ اسکے دیکھنے کا شوق ہوا اس خیال سے مین قصبہ قادیان ضلع گورداسپور تک پہنچا مین نے خود اس کو دیکھا اور فرماتا تہا کہ جو شخص میرے پاس رہیگا وہ ضرور میری تائید مین نشان دیکھیگا مین تین ماہ تک سخت مخالفت کی حالت مین رہا اور اس عرصے مین نے کئی نشان دیکھے اور حقائق و معارف خوب سنے رفتہ رفتہ فضل الٰہی میرے شامل حال ہوتا گیا تو مین نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوح کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور پکے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضو کا مصداق یقین کیا غرض مین نے اس انسان کو امام منتظر سمجھ لیا اور اس کی بیعت کرلی اور مین قریبًا چار برس قادیان مین رہا اور میرا اب عرب جانے کا ارادہ ہے لیکن مین مناسب سمجھتا ہون کہ عرب جانے سے پیشتر اپنے یہان کے شیعہ بہائیون پر وہ حق جو مین نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کرون اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤن جسکا ظہور قادیان مین ہو چکا ہے اور جس کی انتظار مین صدیان گذر گئین اور مین رستہ پر ہر شہر مین چار یا پانچ دن تک قیام کرونگا اور بازار مین تمام شیعون کے سامنے بزبان عربی فارسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کرونگا کہ مین نے وہان جا کر بچشم خود کیا دیکھا اور کیسا خدا کی ہستی پر یقین ہوا اور جہان مین پہنچونگا وہان کے شہر والون کو یہ اطلاع دیجاوے گا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ سننے کے واسطے بازار مین تشریف لاوین ✦

المشتہر سید عبد الحی العربی الحویزی خادم المسیح الموعود والمہدی المسعود الساکن بلدۃ قادیان علیہ السلام

البدر (نمبر ۶)

منشی نبی بخش صاحب احمدی کلرک اگزمینر آفس لاہور ایک ایسے احمدی بہائی کے نام البدر جاری کرواتے ہین جو خود خریداری کی مقدرت نہین رکھتے خدا اس نصرت کی انکو جزاء خیر دیوے اور دیگر اہل وسعت احباب کو ایسی توفیق عطا کرے ✦

شیخ نور احمد صاحب افریقہ سے تشریف لاکر اپنے دو رشتہ دارون کے نام ۶ و ۶ ماہ کے واسطے البدر جاری کرواتے ہین ✦

میاں محمد یمین صاحب داتہ سے ایک خریدار البدر دیتے ہین ✦

نوٹ ابھی تک بہت سے مقامات ایسے ہین جہان کے احباب کے نام اور پتہ ہمین معلوم نہین ہین ہم ان احباب کے بہت مشکور ہونگے جو انکے پتہ لکھکر ہمین روانہ کردیوین کہ البدر ان کے پاس بطور نمونہ کے روانہ کیا جاوے

نقل خط میاں احمد دین صاحب از گوجرانوالہ

مین آپکے اخبار کی اشاعت مختلف اور دور دور کے شہرون مین کرتا ہون اور بجز اسکے میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام کے کلمات کی خریدار تمام دنیا ہو جاوے اور مین یہ بھی چاہتا ہون کہ کچھ نہین تو کم از کم **پانچسو** خریدار کیلا آپ کو دون آپ مجھے اپنا مقروض سمجھین اور دعا کرین کہ مین آپ کا قرض باسانی اتار دون اور نیز دعا کرین کہ اللہ تعالے مجھکو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

عملی شکریہ

ناظرین پر واضح ہو کہ آج تک قریب ۳۰ خریدار کے میاں احمد دین صاحب موصوف البدر کو دیچکے ہین خدا تعالیٰ ان کی آرزو کو پورا کرے اور ہر ایک کے دل مین نیکی اور راستی کی باتون کی قبولیت اور اشاعت کی ایسی ہی قدردانی ڈالے جیسی کہ میاں احمد دین صاحب موصوف نے اپنے خط مین ظاہر کی ہے دراصل ان ضرورتون کے محسوس کرنیکے واسطے بھی دل اور گردہ چاہیئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہین ہے کہ اپنی ہمتون اور کوششون اور وجاہت تعلقات اخوت وقرابت کو ایسے کامون مین صرف کرے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس سے انجام کار ایک بڑی بہاری قوم مستفید ہو سکے دراصل اس وقت **البدر** کو ایسے ایسے ہمدردون کی بڑی ضرورت ہے اور امید ہے کہ جہان خدا تعالے نے محض اپنے فضل سے آجتک دو احباب کے دل مین اس ہمدردی کی روح پھونکی ہے وہ اورون مین بھی پھونک دیگا کیونکہ وہ **قادر** خدا ہے اور جب تک وہ اپنے بندون کو اپنے قادرانہ تصرفات نہ دکہاوے تو یقین کیسے ترقی کرے دوسرے مہربان ہمارے **میر محمد سعید صاحب** کنگی نزیل حیدرآباد دکن ہین جنہون نے آج تک ۲۰ خریدار بہم پہنچائے ہین ایسے ہمدردون کا پیدا ہوجانا ایک نعمت الٰہی ہے جسکا شکریہ ہم پر ضروری ہے اور البدر نمبر ۴ کے اول کالم مین جس عملی شکریہ کی ہم نے توفیق طلب کی تہی اس کی ایک راہ اللہ تعالے نے کہول دی ہے اور میر[illegible] اسے اسطرح ادا کرتے ہین کہ اگر احمدیہ جماعت مین سے کوئی ایسے دو صاحب بھی ہین جو ۶ خرچ کرکے **البدر** کی خریداری کی مقدرت نہین رکھتے اور وہ مشتاق ہین کہ حضرۃ امام زمان کے کلمات طیبات انکے کان تک پہنچین تو وہ صرف ہمارے پاس تیرہ (۱۳) آنے یعنی سالانہ محصولڈاک روانہ کردیوین تو ہم ایک سال تک پرچہ مفت ان کی خدمت مین پہنچاتے رہینگے مگر یاد رہے کہ وہ ایسے دو صاحب ہون جو ایک تو قادیان سے باہر رہتے ہون اور ان کے پاس کسی ذریعہ سے حضرت کے حالات نہ پہنچ سکتے ہون اور اگر میاں **احمد دین صاحب** اور **میر محمد سعید صاحب** خود ایسے دو صاحب منتخب کرکے انکے مفصل پتہ روانہ کردیوین اور منتخب شدہ صاحب محصولڈاک سالانہ روانہ کردین تو انکے نام جاری کردینے مین ہماری عین خوشی ہے اور جو صاحب ایسی درخواست خود کرین تو ہمین اختیار ہوگا کہ ہم وہان کی جماعت سے دریافت کرلین

[illegible]

نظم از محمد نواب خان ثاقب
مالیر کوٹلوی مقیم دار الامان قادیان
۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء

کیا پوچھتے ہو بات جو دار الامان میں ہے — اک حیات نو جو مسیح زماں میں ہے
ہم آنکے دم سے ہیں شعر صد ... پر سرور — کیا کیا خمار خبث سر بدگماں میں ہے
یاں آ کے ہیں عالم و جاہل کہچے ہوئے — اعجاز و جذب ایسا کچہ انکی بیاں میں ہے
روح خدا ہے ہر رگ و ریشہ میں جو رواں — وحی الٰہ آپکی روح و رواں میں ہے
باقی نہیں ہے جہتو امتر فانی جسم میں — حُبّ خدا کا ولولہ اس نوجواں میں ہے
کشتی بنکے لایا ہے یہ حق کی وحی سے — زور ہوا حکم خدا بادباں میں ہے
رحمت نہیں ہے نام کو ہر حال میں ہے فردوس — رحمت جو اسکی خانۂ جنت نشاں میں ہے
آجائے اہل دل نہیں دل دست بغیر — کیا دلربا ادا ہے جو اس دلستاں میں ہے
وہ جذب اور حق ہے جو حق سے اُسے ملا — یہ معجزہ حضور کے ہر اک نشاں میں ہے
کسر صلیب قتل خنازیر سے ہے کام — جو ہو رہی تو آپکی تیغ زباں میں ہے
اعلائے نام حق ہو شکست صلیب ہو — ہے یہ خوشی جو اسکے دل شادماں میں ہے
راہ خدا میں اُسکی ہتھیلی پہ جان ہے — ہر دم یہ فکر زندگی جاوداں میں ہے
دیں کے ہی غم میں غرق ہی نہیں اور کوئی غم — دنیا کی زندگی میں یہ دار الجناں میں ہے
لاکہوں ہی لیکے جاتے ہیں دنیا سے جی کو سیر — برکت کچہ ایسی آپکے دسترخواں میں ہے
پانی کی طرح مال بہاتا ہے یہ مسیح — قیصر کا عدل و داد و حکومت جہاں میں ہے
یہ معجزے ہیں اور یہ ہمارا مسیح ہے — معنی کے جان پہونکتا جان جہاں میں ہے
رگڑی ہے ناک ہر کہیں لیکن کہاں نجات — گر ہے کہیں پناہ اسی آستاں میں ہے
بال و پر ہما ہمایوں کو نوچ ... بیک — بس ہے اگر ہما تو اسی آشیاں میں ہے
دنیا میں چہا رہی ہے بلا کی سیاہ رات — شور و بلائے عام بپا انس و جاں میں ہے
بیوجہ آسماں پہ چڑہایا مسیح کو — کیوں ایسے ٹیڑھے فہم و ... آسماں میں ہے
کیوں ہو گئی ہیں گنگ یہ ملا کوئی بتائے — آخر وہی زبان ہی اُنکے دہاں میں ہے
بنتی نہیں ہے بات سوا سبّ و شتم کے — کہتے ہیں منہ کی ضعف دل ناتواں میں ہے
بدگمانیوں کے تیر چلاتے ہیں دور سے — کچھ زور علم و فن و ادب بھی کماں میں ہے
منہ پھٹ وہ ایک شیخ جی شیخی بگہارتے — ذلت کا جنکی تذکرہ پیر و جواں میں ہے
آخر کو انکی شیخی جہڑی کرکری ہوئی — انکا برا نمونہ خوار جہاں میں ہے
نام انکا ہم نہ لیں گے یہاں تار جائے — کچہ بہی تمیز گر خرد نکتہ داں میں ہے
جی چاہتا نہیں کہ بتائیں اتا پتا — سچ پوچہتے ہو لطف اسی ... میں ہے
طاعون کے نشان کو سمجھے ہیں کہیل لوگ — دیکہیں وہ چند روز ہر اب ...
ملنے کی یہ نہیں ہے تباہی کئے بغیر — صورت میں آج صورت سیل ... میں ہے
چن چن کے منکروں کو یہ کہائیگی بیگماں — لاریب مومنوں کی نجات اماں میں ہے
وہ متقی جو صدق سے ہے اُسکی راہ میں — نزدیک ہو کہ دور مگر قادیاں میں ہے
جسکا نہ کبر سے ہو دماغ آسمان پر — دار الاماں میں یا کہ وہ آسماں میں ہے
اے گرگ طبع چہوڑ دے روباہ بازیاں — تو وصلت خدا سے جو شیر ژیاں میں ہے
چل دُم دبا کے بہاگ اگر خیر ہے تری — ایمان تیرا دیکہ لیا استخواں میں ہے
اُس بیوفا میں ذرہ بہی بوئے وفا نہیں — وعدہ وفا کرے ابہی عمر مد نشاں میں ہے
حیران ہے حاسدی کہ یہ کیوں آل بیگ کو — کیا جانئے وہ وارث دین خاندان میں ہے

نعم مشوہ بکسا کہ او نہ پڑہے لیکر علی کا نام — نام علی کا زور اگر کچہ بہی دہان میں ہے
رکہی ہنگی طاقتیں بالائے طاق سب — وحی خدا کا بل ہے جو اس پہلوان میں ہے
اے پیر گولڑہ کسی ہمزاد کو بلا — افسون گری کا کچہ بہی اثر گر زبان میں ہے
پیران میفروش کی بہٹی کو دو جلا — کیا خاک رنگ میکدہ و دیگدان میں ہے
اک گہونٹ پی کہ جوش برین کی جڑ ملی — ایسا اثر کچہ ... مئے ارغوان میں ہے
اعجاز احمدی کے مقابل ہو گر ظفر — لاؤ نکال کر جو ورق جزو دان میں ہے
دیکھینگے کیا دکہاوے طبیعت کی تیزیاں — اصغر علی ادیب بہی اس امتحان میں ہے
ہرگز نہیں کبہی نہیں ہوگا مقابلہ — یہ زور کس ... نشان ... میں ہے
ثاقب نہیں ہے شمع دنیا کا ... — ثاقب متاع دین کہیں ... دکان میں ہے

مذکورہ بالا نظم جناب منشی محمد نواب خان صاحب نے مجمع تحقیق الادیان قادیان زیر مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء کے شام کے دربار میں سنائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف آئندہ بہی اپنے موزوں طبع سے البدر کے کالموں کو مزین فرماتے رہینگے۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

خاکسار ایڈیٹر ایک شہادت کی ادائگی کے واسطے عدالت سیالکوٹ میں طلب کیا گیا تہا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر حاضر تہا اس لئے ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ملسکی وہ ہدیہ ناظرین ہے۔

پگٹ کے متعلق دعا رویاء الہام

فرمایا رات کو میں نے پگٹ کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی تب مجھے یہ دکہایا گیا کہ کسی نے مجھے چار یا پانچ کتابیں دی ہیں جن پر لکہا ہوا تہا تسبیح تسبیح تسبیح بعد اسکے الہام ہوا

اللہ شدید العقاب انہم لا یحسنون اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نکریںگے۔

اور یہ معنے بھی اسکے ہیں لا یومنون باللہ اور یہ مطلب بھی اس سے کہ اسنے یہ کام اچہا نہیں کیا اللہ تعالےٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندہا اور اللہ شدید العقاب ظاہر کرتا ہے کہ اسکا انجام اچہا نہ ہوگا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعوےٰ کیا جاوے۔

چکڑالوی چکڑالوی کے ذکر آنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نماز میں بھی کچہ رد و بدل کی ہے التحیات اور درود شریف کو نکال دیا ہے اور بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں حضرت اقدس نے چکڑالوی کے فتنے کو خدا تک قرار دیا اور آپ کی سنت اور حمیت اسلامی نے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور محاکمہ کے لکہا جاوے جس میں یہ دکہایا جاوے مولوی محمد حسین نے اور اُس نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے ہم کو صراط مستقیم پر رکہا ہے پہر آپنے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بارہا الحکم میں درج ہو چکا ہے فرمایا نبی ہمیشہ دو چیزیں لیکر آتے ہیں کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت یعنی اسپر عمل کر کے دکہا دیتے ہیں دنیا کے کام بھی بغیر اس کے نہیں چلسکتے دقیق مسائل جو استاد بتاتا ہے پہر اس کو حل کر کے بھی دکہا دیتا ہے پس جیسی کلام اللہ یقینی ہے سنت بھی یقینی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کہڑا کر رکہا ہے وہابیوں نے افراط کی قرآن پر حدیث کو قاضی ٹہرایا اور قرآن کو اس کے آگے مستغیث کی طرح کہڑا کر دیا اور چکڑالوی نے تفریط کی کہ بالکل ہی حدیث کا انکار کر دیا اس سے فتنے کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہمکو خدا نے حَکَم ٹہرایا ہے اس لئے ہم ایک اشتہار کے ذریعہ اس غلطی کو ظاہر کرینگے اور مضمون تیچے لکہیں گے اول خوش بعد درویش جس راہ پر خدا تعالےٰ نے ہمکو چلایا ہے اسپر اگر غور کی جاوے تو ایک لذت آتی ہے قرآن شریف نے کیا ٹہیک فیصلہ فرمایا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون اور دوسری جگہ فرمایا فبای حدیث بعد اللہ و ایاتہ یومنون یہ ایک قسم کی پیشگوئی ہے جو ان وہابیوں کے متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (الحکم)

مغرب اور عشاء کے وقت حضرت اقدس بوجہ ملالت طبع تشریف نہ لاسکے

۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اول نماز سے پیشتر آتے ہی شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور سے مخاطب ہو کر ان سے اونکے سفر کے حالات اور عرصہ سفر دریافت فرمایا اور کہا کہ کل جب آپ گئے تو میں بیمار تہا پہر نماز کے بعد حضرت اقدس نے مجلس فرمائی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی نسبت شیخ صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے اسکے بعد مسٹر پگٹ کی نسبت آپنے شیخ صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ اُسے ملنے گئے تہے شیخ صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے روانہ ہونے سے ایکدن پیشتر مجہے خط ملا تہا میں اسی روز اپنے دو دوستوں سمیت اسکے مکان پر گیا پہلے ایک عورت آئی اوسکو ہم نے اپنا ایڈرس دیا وہ اندر چلی گئی تو بوڑہا آیا اور ہر چند اُسے تاکید کی کہ ہم پگٹ سے ملنا چاہتے ہیں مگر بار بار یہی جواب ملا کہ اس وقت مسٹر ہملٹن ملسکتا ہے پہر جب ہملٹن کا حال اس بوڑہے سے پوچہا تو اس نے فرمایا کہ آخر کار آسمانی ٹیکہ ہی رہ جاوے گا اور پہر اور ذکر اذکار ہوتے رہے اور ۱۰ بجے کے قریب حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

ضمیمہ نزول المسیح

بقیہ مضمون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وہ نشان جو انکو دکھائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو انپر پتھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں اور کسی زمانہ میں اسکا انجام اچھا نہیں ہوا تو کیا اب اچھا ہو جائے گا مگر اس زمانہ میں دہریت پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور نہیں ڈرتے ہیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ دون یہ لوگ اس اندھے سے مشابہ ہیں جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندھاپن سے متنبہ نہیں ہوتا یہ لوگ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صدہا خدا کی تائیدیں اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے نہیں دیکھتے اور احد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہیں اور حضرۃ عیسٰی کی نسبت بھی یہودیوں کا یہی حال ہے ✦

حال میں ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسٰی سے ایک معجزہ بھی ظہور میں نہیں آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی سچی نکلی۔ وہ کہتا تہا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا کہاں ملا وہ کہتا تہا کہ بارہ حواری بہشت میں بارہ تخت پائینگے کہاں بارہ کو وہ تخت ملے یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لے کر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریوں میں سے کاٹا گیا اور پطرس نے تین مرتبہ اسپر لعنت بھیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا۔ اور نیز کہتا تہا کہ اس زمانے کے لوگ ہنوز نہیں مرینگے کہ میں واپس آجاؤنگا کہاں واپس آیا اور پھر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جھوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ میں ہمیں خبر دی گئی ہے کہ سچا مسیح جو یہودیوں میں آنیوالا تہا وہ ہرگز نہیں آئیگا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہ آجائے پس کہاں الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پھر اس جگہ بہت شور مچاتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب میں پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا میں دوبارہ آئیگا اور یہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانوں میں یحیٰی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اسکا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمیں مثیل کی خبر نہیں دی اس نے تو صاف فرمایا تہا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دینگے کہ تو نے کہاں لکھا تہا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا اور ان تقریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے ✦

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میاں ثناء اللہ کے دل باہم متشابہ ہیں یا نہیں میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونے کی نسبت کس قدر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں نکلی بلکہ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہوگئیں شرطی پیشگوئیاں شرط کیموافق پوری ہوئیں اور ہونگی اور جو پیشگوئیاں بغیر شرط کے ہیں جیسا کہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسیطرح پوری ہوگئیں یہ تو میری پیشگوئیوں کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کئے ہیں بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اسکے حوالے کرینگے خدا کیلئے پیشگوئیوں کا یہ حال اسے تو ہمیں بھی تعجب ہے ایسی پیشگوئیوں پر تو نسخ بھی جاری نہیں ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ منسوخ ہوگئیں تہیں۔ ہاں وعید کی پیشگوئیاں جیسا کہ آتھم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کی قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا انکے کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکہتا ہے جیسا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تہی اسکے ساتھ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہیں تب بھی عذاب ٹل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ یونس جھوٹا تہا۔ دیکھو کتاب یونہ نبی اور درمنثور ✦

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دہونا پڑتا ہے اگر ان کے دلمیں تقوے ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نکرتے جنمیں دوسرے نبی شریک غالب ہیں اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیپر جو بڑی صفائی سے پوری ہوگئیں نظر نہیں ڈالتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہیں کیا یہ ایمانداری ہے اگر ان کو طلب حق ہوتی تو انکے لئے طریقہ تصفیہ آسان تہا کہ وہ خود قادیان آتے اور میں انکی آمد و رفت کا خرچ بھی دیدیتا اور بطور مہمانوں کے ان کو رکہتا تب وہ دل کہولکر اپنی تسلی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے ✦

اسیطرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرۃ مسیح سے مرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیاں صحیح نہیں نکلیں اور دراصل یہودا اسکریوطی مرتد ہونے کا بھی یہی سبب تہا کہ علانیہ ہتیار بھی خرید ہو گئے تھے مگر سب بات کچی رہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مرتد ہو گیا مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا ایسا ہی بعض منافقوں نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تہا کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تہا کہ ان کو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تہی اس پر بعض بدبخت مرتد ہو گئے اور حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا میں رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجا لائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نمونے بدبختوں کیلئے موجود ہیں مگر پھر بھی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی ہی کیطرف دوڑتے ہیں اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہیں آتے کیا کیا افترا بنا رکھے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعوی کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسٰی علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے اے نادانو اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو اس اقرار میں کہاں لکہا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعوی ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تہا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کہولدی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بہر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسٰی رکہا گیا تہا اور مجھے خاتم الخلفا ٹہرایا گیا تہا اور میری نسبت کہا گیا تہا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا مجھے بتلایا گیا تہا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کہلے کہلے طور پر درج تہا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکہا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹہرایا

گیا تہا مگر پہر بھی مین نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ مین لکھدیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بنا تی تہی مگر مین نے اس رسمی عقیدہ کو براہین مین لکھدیا مین خود تعجب کرتا ہون کہ مین نے باوجود کہلی کہلی وحی کے جو براہین احمدیہ مین مجھے مسیح موعود بناتی تہی کیونکر اسی کتاب مین یہ رسمی عقیدہ لکہہ دیا +

پھر مین قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جارہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کہولدی جائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے کہ **تو ہی مسیح موعود ہے** +

پس جب اس بارہ مین انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کہول کر لوگون کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل مین روز روشن کیطرح یقین بٹھا دیا گیا تب مین نے یہ پیغام لوگون کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تہی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تہا اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو مین براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دعوے کرتا کہ مین مسیح موعود ہون مگر خدا نے میری نظر کو پہیر دیا مین براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تہی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تہی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دین کہ مین نے باوجودیکہ براہین احمدیہ مین مسیح موعود بنایا گیا تہا بارہ برس تک یہ دعوٰی کیون نکیا اور کیون براہین مین خدا کی وحی کے مخالف لکھدیا گیا یہ امر قابل غور نہین جو ظہور مین آیا کیا یہ طریق بے ایمانی نہین کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہین جہان مین نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہین کرتے کہ اسی براہین احمدیہ مین مسیح موعود ہونے کا **دعوی** بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ مین پہلے سے طیار کر رکہا ہے ایک دشمن بھی گواہی دیسکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت مین اس سے بے خبر تہا کہ مین مسیح موعود ہون تبہی تو مین نے اسوقت یہ دعوی نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بیخبری کے زمانے مین مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہین ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہین کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو مین اسی براہین مین اُس سے فائدہ اُٹھاتا اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تہا کہ مین اسی براہین مین یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا ان دونون متناقض مضمونون کا ایک ہی کتاب مین جمع ہونا اور **میرا اس** وقت مسیح موعود کا دعوی نہ کرنا ایک **منصف جج** کو اس رائے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کیطرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین براہین احمدیہ مین موجود تہی اس لئے مین نے ان دو متناقض باتون کو براہین مین جمع کر دیا +

اگر براہین احمدیہ مین فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹھا سکتا تہا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیون اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بھی فضول تہا کیونکہ انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ وار ہوتے ہین اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہین ہو سکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دہوکا پیش جا سکتا تہا مگر اب تو ایسے بیہودہ اعتراض کو قدم رکھنے کی جگہ نہین کیونکہ اسی براہین احمدیہ مین اظہار دعوی سے بارہ برس پہلے جا بجا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے

غرض براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دہوکا دیسکتا تہا جبکہ براہین احمدیہ مین میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تہا کہ لودیانہ کے مولویون محمد اور عبد العزیز اور عبد اللہ نے اسی زمانہ مین اعتراض کیا تہا کہ یہ شخص اپنا نام **عیسٰی** رکہتا ہے اور عیسٰی کی نسبت جسقدر پیشگوئیان ہین وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے **ریویو** مین دیا تہا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی براہین مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے +

پس مین خدا کی حکمت عملیون پر قربان ہون کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین مین تیار کر رکہا۔ اگر براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا کچھ بھی ذکر نہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور اسی وقت پڑ جاتا اور اگر براہین مین صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اسمین مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتھ مین ایک حجت آجاتی کہ براہین مین تو حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار تہا اور پہر بارہ برس بعد اس آمد سے انکار کیون کیا گیا مگر ایکطرف وحی الٰہی کا براہین مین مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایکطرف اسکے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے۔ غرض خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کرکے کہ مین نے پہلے کی آمد ثانی کا اسی کتاب مین ذکر کر دیا جہان میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تہا میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تہا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ مین مندرج ہین جو مجھے مسیح موعود بناتے ہین وہ تمام افترا پر محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہین کریگی جو دعوٰی مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا اسکا منصوبہ اتنی مدت پہلے بنا رکہا تہا۔ غرض اسی کتاب مین جسمین میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا بھی ذکر ہونا بھی میری سادگی اور عدم افترا پر ایک **زندہ گواہ** ہے +

افسوس کہ ہمارے مخالفون کی کچھ ایسی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہین اور دوسری چھوڑ دیتے ہین آتھم عیسائی کے ذکر کے **وقت شرط** کا نام نہیں لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجانا اور داخل قبر ہوجانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تہا زبان پر نہین لاتے اور جن **واقعات** سے ثابت ہوتا ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کو دجال کہنے سے رجوع کیا ان واقعات کا نام نہین لیتے کیا مجال کہ ان واقعات کی طرف اشارہ بھی کرین سب کہا جاتے ہین اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہین تو ہرگز لوگون کو نہین بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہوچکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور دوسرا حصہ قابل انتظار ہے اور یہ بھی نہین بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی تہی جیسا کہ الہام **توبی توبی فان البلاء علی عقبک** سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہو چکا تہا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت کے بعد جو احمد بیگ کی موت تہی **خوف** دامنگیر ہونا ایک طبعی امر تہا پس اسی خوف سے دوسرے حصے کے پورے ہونے مین تاخیر ہو گئی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیون مین عادت اللہ ہے مگر یہ بد اندیش مخالف ان امور کا کبھی ذکر بھی نہین کرتے اور یہودیون کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہین جس سے جاہلون کے دلون مین شبہات ڈالدین بلکہ ان لوگون نے تو یہودیون کے بھی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات مین افترا سے کام لیتے ہین جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد کی بحث مین یہی کارروائی کی اور دہوکا دیکر کہا کہ دیکھو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی مین لکھا تہا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد مین لڑکا پیدا ہوکر مر گیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی + (باقی آئندہ)

اب ان بہلے مانسون کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان مین کوئی بے ایمانی اور جہوٹ نہین تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جسمین خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اسی دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونیوالا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی۔ اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کہلی کہلی وحی الہی نہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی مین یہ ضرور تہا کہ پہلے ہی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الہی مین یہ الفاظ ہونے چاہیئے تھے مگر کیا کوئی دکہلا سکتا ہے کہ وحی مین کوئی لفظ تہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیون نے پیشگوئیان کی تہین کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیون کے آنے کے بعد سب کے آخر مین آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اب کیا کوئی اعتراض کرسکتا ہے کہ ان نبیون کی پیشگوئیان جہوٹی نکلین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسی کے بعد پورے دو ہزار برس گذرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہوا بلکہ درمیان مین کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہین ✦

یہ باتین مولوی ثناء اللہ نے مقام مُد کے مباحثہ مین پیش کی تہین ان باتون سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوۃ کو اور اُس معیار کو جو نبیون کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہین رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جہوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آکر کسی پیشگوئی کو جہوٹا تو ثابت کرین اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ لیکن اس تفتیش کیوقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹہراوین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیان انکے نزدیک صحیح نہین تو انکو تمام انبیا علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر اُن کی موت کفر پر ہوگی ✦

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہین ڈرتے۔ بار بار ان کے دامن مین جہوٹ کی نجاست ہے عیسائیون اور یہودیون کی پیروی کرتے ہین عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت کے لئے قرآن شریف مین فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگین کیون کین اور دشمنون کو حیلون تدبیرون سے قتل کیون کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے اسکو خوب کی تالیف کے لئے حیلون سے کیون کوشش کیگئی اور کیون احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر افسوس کہ یہ دونون یعنی عیسائی اور نئے یہود یہ نہین سمجھتے کہ پیشگوئیون مین جائز کوشش کو حرام نہین کہا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان بیمار اچہا ہوجائیگا اس کو منع نہین ہے کہ وہ دعا بھی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعے سے اچہا ہونا مقدر ہو غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیون اور یہودیون کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام مین مولوی ثناء اللہ نے اسی مُد کے مباحثہ مین یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور انکے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہین ہوئی اگر یہ لوگ ایسا اعتراض کرتے تو پہر یہود سے مشابہت کیونکر ہوتی میرے نزدیک ضروری تہا کہ ایسے اعتراض ہوتے اے بہلے مانس جس حالت مین اسی مقدمہ کے اثناء مین مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتوی تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہین ہوئی یعنی میرے مقابل تو اُس نے اشاعۃ السنۃ مین مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شور مچایا کہ یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کے مخالف ہے اور حق یہی ہے کہ مہدی موعود آئیگا ہوگا اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور پہر گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لئے مہدی کا انکار کردیا وہ رسالہ اُس کا پکڑا گیا اور اسپر اسی کے بہائیون کا کفر کا فتوی بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کارروائی سے اُس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اسیکا نام نہین کہ برسر بازار کسی کے سر پر جوتے پڑین بلکہ جو شخص مولوی اور متقی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہوجائے تو اس سے بڑہکر اس کی کوئی ذلت نہین منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یہ کس قدر سیاہی کا ٹیکا ہے کہ لوگون کے سامنے بیان کرنا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور خوب لڑائیان ہونگی اور گورنمنٹ کو خوش کرنیکیلئے یہ کہنا کہ یہ سب جہوٹ ہے اگر اب بھی ذلت نہین ہوئی تو ہمین اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ لوگون کی عزتین ایک ریختہ کی عمارت سے بھی زیادہ پکی ہین کہ کسی بدچلنی سے انمین فرق نہین آتا۔ رہی عزت جعفر زٹلی کی پس ان لوگون کا کوئی مستقل وجود نہین یہ سب مولوی محمد حسین کے سایہ ہین وہ ان کا ایڈوکیٹ جو ہوا جبکہ انکے ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا ان کی ذلت پیچھے رہ گئی سایہ ہمیشہ اصل کا تابع ہوتا ہے جبکہ اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کہڑا رہ سکتا ہے ابھی اگر کسیکو شک ہو تو دونون بیان مولوی محمد حسین کے میرے پاس موجود ہین ایک بیان تو قوم کے خوش کرنیکیلئے اور دوسرا بیان گورنمنٹ کے خوش کرنیکیلئے وہ دونون بچشم خود دیکھ لے اور پہر آپ انصاف کرے کہ مولوی کہلاکر اور موحد ہوکر اسکا ایڈوکیٹ بنکر یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت ✦

ہم نے تو اس زمانے مین یہود دیکھ لئے اور ہم ایمان لائے کہ آیت غیر المغضوب علیہم اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی تہی کہ اس قوم مین بھی مغضوب علیہم ضرور پیدا ہونگے سو ہو گئے اور پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگئی مگر کیا آپ کچہ ایسی ہی بدقسمت ہو کہ انکی تقدیر مین یہود بننا ہی لکہا تہا اس تحمل کو ہم خدائے کریم کی طرف ہرگز کبھی منسوب نہین کر سکتے کہ یہود مردود بننے کے لئے تو یہ امت اور مسیح اسرائیل سے آوے ایسی کارروائی سے تو اس امت کی ناک کٹتی ہے اور اس خطاب کے لائق نہین رہتی کہ اسکو امت مرحومہ کہا جاوے پس اس امت کا یہود بننا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیہم سے سمجہا جاتا ہے اس بات کو چاہتا ہے کہ جو یہود مغضوب علیہم کے مقابل مسیح آیا تہا اس کا مثیل بھی اس امت مین سے آوے اسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم افسوس کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ مین پوری ہوئی جسمین لکہا تہا کہ مسیح کے زمانے کے علماء ان سب لوگون سے بدتر ہون گے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیون پر ہم کیا افسوس کرین وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے گو معنے نہین سمجھتے تھے مگر یہ لوگ صرف من گہڑت باتین پیش کرتے ہین اور یہودی تو حضرۃ عیسی کے معاملہ مین اور ان کی پیشگوئیون کے بارہ مین ایسے قوی اعتراض رکھتے ہین کہ ہم بھی ان کا جواب دینے مین حیران ہین بغیر اسکے کہ یہ کہدین کہ ضرور عیسی نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اُن کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہین یہ احسان قرآن کا انپر ہے کہ انکو بھی نبیون کے دفتر مین لکہدیا اسیوجہ سے ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور ان تہمتون سے معصوم ہین جو انپر اور انکی ماں پر لگائی گئی ہین قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی تہمتین انپر دو تہین ✦

(۱) ایک یہ کہ انکی پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے یعنی وہ ناجائز طور پر پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ اُن کی موت بھی لعنتی ہے کیونکہ وہ صلیب کے ذریعے سے مرے ہین اور توریت مین لکہا تہا کہ جو ولد الزنا ہو وہ ملعون ہے وہ ہرگز بہشت مین داخل نہ ہوگا اور اسکا خدا کی طرف رفع نہین ہوگا اور ایسا ہی یہ بھی لکہا تہا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جس کی صلیب کے ذریعے سے موت ہو وہ بھی لعنتی ہے اور اس کا بھی خدا کی طرف رفع نہین ہوگا یہ دونون اعتراض بڑے سخت تھے خدا نے قرآن شریف مین ان دونون اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے و بکفرھم و قولھم علی مریم بھتانا عظیما و قولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن

شبه لهم (الجزو ۶ سورہ نساء) اس آیت مین دونون جملون کا جواب ہے اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نا تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دہوکہ سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے اس لئے وہ مقبول ہے اور اسکا نبیون کی طرح رفع ہو گیا ہے اب کہان ہین وہ مولوی جو آسمان پر حضرۃ عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہین یہان تک تو سب جھگڑا ان کی روح کے متعلق تہا جسم سے تو کچھ علاقہ نہیں +

غرض قرآن شریف نے حضرۃ مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیون پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کسیطرح انکو دفع نہین کر سکتے صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہین عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہین مگر یہان نبوۃ بھی انکی ثابت نہین ہو سکتی ہائے کسکے آگے یہ ماتم لے جائین کہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیان صاف طور پر جہوٹی نکلین اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے ان لوگون پر واویلا ہے جو سرے معاملہ مین مسیح کو جہوٹ بنا رہے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگون کے سامنے شرمندہ نہین ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے مین ان نادانون کو کیا کہون اور کیونکر ان کے دل مین سچائی کی محبت ڈالدون جو نقالون کی طرح پہرتے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسی انکا کام ہے اور مسخری ان کا شیوہ ہے صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہین مگر انکے نزدیک ابتک کوئی نشان ظاہر نہین ہوا مین نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مین نے دیکھی ہے جسمین وہ درخواست کرتا ہے کہ مین اسطور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہون کہ فریقین یعنی مین اور وہ یہ دعا کرین کہ جو شخص ہم دونون مین سے جہوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب طیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہین مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشین دل سے ظاہر کی ہین نفاق کے طور پر نہین تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ مین بہت ہی احسان کرینگے کہ مرد میدان بنکر ان دونون ذریعون سے حق و باطل کا فیصلہ کر لینگے یہ تو انہون نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہین تو بات ہے +

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگون کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا لیکن ہم موت کے مباہلہ مین اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہین کر سکتے کیونکہ حکومت کا منشاء ایسے چیلنج سے ہے … مانع ہے ہان مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفون کو منع نہین کہ ایسے چیلنج سے ہمین جواب دینے کے لئے مجبور کرین خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہون یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر مین سے اور اپنی جماعت مین عزۃ رکہتا ہو جس کے بارہ مین کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادۃ ثبت کر دین اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمین اس سے کوئی انکار نہین کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہین گے کہ ایسی موتون سے فریقین محفوظ رہین صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکھرام کے متعلق تھی اس مین خدا نے یہی ظاہر کیا تہا کہ وہ قتل کے ذریعہ سے مریگا اور ایسا ہی شائع کیا گیا اور مین خیال کرتا ہون کہ اسکے قتل کئے جانے کا بہید یہ تہا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیون کی نسبت اختیار کی اور خدا نے دیکھا کہ اس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس نے گالیان دینے مین کسی نبی کو باقی نہ چہوڑا پس آخر وہی زبان کی چہری متمثل ہو کر اس پر پڑی اور عظیم الشان نشان تہا اور زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیون سے دنیا کے لوگون نے انکار کر دیا +

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد ہون تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چہپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کرین کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام تصریح سے لکھین) مین کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہون اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس دعوے کا مین جہوٹا ہونا یقین رکھتا ہون اور اے خدا مین تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہین ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہین تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر مین اس عقیدہ مین صادق ہون اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرۃ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہین جو کسی نامعلوم وقت مین پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کر تا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہنچے آمین ثم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ مین مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہین اور اس کے بعد تھوڑے دنون مین ہی میری زندگی مین ہی قبر مین داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہین تو بذات خود آزما لین ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہین +

یہ چیلنج جو درحقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اس کو لفظ بلفظ جو نمونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا ہوگا جو اوپر مین نے لکھدیا ہے ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تبدیلی منظور ہو تو پرائیوٹ خطوط کے ذریعہ سے اس کا تصفیہ کرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیون کے دستخط ثبت ہونے چاہئے اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک مین شائع ہونا چاہئے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بہیجدین +

مجھے کچھ ضرورت نہین کہ مین مباہلہ کے لئے چیلنج کرون ان کا اپنا مباہلہ جس کے لئے انہون نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً ۲۴ سال گذر چکے ہین میرے لئے یہ نشان قائم کر رکہا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اگر مین اس مقابلہ مین مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائین کیونکہ جب خدا نے مجھے جہوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو مین جہوٹے ہونے کی حالت مین کسی پیشوائی اور امامت کو نہین چاہتا بلکہ اس حالت مین ایک یہودی سے بھی بدتر ہون گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ +

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وہ منافق نکلے گا صفحۂ روزگار مین اس کا نام بڑی عزت کے ساتھ منقوش رہیگا اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اس کی ہلاکت سے مقولہ مشہورہ کی رو سے کہ خس کم جہان پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ مین کیا لکھ سکتا ہون اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو اضافہ چاہتا ہے تو مجھے اطلاع دیجائے مین خوشی سے اس کو قبول کرونگا بشرطیکہ وہ بیہودہ نہ ہو اور حیلہ اور بہانہ کی اس سے بو نہ آوے اور تقوی کی بنا پر ہو نہ دنیاداروں کی چالبازی کے رنگ مین اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مین چاہتا ہون کسیطرح حق کہل جاوے اگرچہ مین خدا کے نشانون کو ایسا دیکھ رہا ہون جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور مین خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون

+ یہ بھی لکھدین کہ اس مقابلہ کے لئے مین مستعدی کرتا ہون اور میری طرف سے باقرار تمام یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بیہودہ اور گول بیان پر توجہ نہوگی +

عام خبرین

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ موتین ملک وال ضلع گجرات مین ہوئی تہین ان کی نسبت ہم نے زبانی خبرین سنی تہین مگر اب سول ملٹری اخبار اور پانیئر اخبار کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے کہ واقعی مین وہ لوگ ٹیکا لگانے سے ہلاک ہوئے ہین ابہی تک امر تحقیق طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے عرق مین کسطرح سے زہریلا مادہ پیدا ہوگیا ہے ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل عرصہ چار سال سے ہندوستان مین ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہین ہوئے تھے یہ سنا گیا تہا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عوارض مین مبتلا ہو گئے ہین کسی کی نظر مین فرق آ گیا ہے کوئی کئی ماہ تک تپ مین مبتلا رہا ہے کسی کے قوائے رجولیت پر اس کا حسرت ناک اثر پڑا ہے وغیرہ وغیرہ مگر موت اسکے نتائج مین سے نہ سنی تہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف جو کہ اس ٹیکہ پر اس قدر نازان تھے کہ گویا انکے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ خدا تعالےٰ کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے طاعون سے نجات کے لئے تقویٰ طہارت کی کوئی ضرورت نہین ہے خدا جانے اب بھی شرمندہ ہونگے یا نہین

امیر کابل اور روس سول ملٹری گزٹ ولایتی اخبار سینٹ جیمز کے حوالے سے لکہتا ہے کہ پارلیمینٹون مین آجکل ان امور پر گفتگوئین ہوتی ہین جو کہ کابل مین واقع ہوئی ہین فروری سنہ ۱۹۰۰ء مین جب برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات مین الجھی ہوئی تہی روس نے موقع دیکھکر گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی تہی کہ وہ اپنے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھہ قائم رکہنا چاہتا ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا کہ وہ دوسری طاقتون سے اس معاملہ مین مدد لے مگر اس مین اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس اثناء مین روس کے ایجنٹ افغانستان مین برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش مین مصروف تھے اور جس شخص کی معرفت یہ خبر پہونچی ہے اس کی رائے ہے کہ موجودہ تغیر جو افغانستان اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی باعث ہے انڈین گورنمنٹ نے بعض امور کی نسبت دوستانہ طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت کیا تہا کہ شاید امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ ایسی کوئی کارروائی نہین کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے ایک جواب کی امید کی جا سکتی تہی امیر صاحب کی طرف سے کیسا جواب آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سلطانہ وظیفہ دینے سے انکار کیا ہے نامہ نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھہ ہی ہو گورنمنٹ ہند کبھی اس امر کو جائز نہین خیال کریگی کہ روس کے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھہ قائم ہون کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہین ہو سکتے ؛

لنڈن مین ۱۹ اجون سے لیکر ۱ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جو چاہ نیلام کے واسطے ہندوستان لنکا اور جاوا سے آئی ہے اس مین سے سنہ ۱۹۰۲-۳ کے واسطے ۶۶ ۷۴۳ ۷۴۳ گٹھے ہندوستانی چاء اور ۵۶۲۹۸۵ گٹھے لنکا کی چاء اور ۴۸۳۵۴ گٹھے جاوا کی چاء کے تھے حالانکہ سنہ ۱۹۰۱-۲ء کے لئے جو چاء آئی تہی اوس مین ۶۰۶۱۲۸ گٹھے ہندوستانی چاء ۶۵ ۶۵ ۵۳ لنکا کی چاء کے اور ۳۰۲۱ ۲ جاوا کی چاء کے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاء کا استعمال دن بدن ترقی پر ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کا کارسپانڈنٹ سمالی لینڈ بربرا سے لکہتا ہے کہ سومالی ملا کی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک فہرست اوس سامان کی دیتا ہے جو اس کے قبضہ مین آیا ہے اور پہر لکہتا ہے کہ اگر صلح کی خواہش ہے تو مین صلح کرنے کو طیار ہون اور اس کے شرائط درج کر دئے ہین اور اگر لڑائی چاہتے ہو تو اسکے لئے بھی طیار ہون پہر تمسخر سے لکہتا ہے کہ چونکہ کالے فوجیون کو مارتے مارتے اس کی تلوار کند ہو گئی ہے اس لئے اب گورے فوجی اسکے مقابلہ پر آنے چاہئین برٹش گورنمنٹ کے بہت لیوی ہے ... باقاعدہ ٹرپ اور ۱۵۰۰ سے زیادہ سومالی لیوی ہے اور ابھی ۷۰۰ نو اعدادان نوجوان زنجبار سے آنے والے ہین اور قریب ۱۵۰ کے توپ خانہ ہندسے جانے والا ہے اسکے علاوہ ۔ توپین ۹ درے پونڈر کی اور لامیکسم توپین روانہ کی گئی ہین اور اس وقت وہان ۵۴ برٹش آفیسر ۱ میڈیکل افسر اور ۴ اعلےٰ سپیل اسسٹنٹ ہین اور ابھی اور فوج بھی روانہ کرنے کی تجویز ہے اس حالت مین برٹش گورنمنٹ کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منواے ۔ **لارڈ کچنر صاحب بہادر** اپنے سٹاف کے ساتھہ بمبئی مین ۲۸ نومبر کو پہونچے بمبئی کے تمام عمائد اور تمام افسر ریلوے بندر پر آپکے استقبال کے واسطے جمع ہوئے تھے اسی رات لارڈ کچنر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے **والنٹیر** جو کہ دہلی دربار پر جاوینگے ان کی تنخواہ برابر ملتی رہیگی

امریکہ کے علاقہ کینیڈا سے ایک عیسائی جماعت نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسیٰ علیہ السلام آنے ہین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے مکانون سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤن کے قریب پہونچے کہ وہان سخت برف باری ہونے والی تہی حکام نے بدین خیال کہ وہ برف باری سے تباہ نہ ہو جاوین ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا تہا ان متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہین وہ اپنے خیال مین ایسے راسخ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم جب رہا ہونگے ضرور مسیح کو تلاش کرینگے ؛

(فری تھنکر)

جرمنی مین ایک ماہر چشم نے تحقیق کی ہے کہ یورپین لیڈیان جو ایک جالی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہین اس سے ان کی بینائی کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسی عورتون مین سے ۷۵ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

چھہ سے آٹھہ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی رقم کو ۔ دس سال کے لڑکے چھہ ہندسون کی رقم کو اور جوان آدمی سات ہندسون کی رقم کو یاد رکھہ سکتے ہین اور اس سے حافظہ کی قوت جاذبہ کا اندازہ کیا گیا ہے ؛

یادگار دربار قیصری اور انکم ٹکس کی معافی کی درخواست

انگلش مین کا یہ رائے ہے کہ جس نے گورنمنٹ ہند کو اس امر پر توجہ دلائی ہے کہ جشن قیصری دہلی کی یادگار مین گورنمنٹ ہند انکم ٹکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ لارڈ کرزن بہادر اس براہ راست ٹکس کو جس کا دینا ہر شخص کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہین یا نہین شاید لارڈ کرزن اس فکر مین ہونگے کہ ہندوستان مین جو فوج بڑہانے کی تجویز کی گئی ہے اسکے لئے روپیہ درکار ہے ۔ اور اور ایسی ہی کئی تجاویز کے لئے روپیہ درکار ہے۔ پھر انکم ٹکس معاف کیا گیا تو یہ بہت بڑا رخنہ خزانہ ہند مین کسطرح پورا ہوگا جسطرح کسی فضول خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف سے بچنے کے لئے اسے صرف یہی ایک مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پورے کر کے کچھہ پس اندازی بھی کر سکتے ہو یہی مشورہ گورنمنٹ ہند کے اخراجات کی بابت دیا جا سکتا ہے ۔ لیکن بالفرض اگر لارڈ موصوف اس عظیم الشان یادگار تاجپوشی قیصری پر انکم ٹکس بتمام موقوف نہ کر سکین تو کم از کم ہزار روپے سے کم آمدنی والون کو اس بوجھہ سے سبکدوش کر دیا جاوے

حضور وایسرائے نے اجمیر مین تالاب آنا ساگر اور شاہجہان کی سنگ مرمر کی بارہ دری اور اڑہائی دن کا جھونپڑا مسجد بھی دیکھے اور اپنی تقریر مین ان سب مقامات کی مرمت کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ گو ہم شاہجہان کی طرح اڑہائی دن مین اس کی مرمت نہین کر سکتے کہ جتنی دیر مین اس نے اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت مین بھی بہت جلدی کی جاویگی

نوجوان مہاراجہ صاحب میسور کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر رنڈیون کا ناچ بالکل نہین ہوا بہت سے والیان ریاست کم درجے کے امراء اور غریب شائقین ناچ کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے ؛

مطبع الصدیق قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب احمدی چھپکر شائع ہوا

قحط اور طاعون کا حقیقی علاج

محتاجوں اور مریضوں کو مژدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡہًا فَنَرُدَّہَا عَلٰۤی اَدۡبَارِہَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَہُمۡ کَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ وَکَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا ۔ النساء

آیت مرقومہ بالا سے عیاں ہے کہ جو لوگ سبت یعنی زمانہ امن و آرام کی قدر نہیں کرتے اُن پر خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑا کرتی ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان ذی عقل طبعًا یہ خواہش رکھتا ہے کہ میری روح اور جسم ہمیشہ امن و آرام میں رہے اسی لیے اس فطرتی خواہش کے پورا کرنے کے لیے جناب الٰہی نے ابتدائے آفرینش سے آجتک ہمیشہ ایسے سامان پورے طور پر مہیا کیے ہیں جن سے یہ فطرتی خواہش سیر ہو جاتی ہے۔ پھر جب انسان امن و آرام کے ان حقیقی اسباب کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو لازمًا وہ دکھ اور درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اے مسلمانان ہند اگر تم قلب سلیم لیکر غور کرو تو تم پر منکشف ہو جائیگا کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی یہ حقیقی اسباب امن و آرام کے پورے طور پر مہیا ہیں **اوّل** جسمانی آرام کے لیے جناب الٰہی نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک ایسی محسن اور قدرشناس گورنمنٹ کا سایہ ہمارے سر پر کیا ہے کہ جس کے ظل ہمایوں میں آتے ہی ہم ہر طرح کے جسمانی دکھ پہنچانیوالے چوروں۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں ظالموں اور سکھا شاہی کرنیوالی شریروں کے پنجہ ظلم سے محفوظ و مامون ہیں ہماری عزت و آبرو میں اب کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ہماری تعلیم و تہذیب کیلیے ہر ایک قسم کے علوم کے مکاتب کھولے گئے ہیں ہماری سفر و حضر کیحالتوں کیموافق طرح طرح کے آرام کے وسائل ہم پہنچائے گئے۔ روزگار اور ملازمت حاصل کرنیکیلیے بیشمار محکمے کھولے گئے جنمیں انسان حسب لیاقت عہدے حاصل کر سکتا ہے یہانتک کہ اکثر اصحاب کو اس قدرشناس اور محسن گورنمنٹ نے بڑے بڑے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز کیا ہے۔ زمینداروں کی بہبودی کیلیے جہانتک ممکن تھا نہریں نکالکر آبپاشی کے وسائل بہم پہنچا دیے ہیں غرض **شعر** ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم + کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست +

تم جانتے ہو کہ ایشیا اور افریقہ میں زیادہ تر اہل اسلام ہی آباد ہیں اور جسقدر علاقے اس دولت عظمیٰ کے تحت میں آگئے ہیں وہاں کی رعایا کو نہایت امن و امان ملا ہے۔ سرکاری ملازمت کے طفیل جسقدر مختلف بلاد و امصار دیکھنے کا موقع ملا اسیقدر اس محسن گورنمنٹ کا احسان نکا دل گرویدہ ہو گیا دیکھنے سے ہی نظر آتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کیلیے یہ گورنمنٹ ہمایکطرح کوشش کر رہی ہے بمقابلہ اس کے جو علاقے دوسری حکومتوں یورپ کے ماتحت ہیں وہانکے ویسیونکی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یونرویکا حال تو آپ لوگوں نے سنا ہی ہوگا کہ انہوں نے غیر اقوام کے ساتھ کیسا ذلیل سلوک کیا ہے روزمرہ اپنے ملک میں دیسی ریاستوں اور سرکاری علاقوں کی رعایا کا مقابلہ کر کے دیکھلو جنمیں بوجہ اس روشنی کے۔ ایشیائی قصر ظلمت میں پڑی ہوئی ہیں کہ ان تک دیکی اجازت نہیں دیتیں۔ روسیہ کے ممالک کے دائمی قحط اور متواتر بغاوتوں کے حالات تو آپ روزمرہ پڑھتے ہیں۔ وہاں رعایا حکام کی سختیوں سے کسطرح بغاوت پر مجبور ہے۔ اسکے مقابل سرکار عالیہ کے نائب عالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کی بے انتہا فیاضیونکو دیکھو جو حال ہی میں انہوں نے بعض مساجد واگذار کرکے کی ہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے ان متبرک مقاموں کو ایسے تحائف بھی عنایت کیے۔ ایساہی اس عہد امن میں تار۔ ڈاک۔ ریل۔ جہاز۔ مطابع کے موجود ہونے سے کسقدر آرام اور سہولتیں ہو گئی ہیں۔ وہ نادر کمیاب دینی کتابیں جنکے دیکھنے کی خواہش میں ہمارے آبا و اجداد چل بسے اب چند روپیوں پر بازار سے ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ غرض ایسی محسن گورنمنٹ اور ایسے پرامن زمانے کے ہوتے ہوئے کہ جسمیں تمہاری دینی اور دنیاوی بہبودی کے ہر ایکطرح کے سامان موجود ہیں پھر تمہارے دلمیں یکمینہ خیالات بھرے ہوئے ہیں کہ ایک مہدی خونی بھی آئیگا اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا اور قتل اور خونریزی سے زمین کو لہولہان کر دیگا۔ حالانکہ **شعر** اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں + بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں +

تم ان خونی مہدیوں کے حالات پڑھکر دیکھلو جو گذشتہ صدیوں میں گذرے منھوں نے بسبب ان اختلاف کے جو ذاتی اغراض پر مبنی تھے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہا دیا اور ملت پاک کو بڑے ضعف اور نقصان پہنچائے جیسا کہ تواریخ سے عیاں ہے۔ گذشتہ واقعات اگر یاد نہوں تو اور ایک تازہ خونی مہدی کا حال سنو جسکا نام محمد عبداللہ حسن ہے جو ملک سمالی لینڈ افریقہ مشرقی میں اٹھا ہے اس نالائق نے آجتک جسقدر نقصان جان و مال اپنی قوم سومالی کا جو مسلمان ہے کیا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے۔ یہ شخص سنگدلی۔ بیرحمی۔ سفاکی غضب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اس مظلوم قوم سومالی کی مدد کیلیے اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ابر رحمت کیطرح دقت پر نہ پہونچتی تو اس سیاہ دل کا ذبح آجتک انکا خاتمہ ہی کر رہا ہوتا۔ اس نابکار کے پنجہ ظلم سے ان غریب مسلمانوں کو چھڑانے کیلیے اس دولت عظمیٰ نے اخراجات کے بار گراں اٹھانیکے علاوہ بہت سے لائق برٹش افسروں کی قیمتی اور عزیز جانوں کو نظرہ بذل دینے سے بھی دریغ نہیں کیا تا کہ جلد تر اس پلید طبع نفس کا خاتمہ ہو چونکہ تمنے اس فیاض گورنمنٹ کی ایسی قدر نہ کی جیسا کہ حق تھا اور خدا کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا کہ اسنے ایک ایسا امن اور آزادی کا زمانہ دیا ہے اسلیے پھر غضب الٰہی تم پر ٹوٹ رہا ہے جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ اندرونی افریقہ کے جنگلی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس پر عدل گورنمنٹ کے زیر حفاظت ہو جائیں (جیسا کہ میجر سوین صاحب بہادر کی کتاب متعلقہ سومالی لینڈ سے ظاہر ہے) اور تم باوجود اسقدر احسانات دیکھنے کے پھر ان کمینہ خیالات سے بھرے پڑے ہو کہ کوئی سفاک آئیگا حالانکہ قرآن شریف میں صاف حکم ہے **وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا** تمہارے ہی نفاق کے سبب گورنمنٹ کی کوششیں بھی جو تمہاری بہبودی کیلیے تھیں پورے طور پر بار آور نہیں ہوئیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فیصلہ کر دیا ہے کہ **لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ**۔ چونکہ تم اس نعمت کے حصول کے بعد شاکر نہوئے اسلیے عذاب شدید کے دروازے تم پر کھولے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ نہروں کی آبپاشی کثرت پیداوار غلہ کا موجب ہوئی پھر بھی قحط دور نہیں ہوتا اور اسقدر قواعد حفظان صحت پر عمل کرنے کا رنٹین لگانے سیگریگیشن کیمپ بنانیکے پھر بھی بیماری کی ترقی نہیں رکتی بلکہ قحط اور طاعون دونوں ترقی پر ہیں۔ **دوم** جب زمین و آسمان کے مالک نے دیکھا کہ تمہاری جسمانی ضروریات کا پہلو بسبب اس دولت عظمیٰ کے قریب التکمیل ہو گیا ہے اور تمہاری روحانی حالت نہایت پستی میں ہے اور بسبب غفلت مجذوم ہو گئی ہے تو عین وقت پر اس نے بہار کیطرح تمہاری دستگیری کی اور اس صدی کے مجدد کو بسبب اس مماثلت کے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مسیح موعود بنا کر اور بسبب اس نسبت کے جو اسکو اپنے آقا و مولیٰ صلعم سے تھی مہدی مسعود کا خطاب دیکر آسمانی اسلحہ اور روحانی قوتوں سے مسلح کر کے بدر کامل کیطرح چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا تا کہ وہ تمکو روحانی ظلمتوں سے نکالے اور **وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ** جیسے عظیم الشان پیشگوئی زمانی طور پر بھی پورا کر دکھائی تا کہ جو ذلتیں تغیر زمانہ سے تم پر پڑی ہیں وہ دور ہوں پھر اسکی صداقت ظاہر کرنیکے لیے اپنے پیارے نبی صلعم کی پیشگوئیوں کو جو اس اصدق الصادقین نے مسیح موعود کیلیے بطور آیت زمانی بتائیں پورا کر دیا تا کہ پاکدل مومن ان عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھکر اپنے نبی کریمؐ اور اسکے ظل مسیح موعودؑ پر تازہ ایمان لائیں جیسا کہ سورج اور چاند کا گرہن عین حدیث دار قطنی کیموافق رمضان ۱۳۱۱ھ میں پورا ہوا۔ بسبب ایل اونٹ بیکار ہو کر تیز گرمی القلاص

کیونکہ انکی تکذیب سے کتاب اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام پاک نوشتوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہوگئے تھے جھوٹا کر دیا اور اپنی شقاوت سے غیرت الٰہی کو جوش دلایا۔
کتاب اللہ اور خود جناب الٰہی کی تکذیب تمنے اسطرح کی کہ اس پاک کتاب میں اس پاک ذات نے اس اُمت مرحومہ کے لیے سلسلہ خلفا موسیٰ کیطرح ایک سلسل خلافت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ سورہ نور میں ہے
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ...... الخ۔ اس وعدہ صادقہ کے مطابق ضروری تھا کہ جسطرح حضرت مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ
کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے مثیل موسیٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس اُمت کا خلیفہ مسیح ابن مریم کے قدم پر چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ دوم یہ کہ کتاب اللہ نے نہایت تاکید سے متواتر جگہ اس
بات کو بیان کیا ہے کہ مفتری ضرور بسبب افترا کے ہلاک ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر مہلت نہیں دیتا جس سے زمین میں فساد پھیلے اور صادق اور کاذب کے معیار کا کوئی پیمانہ نہ رہے جیسا کہ فرمایا
اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ باوجود ان آیات بینات کے تم ایک ایسے شخص کو
مفتری کہہ رہے ہو جسکو علاوہ بے انتہا نصرتوں اور تائیدوں کے نبی کریم صلعم سے بھی زیادہ مہلت دیگئی ہے اور اسطرح تم وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ کی مہر کو جو نبی کریم کی صداقت پر اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے توڑ
رہے ہو۔ اب خدا کیلیے غور کرو کہ کیا تم کتاب اللہ اور اسکے نازل کرنیوالے کی تکذیب کرتے ہو یا نہیں۔ نبی کریم کی تکذیب اسطرح کیگئی کہ اُس اصدق الصادقین نے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ
عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ اب خدا کیلیے بتلاؤ کہ اگر یہ چودھویں صدی کا بدر کامل مجدد نہیں تو اور کون ہے اگر تمہارے زعم باطل میں کوئی نہیں ہے۔ تو دیکھو تم کسطرح اس قوت عالی
کی تکذیب کرتے ہو جسکی شان میں ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ ایسا ہی کسوف خسوف والی حدیث (اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ الخ) جو دار قطنی مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۸۸ پر ہے اور رمضان ۱۳۱۱ھ
میں پوری ہوچکی ہے نہیں ملتے ہو۔ ایسا ہی کسر صلیب اور قتل خنزیر کی پیشگوئیاں جو پوری ہوگئی ہیں انکو بھی تمنے بیقدر کیا۔
اب آؤ تمکو قحط اور طاعون کا یقینی علاج بتائیں۔ تمنے سنا ہوگا کہ اصول طبابت میں علاج کیلیے یہ پہلا اصول ہے کہ اسباب مرض کو دور کیا جاوے جسطرح قحط اور طاعون دو مرض ہیں ایسے ہی اسکے بھی دو سبب ہیں
ایک اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ منافقانہ عقیدہ رکھنا اور یہی امن و آزادی کے ہوتے ہوئے قتل اور فساد کی خواہش رکھنا اور وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ کے خلاف کیا۔ دوسرے
خدا کے اس نور کا جو مسیح اور مہدی جیسے خطابات عالیہ سے موسوم ہو کر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوا ہے انکار کرنا۔ اب اصول طبابت کے مطابق علاج بھی دو ہیں ایک یہ کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ
حُسن عقیدہ کو پیدا کرو اور خون انگیز خیالات دل سے دور کرکے اس خدا کی نعمت کی قدر کرو جو اسنے ایک ایسی فراخ حوصلہ عادل اور قدر شناس گورنمنٹ دی ہے کیونکہ ؎ بود آں فرمایہ ہر کو سپہر ما کہ از منعم
خویش نا بدسرے ہا اور دعا کرو کہ خدا کی نصرتیں اس گورنمنٹ کے شامل حال رہیں اور تم اسیطرح امن و آزادی سے اسکے مہد رافت میں آرام کرتے رہو۔ تم پہلی صدی کے ابتدائی زمانہ پر غور کرکے دیکھو کہ تم
کیسے آہنی تنور رومیں تھے اور کسطرح ابر رحمت کیطرح اس گورنمنٹ نے آکر تمہیں درندوں کے منہ سے چھڑایا۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ تم اس امام صادق مرسل من اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر
بیعت کرکے اسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھلو تاکہ وہ تم کو ان ابدی دکھوں سے چھڑائے جو بغیر ایسے ہادیوں کی صحبت کے دور نہیں ہوسکتے۔ اسوقت خطہ زمین میں یہی ایک مرد میدان ہے
جسنے اسلام۔ قرآن۔ اور نبی کریم صلعم کی عزت کو ظاہر کیا ہے اور ان دریدہ دہنوں کے منہوں کو جو عیب گیری اور خباثت کی نجاست کھاتے سے خنزیر دنکی طرح ہوگئے تھے بند کیا ہے اور اسکے ذریعہ
حسب فرمودہ الٰہی پھر پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم ہوگا۔ اسکی تائید اسقدر آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے کہ وہ اسجگہ لکھے نہیں جاسکتے۔ میں تمہیں دردمندوں کی طرح نصیحت کرتا ہوں
کہ تم تعصب اور آبائی خیالات اور دنیاوی عزتوں کے جھوٹے ننگ و ناموس کو دور کرکے صرف چند گھنٹے اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو پھر تم پر حق کھلجائے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں
کہ میں بھی تمہاری طرح ظلمت میں تھا مگر اللہ تعالیٰ نے برادر محمد افضل اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب پر رحم فرماوے جنکے ذریعہ مجھے اس امام صادق کی ایک کتاب عقد القرآن
حصہ دوم کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے پڑھنے کے بعد ہی میں نے خدا کے فضل سے امام کی بیعت کرلی اور مجھے دوسری کتاب کے دیکھنے کی اُسوقت ضرورت نہ پڑی۔ کیونکہ اس کتاب میں
اس جری اللہ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ایسی غیرت ظاہر کی ہے کہ جب تک کوئی فنا فی الرسول نہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتا۔
پس اے عزیزو ہر دو عام امراض کے ہر دو علاج تمہارے آگے پیش کیے ہیں۔ ان کو قبول کرو تا تمہارا بھلا ہو اور تم اس غضب اور لعنت الٰہی سے جو قحط اور طاعون کی شکل میں
ظاہر ہوئی ہے نجات پاؤ۔ اس علاج کے مجرب اور یقینی کے مزید اطمینان کے لیے ایک واقعہ سُن لو اور عبرت پکڑو وہ یہ ہے کہ یہ لعنت اور غضب جس کے اب تم وارث ہو
رہے ہو جب یہود پر نازل ہونا شروع ہوا تو اُسوقت بھی بعینہ یہی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ باوجود اس کے کہ ہماری اس گورنمنٹ کیطرح رومن گورنمنٹ نے یہود
کی بڑی عزت کی اور بڑے بڑے اختیارات اُنکو دیے اور ہر طرح اُن کی بات اُن کی عدالت میں سُنی جاتی تھی اسیطرح امن و آزادی بھی ملی ہوئی تھی پھر بھی وہ نالائق گندہ قوم
ایک خونی مسیح کا انتظار کر رہی تھی اور اس زعم میں تھی کہ مسیح آکر انکو پھر داؤد کی تخت پر بٹھا دے گا اور دوسرے جب مسیح علیہ السلام ہمارے آقا و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب
کی طرح غربا کی شکل میں ظاہر ہوئے اور ہمارے امام صادق کیطرح فرمایا کہ مجھے زمینی سلطنتوں سے کوئی غرض نہیں میں آسمانی بادشاہت لیکر آیا ہوں وہ تمہاری طرح ہی غیظ و غضب
میں آکر حضرت مسیح کی تکفیر کرنے لگے یہانتک کہ صلیب پر لٹکا دیا جس پر اس ذات مقتدر نے انہیں زندہ اتار کر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے اکٹھا کرنیکو دوسرے ممالک میں روانہ کر دیا اور
آخر سرینگر محلہ خان یار میں اپنی سنت قدیمہ کے مطابق كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وفات دیکر اس خاک پاک کشمیر جنت نظیر میں سُلا دیا اس واقعہ پر خوب غور کرو بالکل تمہارے حالات سے ملتا ہے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ کاٹا نہیں جاتا۔ اگر تم مومن ہو تو باز آؤ اور ٹھوکر نہ کھاؤ۔
نہ ماننے والوں کا اسوقت جو انجام ہوا اُسکو جناب الٰہی نے اپنی پاک کلام میں اسطرح بیان کیا ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ
مِنْ نّٰصِرِيْنَ۔ ایسا ہی اس صادق کے انکار کا انجام ہوگا جسکو اُسنے آپ اسطرح بیان کیا ہے ؎ واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار ؎ بدقسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم ؎ اسی ایسے کے
آخر زماں بسوخت ؎ از مہر چارہ اش بکنداہر کوثرم ؎ اور دوسرے مقام پر فرمایا ؎ بگوش ہوش بشنو از من اے ملک من ؎ کہ من گواہ بریں کردگار خود بکنم ؎ از فکر تفرقہ باز آ و با منی
پروانہ ؎ وگرنہ گریہ برغمگسار خود بکنم ؎ عمارت ہمہ دوناں خراب خواہم ساخت ؎ اگر ز چشم رواں آبشار خود بکنم ؎ یہ اشعار مدت ہوئی بطور پیشگوئی فرمائے تھے کہ بیا وا مرا
کا نام و نشان نہ تھا مگر چونکہ مکفر تفرقہ اندازی سے باز نہ آئے اور نہ آشتی کی اسلیے گریہ برغمگسار کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہوا مگر ابھی ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ؎ آگے
آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ؎ اس لیے اپنی جانوں پر اپنی اولاد پر رحم کرو اور اس کشتی نوح یعنی بیعت پر سوار ہو جاؤ تا کہ اس طوفان آتش خیز سے نجات پاؤ۔ والسلام۔

خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا صومالی لینڈ مشرقی افریقہ

یہ مضمون ہمارے احمدی بھائی ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے بربرا صومالی لینڈ مشرقی افریقہ سے کارپردازان الصدیق کے پاس بدیں غرض روانہ کیا ہے کہ اُن کے اخراجات پر طبع کرا کر شائع کیا جاوے جس صاحب کو زیادہ کاپیاں مطلوب ہوں وہ مناسب موقعوں پر اپنے بلاد میں شائع کر دیں۔ حضرت اقدس کی تائید میں ہر ایک قسم کا مضمون معہ ادویات مصدقہ اور مذہبی حالات کارخانہ الصدیق قادیان میں بڑے سستے داموں پر شائع ہوتے ہیں۔ ہمارے احباب توجہ کریں۔ (کارپردازان کارخانہ الصدیق قادیان)

جسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم ومنیجر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۷ | قادیان دارالامان - ۱۱- رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲- دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

جسطرح کہ جب چاند اپنے کمال پر پہنچا ہوا ہوتا ہے اور اس کی چاندنی فرش زمین پر چٹکی ہوئی ہوتی ہے اور ہر نوع کا آدمی اپنے اپنے مذاق پر اوس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس روشنی سے ایک خاص قسم کا نور در و دیوار اور شجر و حجر پر آیا ہوا ہوتا ہے کہ یکایک ایک بادل کا ٹکڑا اوس چاند کے مقابل آتا ہے اور اس کی روشنی کم مات کر دیتا ہے اور مسافر جو اوس چاندنی پر نازان اپنے گھر سے لالٹین لیکر نہ نکلا تہا آسے بھی فکر پڑتی ہے کہ اب اندھیرے میں ٹہوکرین لگینگی غرض کہ اوس بادل کے ٹکڑہ کے درمیان آجانے سے ہر ایک کے لطف میں فرق آجاتا ہے اور ایک قسم کی بدمزگی پیدا ہوجاتی ہے - اسیطرح ہمارا البدر نے ٹہیک اپنے وقت پہ طلوع کیا اور طلوع کرتے ہی مستعد دلون کی زمین اس سے منور ہوئی اور اس کی روشنی سے ہر ایک نے اپنے اپنے مذاق پر مستفید ہونا چاہا کہ چند ایک ابتلا اور مشکل کے بادل سامنے آگئے اور وہ تمام آب و تاب جاتی رہی اور بجائے لطف کے ایک بدمزگی پیدا ہوئی - مگر ہمین امید ہے کہ خدا تعالے کے فضل اور کرم کی ہوا بادلون کو اڑا کر لیجا دیگی اور البدر اپنی خوش نما روشنی سے اہل دل کے دلون کی زمینون کو منور کرتا رہیگا - مشکلات کے جو بادل البدر کے سامنے حجاب تہے اُن میں سے بہت تو فضل خدا کی ہوا میں اڑا کر لیگئیں ہین جس سے ہمین امید ہے کہ باقی بھی بہت جلد اڑ جاوینگے اور پھر البدر بڑی صفائی سے اس ظلمت بھری راتمین اپنے منور چہرہ سے دلون اور آنکھونکو انشاء اللہ پرنور کرتا رہیگا ٭

تخفیف قیمت کے متعلق ضروری اطلاع

البدر نمبر ۱ مین شایع کیا تہا کہ اگر تین اشخاص ایک پتہ اور مقام پر ۳ کاپی البدر کی خریدین تو ہم انکو ۶ سال مین دیوینگے لیکن پیچھے معلوم ہوا کہ حساب مین غلطی ہوئی ہے اور اسطرح سے قریب ۱/۲ کے فی پرچہ ہمین نقصان ہے اس لیئے اب ہم اطلاع دیتے ہین کہ ایسے مجموعی خریدارون سے ۴ فی پرچہ لیا جاویگا کیونکہ اس صورت مین ہم صرف محصول ڈاک مین رعایت خریدارون کو دینا چاہتے ہین نہ کہ اصل قیمت مین وہ خود حساب کر کے دیکھ لین ٭

ماہ رمضان المبارک

یہ مہینہ ایک بڑا بابرکت مہینہ ہے حتی الوسع اس مین ہر ایک کو روزہ رکھنا چاہیئے اس کے بارہ مین حضرت اقدس کی تقریر اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ ہم نے اس نمبر مین درج کیا ہے آسے غور سے مطالعہ کر کے اوس پر عمل درآمد کی توفیق اللہ تعالے سے طلب کرنی چاہیئے ٭

درخواست خریداری

البدر کی نسبت بعض احباب لکھدیتے ہین کہ فلان کے نام جاری کیا جائے مگر اوس مین کوئی تصریح اس امر کی نہین ہوتی کہ وی پی کیا جاوے یا نہ لہذا اس امر کو واضح کر کے لکھنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ سر دست البدر کی ضروریات ہرگز اس بات کی مقتضی نہین ہین کہ وہ کسی کے نام ما بعد کے وعدے پر جاری ہو - اور جو بعض احباب کے نام وی پی روانہ کرنے کی بابت تحریر فرماتے ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ اول وہ ان کو بذریعہ خط و کتابت کے قطعی فیصلہ کرلیا کرین کہ وہ خریدار ضرور ہونگے یا نہ اور در صورت واپسی وی پی وہ اس کے اخراجات کے متکفل ہوا کرین کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اسطرح کے بعض وی پی واپس آگئے ہین اور کارخانہ کو فی وی پی ۱/۲ کا نقصان ہوتا ہے اور وقت اور محنت الگ ضایع جاتی ہے ٭

تاپ تلی یعنی طحال کا ایک مجرب علاج

سہاگہ ۔ صبر سقوطری ۔ نوسادر ۔ پھٹکڑی ۔ قلمی شورہ

تولہ ۲ تولہ تولہ تولہ تولہ

سجی سفید ۔ جوکھار ۔ بائبڑنگ ۔ کلونجی ۔ رائی ملتانی

تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ

نمک سیاہ ۔ نمک لاہوری ۔ نمک سانبھر ۔ دار فلفل

تولہ تولہ تولہ تولہ

ان تمام ادویہ کو کوٹ چھانکر ایکتولہ تیزاب گندہک خالص اسمین ڈالدین اور کھرل کرین اور گھیکوار (کوار گندل) کے لعاب مین بقدر کنار (کوکن بیر) گولیان بنادین اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو کھالیا کرین ٭

اور ذیل کا پلستر بناکر مقام طحال پر لگادین ۔

زراوند ۔ صمغ عربی ۔ کتیرہ گوند ۔ اشق ۔ سرکہ انگوری خالص

۲ ماشہ ماشہ ماشہ ۲ ماشہ ۲ تولہ

تمام خشک ادویہ کو کوٹکر سرکہ ملاکر حل کرین ۔ اور طحال کے برابر ایک پارچہ برابر لیکر اس پر پلستر لگادیوین ۳ - ۴ دن تک برابر لگا رہے اور جس قدر کپڑا خشک ہو ہوکر مقام سے اٹھتا آوے آسے قینچی سے کاٹتے رہین ۳ دن مین یہ پلستر تین دفعہ لگادین

مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر قریب ۸ بجے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے تشریف لائے طاعون کے ذکر پر ایک جگہ فرمایا کہ خدا کا وجود ثابت ہو رہا ہے مجھے تو اسی میں مزا آتا ہے ساری جڑ تقوے اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں +

پھر اعجاز احمدی اور اپنے سلسلہ کی بے نظیر ترقی پر فرمایا کہ اگر کذاب کا یہ حال ہے تو پھر صدق کی مٹی پلید ہے ان لوگوں میں ایسی روحیں بھی ہیں جن پر ایک سخت انقلاب آویگا جیسے آنحضرت کے زمانے میں ابوسفیان ایک بڑا ضعیف القلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرت صلعم نے مکہ پر فتح پائی تو اسی کہا کہ تجھے پر واویلا +

اس نے جواب میں کہا اب سمجھ آگئی کہ تیرا خدا سچا ہے اگر ان بتوں میں کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر جب اسے کہا گیا کہ تو میری نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اس نے تردد ظاہر کیا اور اس کی سمجھ میں توحید آئی اور نبوۃ نہ آئی + بعض مادے ہی ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل تھی وہی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اسمیں تفریق کرتا رہا۔ اسیطرح سعید لوگوں کے دلوں میں اثر پڑ جاویگا سب ایک طبقہ کے انسان نہیں ہوتے کوئی اول جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی اوسط درجہ کے اور کوئی آخر درجہ کے میری ایک پرانی وحی ہے **یخرون للاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین** یعنے پیچھے آنے والے کہینگے انکے لئے آگے خوشخبری بھی ہے **لا تثریب علیکم الیوم** محمد حسین کو فرعون کہا گیا ہے اور نذیر حسین کو ہامان تو ہامان کو ایمان نصیب نہوا اسیطرح نذیر حسین بے نصیب گیا اور میرا استنباط ہے کہ جسطرح فرعون نے **امنت بہ بنی اسرائیل** کہا تھا ویسی ہی یہ بھی کہیگا۔ محی الدین ابن عربی نے کہا ہے کہ قرآن سے یہ ثابت نہیں کہ فرعون جہنم میں جاوے گا یہ ہے کہ اس نے اپنی قوم کو جہنم میں ڈالا شاید یہ رعایت اس کے ساتھ اس لئے ہو کہ اس نے موسیٰ کو پالا۔ پرورش کیا تعلیم دلوائی تربیت کی مگر ہمارے آنحضرت صلعم کو دوسرے کی تربیت کا ذریعہ نہیں ملا صرف خدا نے ہی کی +

عشق رسول سیر سے واپس پہنچتے ہوئے ایک حافظ صاحب نے آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ میں نابینا ہوں ذرا کھڑے ہو کر میری عرض سن لیں حضور کھڑے ہو گئے اس نے کہا میں آپ کا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں نماز میں دعا کرنی چاہیے کہ مجھ میں اور میرے گناہ میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسیوقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنیوالا بے نصیب ہوتا ہے نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتے۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے گئے ہیں اگر ایک انسان کنواں کھودے اور ۲۰ ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود پا لیوے۔ یہ خدا کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جاوے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نبا شد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سو لے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی ہوتا ہے ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے۔ تو پھر ثواب نہیں ہوتا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادۃ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا امارہ نہ رہا تو ثواب کیسے رہا نفس کی مخالفت کرنے کا ثواب تھا وہ اب رہی نہیں قرآن شریف میں ہے **ولمن خاف مقام ربہ جنتان** پ ۲۷ یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا درجہ ثواب کا نہ رہا تو یہ بات بے صبری سے نہیں ملتی **انسان کو یہانتک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں** آخر خدا تعالیٰ مہربان ہو کر دروازہ کھول دیتا ہے اسیطرح ایک اور بزرگ کا قول ہے جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ ہیں کہ عبادات کی بجا آوری میں جو اسے تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اب عبادات محبوبات نفس میں شامل ہو گئیں جیسے اور کھانا پینا وغیرہ۔ اس کے محبوبات نفس تھی ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ جیسا وفادار اور کوئی نہیں دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے صبر نہیں ہونا چاہیئے (خدا تعالیٰ ہمیں اور ہمارے تمام بھائیوں کو صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنی محبت اور ذوق اور شوق سے بہرہ ور کرے آمین ایڈیٹر)

صحبت کا اثر ہماری جماعت کو چاہیے کہ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے رہیں اور کچھ دن یہاں رہا کریں انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حصہ لیتا ہے ویسے ہی بدبو سے بھی حصہ لیتا ہے اسیطرح زہریلی صحبت کا اثر اس پر ہوتا ہے +

مخالفین کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ مکہ معظمہ کی حالت کا تو کبھی ہم نے معائنہ نہیں کیا مگر اب اس وقت کی حالت دیکھکر پتہ لگتا ہے کہ ایسا ہی حال اس وقت تھا۔

ابوجہل ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھکر ہے فرعون نے تو آخر کہا **امنت بہ بنی اسرائیل** پ ۱۱ مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا مکہ میں سارا فساد اسی کا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند عظمت اور شرف کو چاہنے والا تھا اس کا اصلی نام بھی عمرو تھا اور یہ دونوں عمر و مکہ میں تھے خدا کی حکمت یہ کہ ایک عمرو کو تو کھینچ لیا اور ایک بے نصیب رہا اس کی روح اندر ہی اندر جلتی ہو گی اور حضرۃ عمر رض نے ضد چھوڑ دی تو بادشاہ ہو گئے جیسے **ان شانئک ھو الابتر** آنحضرت کے حق میں پر... یہ کمبخت رسول اللہ صلعم کو جسمانی اور روحانی طور پر ہر دو طرح ابتر قرار دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **انا اعطینٰک الکوثر** یہاں کوثر کا قرینہ **فصل لربک وانحر** ہے نحر اولاد کے لئے ہوتا ہے کہ جب عقیقہ ہوتا ہے تو قربانیاں دیتے ہیں پس اگر نبی کریم کی اولاد نہ روحانی ہوتی نہ جسمانی تو نحر کس کے لئے آیا +

اسوقت قرآن کی عظمت بالکل دلوں میں نہیں رہی عبداللہ غزنوی صاحب کا بھی ایک کشف ہے جو اس کے متعلق تھا کہ اس میں ان کو الہام ہوا تھا کہ **ھذا کتابی ھذا عبادی فاقرأ کتابی علی عبادی**۔

عمرو رضی نے کسی سے پوچھا کہ آپ بڑے غصے والے ہوتے تھے اب غصہ مسلمان ہو کے دور ہو گیا فرمایا دور تو نہیں ہوا معتقد ہو گیا ہے اور اب اپنے ٹھکانے پر چلتا ہے +

ظہر و عصر ظہر کیوقت حضرت اقدس نے نماز سے قبل قدرے مجلس کی لاہور سے چند احباب آئے تھے ان سے ملاقات کی عصر کی نماز بھی حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر و سیر فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے آتے ہی فرمایا کہ آج ہی کے دن سیر ہے کل سے انشاء اللہ روزہ شروع ہوگا تو چار پانچ دن تک سیر بند رہیگی تاکہ طبیعت روزے کی عادی ہو جاوے اور تکلیف محسوس نہ ہو +

اعجاز احمدی کی نسبت اڈیٹر صاحب الحکم نے سنایا کہ شحنہ ہند نے لکھا ہے کہ شروع سال میں اس کا جواب اعجازی طور پر شائع ہوگا اور اسکے لئے ۳ ہزار روپیہ لوگون سے طلب کیا ہے کہ اس روپے سے وہ کتاب تصنیف کرکے شائع کریگا اور دس ہزار انعام لے لیوے اسطرح سے ۱۳ ہزار روپیہ وہ لینا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیمیا گر دہوکہ باز اسیطرح نادانون کو دہوکہ دیکر لوٹا کرتے ہین ✦

مخالفت پر فرمایا کہ اسی تحریک ہوکر نشان ظاہر ہوتے ہین اور مخالفون کی تحریک ایسی ہے جیسے کل (مشین) سے ایک کنوان نکالا جاوے ورنہ موافقین جو آمنا کہکر چپ کرگئے ان سے کیا تحریک ہوسکتی ہے اعجاز احمدی سے خود لوگ اس نتیجہ پر پہنچ جاوینگے کہ قرآن دانی اور عربیت کی اصل جڑ وہنیں لوگونمین ہے (احمدیہ میں) کیونکہ وہ نتیجہ نکال لینگے جن کی عربی دانی یہ ہے کہ اس کی مثل لوگ نہین لا سکتے تو ضرور ہے کہ قرآن دانی بھی انہین مین ہو اعجاز احمدی مین بہت سی پیشگوئیان بھی کی ہین اور ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ اسمین من مثلہ کے یہ معنے بھی اکثر مفسرین کئے ہین کہ مقابلہ مین کوئی لکھکر لا دیں تو اسمین پیشگوئیان بھی اسیطرح ہون جیسے قرآن شریف مین ہین

ایک ذرہ حرکت اور سکون نہین کرسکتا جب تک آسمان پر اول حرکت نہ ہو ذلت وجودی کی اس سے ہے کہ وہ اسمقام پر لغزش کہا جاتا ہے طریق تادب یہ تہا کہ اسمقام پر ٹہر جاتے اور جو فرق عبد اور معبود کا ہے اس سے آگے نہ بڑہتے مگر وہ ایسے طریق پر ہین کہ عملی حالتین رہے جاتے ہین نماز روزہ سے آخرکار فارغ ہو بیٹھتے ہین۔ بہنگ وغیرہ مسکرات استعمال کرنے لگجاتے ہین ہیریت مین اور ان مین انیس بیس کا فرق ہے اور انکی حیا کی دلالت کرتی ہے کہ اس فرق مین خبر نہین تہے عیسائیون نے ایک کو خدا بناکر آگ لگائی اور انہون نے ہر ایک وجود کو خدا بنایا ہندو تو پھر بھی انکا بد اثر پہنچا ہے حرمت کی پرواہ نہین ہے اسلئے مثلاً غیر محرم سب جائز رکھتے ہیں صورت پرست ہوتے ہین نا محرم عورتون پر بد نظری کرتے ہین اس زمانہ کا بگاڑ سخت ہے ✦

اصل تقوی جس سے انسان دہویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیا آتے ہین وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے کوئی ہوگا جو قد افلح من زکھا کا مصداق ہوگا پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہین لوگون مین اس کی قدر نہین ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ملے چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا اسے اور راہ سے مالدار کردے اسیطرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کردے جسمین اوس کی رضا حاصل ہو حدیث مین ہے کہ کوئی چور چوری نہین کرتا مگر اس حالت مین کہ وہ مومن نہین ہوتا اور زانی زنا نہین کرتا مگر اس حالت مین کہ وہ مومن نہین ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گہاس بھی نہین کہا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگون کا نہین ہے اصل جڑ اور مقصود تقوے ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے انسانی حکومتون کے احکام گناہون سے نہین بچا سکتے حکام ساتھ ساتھ تو نہین پھرتے کہ انکو خوف رہے انسان اپنے آپکو اکیلا خیال کرکے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہین کرتا کہ خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو گناہ نہ کرتا۔ تقوے سے سب شئے ہے قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین سے بھی مراد تقوی ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہین کرتا کہ اسکو اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے پھر دوسری سورۃ بھی ھدی للمتقین سے شروع ہوتی ہے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ سب اسیوقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہین ہوتی ✦

ایک اور آیت قرآن شریف مین ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا الخ پ ۲۴ ع ۱۸ اس کے بھی مراد متقی ہین ثم استقاموا یعنی انپر زلزلہ آئے ابتلا آئے آندھیان چلین مگر ایک عہد جو اس سے کرچکے اس سے نہ پھرے آگے خدا فرماتا ہے کہ جب انہون نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکہلایا تو اس کا اجر یہ ملا تتنزل علیہم الملئکۃ یعنی انپر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو تمہارا خدا متولی ہے وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے اور اس جنت سے یہان مراد دنیا کی جنت ہے جیسے ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ پھر آگے ہے نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ دنیا اور آخرت مین ہم تمہارے ولی اور متکفل ہین بعض لگ ولمن خاف مقام ربہ جنتان کی آیت کے معارض ایک حدیث الدنیا سجن للمومن پیش کیا کرتے ہین الدنیا سجن للمومن اس کے اصل معنے یہ ہین کہ مومن کئی قسم کے ہوتے ہین فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات پ ۲۲ ع ۱۶ مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے ہین اور یہ تکالیف نفس لوامہ تک ہوتی ہین کہ اس مین انسان کے ساتھ کشمکش نفس امارہ کی ہوتی رہتی ہے وہ کہتا ہے کہ راحت اور آرام کی بات اختیار کر اور لوامہ وہ نہین کرتا اس وقت انسان مجاہدہ کرتا ہے اور نفس امارہ کو زیر کرتا ہے اور اسیطرح جنگ ہوتی رہتی ہے حتی کہ امارہ شکست کہا جاتا ہے اور پھر نفس مطمئنہ رہ جاتا ہے۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ پ ۳۰ ع ۱۴ یعنی تو پھر جنت مین داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جاتا اور مومن کا جنت خود خدا ہے یعنی جب وہ خدا کے بندون مین داخل ہوا تو خدا انکو وہین مین ہے اور وہ اس کے عباد مین آگیا تو اب اس حالت مین وہ سجن کہان رہا۔ ایک مرتبہ جاتا ہے کہ اس وقت تک وہ تکالیف مین ہوتا ہے جیسے جب کوان کہودا جاوے تو اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ پانی نکل آوے مطلب یہ تہا اصل مین پانی نکالنا ہے جب پانی نکل آیا اب کہودنے کی ضرورت نہین ہے تو اس آیت مین ظالم سے مراد نفس امارہ والے اور مقتصد سے مراد لوامہ والے اور سابق بالخیرات سے مراد مطمئنہ والے ہین پہلی تبدیلی زندگی مین جب تک آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے جب یہ ختم ہوئی تو پھر دار النعیم مین آجاتا ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور ان باتون مین لذت اوٹھاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے تو اگر خدا اسے بتلا بھی دیوے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نکر تو اس کی خوشی اسی مین ہوگی کہ خواہ دوزخ مین جاؤن مگر مین ان عبادات سے رک نہین سکتا جیسے افیمی کو جب افیم کی عادت ہو جاتی ہے تو اسے کیسی ہی تکالیف ہون اور خواہ گھلتا ہی جاتا ہے مگر افیم کو نہین چھوڑتا جسطرح دنیا مین نوجوانون کو ہم دیکھتے ہین کہ ان کو ایک دھن جب لگجاوے تو خواہ والدین کتنا روکین منع کرین مگر وہ کسی کی نہین سنتے اور اس دھن کی خوشی مین تکالیف کا بھی خیال نہین ہوتا ایسی ہی اس مومن عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خیال بھی نہین ہوتا کہ اجر ملیگا یا نہین۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہان سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اسکے سوا چارہ نہین۔ اس حالت مین کسی سہارے پر اس کے جوش نہین ہوتے کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے کہ شیطان اس مین کسی وقت دخل دیوے مگر یہان ذاتی محبت کے مقام مین سہارا نہین ہوتا جیسے مان اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہین ان مین انسان تفرقہ نہین ڈال سکتا ان کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے مثل مشہور ہے مان مارے اور بچہ مان مان پکارے اسیطرح اہل اللہ خدا کی مار

کہاکر کہاں جا سکتے ہیں بلکہ بار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں

خدا کی محبت کا جلال دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال بزور کے ساتھ نزول نہیں ہوتا جیسے جب انسان کسیکو اپنا نوکر سمجھتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اس لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت ملے تو اس کی طرف محبت کامل کا التفات نہیں ہوتا اور وہ ایک نوکر …… شمار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہو اور آقا کو معلوم ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹوں میں شمار ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہے خدا بڑی دولت ہے

استغفار غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے اس لئے استغفار ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر نہوں۔ ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلادیں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے غفر اور کفر کے ایک ہی معنی ہیں تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں +

عیسویت کی ترقی پر فرمایا کہ جو ترقی انہوں نے کرنی تھی وہ کرچکے پورے طور پر انسان کو خدا بنالیا اگر انسان خدا بنسکتا ہے تو بگٹ سے کیوں ناراض ہیں بہت خدا بنجاویں تو طاقت زیادہ ہوگی۔

دعوت ظہر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر ایک خادم نے عرض کی کہ ایک تقریب اس کے ہاں خوشی ہے اور کچھ کھانے کا انتظام کیا گیا ہے حضور بھی شام کو تشریف لاکر کھانا دہین تناول فرمادیں تو میں سعادت ہے فرمایا کہ دعوت رات کے واسطے ہوتی ہے مجھے ایسی مرض ہے کہ دن کے آخری حصہ میں وہ عود کرتی ہے اور میں بالکل چل پھر نہیں سکتا اسی لئے دیکھتے ہو کہ پھر نیکا وقت صبح کا رکھا ہے ابھی بھی نماز سے پیشتر پاؤں سرد ہورہے تھے تو میں دوا پیکر آیا ہوں۔ خیال آتا ہے کہ گھڑی گھڑی کیا کہوں کہ سرد ہورہا ہوں اس لئے افتان و خیزان آجاتا ہوں اس لئے شام کو میں جا نہیں سکتا۔ ورنہ دعوت کا رد کرنا تو اچھی بات نہیں ہے مگر جب بیمار ہو تو انسان مجبور ہے **عصر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی +

رویت ہلال مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر **ماہ رمضان** کا چاند دیکھا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز گزار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر مسجد میں تشریف لائے

فرمایا کہ رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تہا۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پ ۲، یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

روزہ اور نماز کی باطنی تاثیرات کا فرق صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے پس انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سلمان منا اہل البیت سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہونگی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ کی میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے * اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تہا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تہا۔

نشاط نوجوانی تا بہ سی سال
چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال

اب جبکہ چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں ورنہ اول میں بٹالہ تک کئی بار پیدل چلا جاتا اور پیدل آتا اور کوئی کسل اور ضعف مجھے نہوتا اور اب تو اگر ۵ یا ۶ میل بھی جاؤں تو تکلیف ہوتی ہے چالیس سال کے بعد حرارت غریزی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات رنج و غم کے گذرتے ہیں اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے علاج میں زیادہ دیر ہوجائے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے

دو قسم کے احکام خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ ۶۰ سال جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتی ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری و صد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اسکی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎

موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے +

فدیہ اور توفیق روزہ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کیواسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے …… پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اوس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخشدیگا

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اوسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہوجاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود کو اپنے آپکو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گران ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گران گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا

---

* اس مقام پر حضرت اقدس نے وہ تمام قصہ سنایا جو کہ البدر کے صفحہ ۳ میں درج ہے

دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر مین تہا کہ آوے اور روزہ رکھون اور پہر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہین ہے۔ اس دنیا مین بہت لوگ بہانہ جو ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دہوکہ دیلیتے ہین ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہین۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہین اور تکلفات شامل کر کے ان وسائل کو صحیح گردانتے ہین لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہین ہے تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اسی کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اوس کے دل مین درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہین لیکن خدا کے نزدیک تکیہ کوئی شے نہین۔ جب مین نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایکدفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا (کشف مین) اور انہون نے کہا تو نے کیون اپنے نفس کو اس قدر مشقت مین ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسیطرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت مین ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اوسے کہتا ہے کہ تو کیون مشقت مین پڑا ہوا ہے ــــــ یہ لوگ ہین کہ تکلف سے اپنے آپکو مشقت سے محروم رکھتے ہین اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتو مین ڈالتا ہے اور نکالتا نہین اور دوسرے جو خود مشقت مین پڑتے ہین ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اوس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اوس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ مین گرنا چاہتے ہین تو ان کو خدا آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہین وہ آگ مین ڈالے جاتے ہین یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ مین پیش آوے اس سے انکار نکرے۔ اگر آنحضرت صلعم اپنی عصمت کے فکر مین خود لگتے تو واللہ یعصمک من الناس کی آیت نہ نازل ہوتی۔ حفاظت الہی کا یہی سر ہے۔ پہر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

(اوپر کی تقریر فارسی زبان مین تھی ہمنے افادۂ عام کی خاطر اردو مین ترجمہ کر کے لکھی ہے۔)

ایڈیٹر

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے با جماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر و عصر کے اوقات مین کوئی بات قابل اشاعت نہین ہوئی مرف عصر کیوقت جب حضور کی خدمت مین یہ بات پیش کی گئی کہ ثناء اللہ لکہتا ہے کہ میری موت کی پیشگوئی کرو تو حضور نے فرمایا کہ یہ حیلہ ہے ورنہ وہ جانتا ہے کہ ہم حکومت سے معاہدہ کر چکے ہین کہ موت کی پیشگوئی نکرینگے اس لئے دیدہ دانستہ لکہتا ہے ورنہ ہم نے جو لکہدیا ہے وہ خود حسب شرائط شائع کر دے کہ جو کاذب ہے وہ پیشتر مرجاوے آخر اسطرح لکہنے سے کیون خوف آتا ہے اسطرح نہ لکہنا اور ہمین لکہنا کہ پیشگوئی کرین یہ صرف حیلہ جوئی ہے۔

مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے رمضان ملتوی رہی۔

ظہر کے وقت حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیرآبادی اپنے حالات قبل از نماز حضرۃ اقدس کو سناتے رہے۔

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہین ہوا

مغرب و عشا۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے اور پہر کہانا تناول فرمانیکے بعد حضرت اقدس تشریف لائے تو ایک شخص سے اپنے بیعت لی۔ بعدازان ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان عیسائی پرچہ اپی فنی سے ایک مضمون سناتے رہے جو کہ کسی انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین سے لفظ ذنب کے معانی پر مخالفانہ رنگ مین لکہا ہے کہ ذنب ایک ایسا لفظ ہے جو کہ قرآن مین کبائر گناہ پر بولا گیا ہے اور میرزا صاحب اس کے معانی وسعت دیکر جب لفظ نبیون کے حق مین آوے تو اس کے اور معنے کرتے ہین اور جب عوام الناس پر بولا جاوے تو اور معنے کرتے ہین اور یہ لفظ اپنے معانی پر استعمال ہوتا ہے کہ گذشتہ گناہ جو انسان کر چکا ہو اوس کی معافی طلب کی جاوے اس سے انہون نے استدلال کیا ہے کہ ضرور ہے کہ پیغمبر خدا (محمد صلعم) سے گناہ سرزد ہوئے ہون۔ اس کے جواب مین حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر استغفار کے یہی معنے ہین کہ گذشتہ گناہون سے معافی ہو تو پہر بتلا دین کہ آئندہ گناہون سے محفوظ رہنے کے لئے کونسا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت تو انسان کو استغفار سے ملتی ہے کہ انسان خدا سے چاہے کہ اُن قوائ کا ظہور اور بروز ہی نہ ہو جو معاصی کی طرف کھینچتے ہین کیونکہ جیسے انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گذشتہ گناہ اس کے بخشے جاوین اسیطرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اوس کے قوائ سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ مین مبتلا ہو تو اوس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہون سے محفوظ رہنے کی دعا نکرے اگر انجیل مین یہ دعا نہین ہے تو پہر وہ کتاب ناقص ہے انجیل مین لکہا ہے مانگو تو دیا جاویگا پس آنحضرت صلعم نے استغفار مانگا آپکو دیا گیا۔ مسیح نے نہ مانگا ان کو نہ دیا گیا۔ غرضیکہ یہی تقسیم قرآن نے کی ہے کہ گناہ سے حفاظت کے ہر ایک پہلو کو دیکھکر استغفار کا لفظ رکھا ہے کیونکہ انسان دو پہلو راہ کا محتاج ہے کبھی گناہ کی معافی کا کبھی اس امر کا کہ وہ قوائے ظہور و بروز نہ کرین ورنہ یہ کب ممکن ہے کہ قوائ خدا کی حفاظت کے بغیر خود بخود دبے رہین وہ کتاب کامل ہے جس نے دونون قسم کی تعلیم بتلائی اور عقل اور مصالح بھی خود دونون قسم کی دعا کا تقاضا کرتی ہے پہر دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کے ہاتھ پر توبہ بھی نہین کی کہ آپکا گنہگار ہونا ثابت ہو حالانکہ مسیح نے تو یحییٰ کے ہاتھ پر گناہون کی توبہ کی اور اُن سے تو یحییٰ ہی اچھا رہا جس نے کسی کی بیعت نہ کی اب بتلاؤ کس کا گنہگار ہونا ثابت ہے اور اگر مسیح گناہ سے صاف تہا تو اس نے غوطہ کیون لگایا اور پہر روح القدس کا کبوتر ابتدا ہی سے کیون نہ نازل ہوا۔

پہر استغفار کے معانی پر حضرت اقدس اور آپکے برگزیدہ احباب وہ آیات قرآنی تلاش کر کے سناتے رہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ استغفار کی دعا آئندہ خطاؤن سے حفاظت کے لئے ہے اور پہر تلاش کرتے کرتے انجیل مین سے بھی ایسی آیات نکل آئین جسمین مسیح نے آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے دعا مانگی ہوئی ہے اس کے متعلق مفصل مضمون ریویو آف ریلیجنز مین نکلنے والا ہے پہر نماز عشا گذار کر حضرت اقدس تشریف لے گئے

---

۴ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ماہ رمضان سیر ملتوی رہی۔

ظہر اس وقت بھی حضرۃ اقدس نماز مین شامل ہوئے

عصر مغرب و عشا بوجہ ناسازی طبع ان اوقات مین حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے اور نہ آجکے دن کوئی بات قابل اشاعت ذکر ہوئی۔

۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر آج حضرۃ اقدس کی طبیعت کل سے نسبتاً تندرست تھی چنانچہ آپ نے نماز باجماعت ادا کی۔

جمعہ آپ نے مسجد اقصیٰ مین ادا کیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ پڑہا جس کا خلاصہ برای افادۂ ناظرین ذیل مین درج ہے

یاایہا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون پ ۲، اس امت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہر ایک انسان دکھہ دینے والی اور مضر اشیاء سے بچاؤ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایہا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یہان پر وہی تتقون ہے جو کہ اس آیت مین ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی عجیب عبادت ہے اور غرض یہ ہے کہ تقویٰ کی صفت مین انسان قوی ہو جاوے۔ سارا قرآن جس قدر تقویٰ کی تاکید مین بہرا ہوا ہے اوتنا کسی اور شے سے نہین اصل غرض قرآن کی

تقویٰ سکہاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا نور پیدا ہو اور اس کے حکموں سے انسان کا تعلق بندہو۔ صفات الٰہی کے سامنے حیا پیدا ہو جاوے جیسے اسے علیم۔ لطیف۔ خبیر۔ اور بصیر مانتا ہے اور تمام صفات منہ باری تعالیٰ اُس کے سامنے ہیں اسیطرح حیا بھی اُس کے سامنے پیدا ہو جاوے اسکے لئے جیسی تدبیر روزہ کی ہو ویسی کوئی نہین۔ ہر ایک آدمی کے ہر ایک خواہش کے سامان موجود ہین پینے کیواسطے چاء یا شربت کہانے کیواسطے نفیس کہانے معاشرت کے واسطے بیوی مگر اسکے منہہ اور ہر ایک قوائے پر مہر ہے اور وہ ان چیزون سے کوئی فائدہ نہین اُٹہا سکتا اور وہ کہتا ہو کہ میرے خدا نے حکم دیا ہے کہ سحری سے لیکر غروب آفتاب تو کہانہ پی اور نہ اور کچھہ کر۔ تو یہ پرہیز ایک موٹا حکم ہے۔ ایک عامی آدمی بھی اگر اکیلا ہو اور کسی مکان کے اندر ہو اور اُسے پیاس لگی ہو اور خوشگوار پانی موجود ہو تو وہ روزہ توڑتا نہین ایسا مسلمان کوئی نہ ہوگا کہ روزہ رکہکر پھر اُسے دلیری ہو کہ کچھہ کہا یا پی لیوے خدا نے یہ ایک مشق تبلائی ہے کہ لوگ اس کی حقیقت پر غور کرین جیسے ایک روزہ دار باوجود پیاس ہونے کے پہر پانی نہین پیتا باوجودیکہ پانی موجود ہے اس لئے کہ اُسے خدا نے حرام کیا ہے تو پھر دوسرے محرمات کی طرف وہ کیون دلیری کریگا خدا نے جیسے کہانے پینے کی اشیاء کو روزہ مین حرام کیا ہے ویسے ہی چوری۔ غیبت چغلی اور بدنظری کو حرام کیا ہے۔ چاہیئے کہ ہاتہہ سے کسیکو ایذا نہ دین اور پاؤن سے کسی بدکاری کی جگہ چلکر نہ جاوین روٹی اور پانی کا چہوڑ دینا تو ایک موٹی بات ہے اور اصل مین یہ مقتضے اس بات کا کہ انسان خدا کی کل محرمات سے بچا رہے جس نے اس بات کو نہین سمجہا اُس نے کیا۔ روزہ رکہا۔ کیا خدا کو ہماری بہوک اور پیاس سے مزا آتا ہے وہ تو فرماتا ہے کہ یہ سب اس لئے ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم گناہون سے بچو رہو گناہ سے بڑہکر انسان کے وجود کو خراب کرنے والی اور کوئی شئے نہین اور اس کے لئے تریاق روزہ ہے جس سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بندہہ جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف موٹی بات بہوک پیاس کو چہوڑتا ہے اور اوس پر کوئی ترقی نہین کرتا تو افسوس ہے کہ اس کے روزہ نے خدا کے ہان کوئی مول نہ پایا۔ جیسے اگر ایک مکان مین سوراخ موجود ہون تو چور آسانی سے اُس کے اندر داخل ہو سکتا ہے اسیطرح آنکہہ کان منہہ اور شرمگاہین یہ سوراخین ہین کہ جن سے شیطان اندر گہسکر ایمان کے مال متاع کو لوٹتا ہے۔ آنکہہ نامحرم کی طرف ایسی جاتی ہے جیسے بکری سبزی کو دیکہکر جا پڑتی ہے اور اُسے کوئی خیال حلال وحرام کا نہین ہوتا اسیطرح منہہ ہے کہ زبان سے بے ساختہ باتین جو جی مین آوین نکلتی جاتی ہین اور اُسے خبر نہین کہ خدا کے فرشتہ ایک ایک لفظ کو لکہہ رہے ہین۔ لہذا ہماری جماعت کو چاہیے کہ ان ایام مین خصوصاً کوشش کرین اور تقویٰ کی باریک راہون کی نگہداشت کرین ۔

عصر مغرب و عشا عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔ **مغرب** کی نماز ادا کر کے اور کہانا تناول فرماکر حضرت اقدس نے مجلس کی مدراس مین ایک مخلص عہدہ دار حضرت اقدس کے غلیبہ عاشق ہین اور ان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد

ایک کذاب نے ان کو خبر سنائی کہ قادیان مین طاعون ہے حالانکہ میرزا صاحب نے کہا تہا کہ طاعون وہان نہ آویگی اُنکے ایمان نے صرف اس شنید پر یہ تقاضا کیا کہ ایک تار حضرۃ اقدس کی خدمت مین انہون نے روانہ کیا جو پڑہکر سنایا گیا اس مین درج تہا کہ اس خبر کے سننے سے میرے ایمان مین ترقی ہوئی ہے اور قادیان مین طاعون اس لئے آئی ہو کہ خدا تعالیٰ سچے مومنون اور دوسرے لوگون مین تمیز کر کے کہلانا چاہتا ہے اور جو جو خبرین ان کو غلط پہونچی ہین ہر ایک ان کی زیادت ایمان کا باعث ہوئی ہین۔ حضرت اقدس نے انکے اخلاص کی تعریف کی اور فرمایا کہ اُن کو اصل واقعات سے اطلاع دیکر اس شخص کا کذاب ہونا جتلا دیا جاوے۔ اس کی بعد معمولی باتین رہین اور حضرت اقدس ۔ عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے ٭ ص

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر اسوقت تشریف لاکر حضرت اقدس نے بیان کیا کہ رات کو میری ایسی حالت تہی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال مین کوئی شک نہ تہا کہ میرا آخری وقت ہے اسی حالت مین میری آنکہہ لگ گئی تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک جگہہ پر مین ہون اور وہ کوچہ سر بستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بہینسے آئے ہین ایک ان مین سے میری طرف آیا تو مین نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تہا کہ مین نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہین ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہہ ایک طرف پھیر لیا مین نے اس وقت یہ غنیمت سمجہا کہ اس کے ساتھہ رگڑ کر نکل جاؤن مین وہان سے بہاگا اور بہاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بہاگے گا مگر مین نے پھر کر نہ دیکہا اس وقت خواب مین خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی ٭

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ
رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی

اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہین کہ جو اسے پڑہیگا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔

ایک آریہ میرے پاس دوا لینے آیا کرتا ہے مین نے اسے یہ خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھے بھی لکہہ دو مین نے لکہدیا اور اُس نے یاد کر لیا اس خواب کے بعد پھر کیا دیکہتا ہون کہ ایک گہوڑی کا سوار ملا جب مین گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتہہ پر پیسہ رکہی مین نے خیال کیا کہ اس مین دونی چونی بھی ہوگی آگے آیا تو دیکہا کہ بجو (فضل نشان) کشمیری عورت بیٹھی ہو۔ پھر جب مسجد مین گیا تو دیکہا کہ ہزارہا آدمی بیٹھے ہین اور کپڑے سب کے پرانے معلوم ہوتے ہین۔ مسجد مین اور آگے بڑہا تو دیکہا ایک جنازہ رکہا ہوا ہو اس کی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہین کہ کس کا جنازہ ہو۔ یہ رؤیا آپ نے سنائی اور پہر نماز پڑہکر تشریف لے گئے۔

عصر اس وقت آپ نے نماز باجماعت ادا کی اور کوئی قابل اشاعت ذکر نہین ہوا ٭

مغرب و عشا آپ مغرب کی نماز ادا کر کے تشریف لے گئے اور پھر کوئی ایک گہنٹہ کے بعد تشریف لائے فرمایا کہ آج جو مجھے خواب مین الہام سے کلمات تبلائے گئے ہین مین نے ارادہ کیا ہو کہ انکو نماز مین دعا کیطور پر پڑہا جاوے اور مین نے خود تو پڑہنے شروع کر دئے ہین ٭

سوء ظن بدظنی پر آپ نے فرمایا کہ دوسرے کے باطن مین ہم تصرف نہین کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اُس سے بدتر ہو جاتا ہے کتابون مین مین نے ایک قصہ پڑہا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تہے انہون نے ایک دفعہ عہد کیا کہ مین اپنے آپکو کسی سے اچہا نہ سمجہون گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہونچے کہ ایک شخص ایک جوان عورت کیساتھہ کنارے پر بیٹہا روٹیاں کہا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اوسمین سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکہکر اس نے کہا کہ مین نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچہا نہ خیال کرونگا مگر ان دونون سے تو مین اچہا ہی ہون۔ اتنے مین زور سے ہوا چلی اور دریا مین طوفان آیا ایک کشتی آرہی تہی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کیساتھہ روٹی کہا رہا تہا اوٹہا اور غوطہ لگا کر ۶ آدمیون کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پہر اس نے اس بزرگ کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنے آپکو مجھہ سے اچہا خیال کرتے ہو مین نے تو ۶ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اُسے تم نکالو۔ یہ سنکر وہ بہت حیران ہوا اور پہر اوس سے پوچہا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے۔ تب اوس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل مین اسی دریا کا پانی ہے شراب نہین ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور مین ایک ہی اس کی اولاد ہون قوائے اس کے مضبوط ہین اس لئے جوان نظر آتی ہے خدا نے مجھے مامور کیا تہا کہ مین اسیطرح کرون تاکہ تجھے سبق حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ خضر کا قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے۔ سوء ظن جلدی سے کرنا اچہا نہین ہوتا تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اُس نے بہت سی قومون کو تباہ کر دیا انہون نے انبیاؤن اور اُن کے اہل بیت پر بدظنیان کین ٭

اس کے بعد سول ملٹری کا اخبار سنتے رہے اور دیگر احباب ذکر اذکار سناتے رہے پھر نماز عشا پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے۔

٭ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ۔ فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔ ظہر و عصر کیوقت بھی حضرۃ اقدس نمازون مین شامل ہوئے۔ مغرب اور عشا کی نمازون مین ۔

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت بھی آپ شامل جماعت ہوئے۔

عصر اس وقت نماز سے قبل آپ نے ایک رؤیا سنائی۔

رؤیا

مین دیکھتا ہون کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے مین نے اس مین پاؤن رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مین نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کر کے مین اوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور ایک گڑھا ہے بشکل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہان سے نواب صاحب کا گھر اور مین اوس پر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر تیر رہا ہون سید محمد احسن صاحب بکنارہ پر تھے مین نے انکو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور مین ہوا پر تیر رہا ہون اور میرے خدا کا فضل اون سے بڑھکر مجھ پر ہے حامد علی میرے ساتھ ہے اور اُس گڑھے پر ہم نے کئے پھیرے کئے نہ ہاتھ نہ پاؤن ہلانے پڑتے ہین اور بڑی آسانی سے ادھر اُدھر تیر رہے ہین ایک بجنے مین ۲۰ منٹ باقی تھے کہ مین نے یہ خواب دیکھا۔

مغرب و عشا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور پھر کھانا تناول فرما کر آپ تشریف لائے۔ ایک شخص امرتسری نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیان دی تھین ایک باغیرت آپکے مخلص خادم نے اسکا جواب درشتی سے دینا چاہا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جوش کے مقابلہ پر جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اوس حد تک کی بدی سے دیوین تو پھر ہمارے کاروبار مین برکت نہین رہتی جوش اور اشتعال کے وقت کے لکھے ہوئے مضامین مین فصاحت و بلاغت جاتی رہتی ہے۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا اور فرزند ہے جس قدر نرمی ہوگی اسیقدر عبارت فصیح ہوگی اہل حق کو درہم برہم نہ ہونا چاہئے گندی بات قابل جواب ہی نہین ہوا کرتی۔

اخلاق۔ اصحاب کیا رہین سے آپنے ایک شے طلب کی حضرۃ اقدس اسی وقت خود اُٹھکر اندر تشریف لے گئے اور وہ شے لا کر دی پھر نماز عشا ہوئی اور آپ ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد آپکو بذریعہ خط کے علم ہوا کہ **رسل بابا** امرتسر مین بعارضہ طاعون فوت ہو گیا ہے اس پر آپ نے نبوی محمد صلعم کے متعلق کچھ عرصہ تک گفتگو فرماتے رہے اور فرمایا کہ گذشتہ شب کو مجھ کو یہ الہام ہوا ہے۔ (الہام)

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْم

پھر اس کے بعد الہام ہوا

سَلَامٌ عَلٰى اَمْرِكَ صِرْتَ فَائِزًا

یعنی اے ابراہیم تجھ پر سلام تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تو بامراد ہو گیا۔ ابھی اتنا ہی عصر کا وقت آ گیا تو آپ نے مسجد مین تشریف لا کر یہ الہام پھر سنایا اور رسل بابا کی موت پر ذکر ہوتا رہا کہ

يُخْرَجُ الصُّدُوْرُ اِلَى الْقُبُوْرِ کا الہام بھی اس پر صادق آتا ہے اور الہام مین صدور کا لفظ ہے جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہے اور جمعہ کے دن جب مین بیمار تھا تو مجھ کو یہ الہام ہوا تھا۔ (الہام)

يَمُوْتُ قَبْلَ يَوْمِيْ هٰذَا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مریگا یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل مین عید کا دن ہے۔ پھر فرمایا کہ ان ۳ سالون مین خوارق عادت ترقی ہوئی ہے جو براہین مین یہ پیشگوئی ہے کہ مین تمہارے لئے فوج طیار کرونگا وہ ابھی ۳ سالون مین طیار ہوئی پھر آپ عصر کی نماز گزار کر تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب و تناول طعام حضور انور تشریف لائے اور ڈوئی کا اخبار اور میان فتح الدین صاحب کی نظم سنتے رہے۔

دمشق کے لفظ پر فرمایا کہ اصل مین تثلیث کی جڑ دمشق ہے یہ راز کی بات ہے اور سمجھنے کے قابل ہے مگر ہمارے مخالف خیال نہین کرتے دمشق سے مشرقی طرف اترنے کے یہی معنی ہین کہ وہ تثلیث کا استیصال کریگا **شرق** ہمیشہ **غرب** پر غالب ہوتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

میان غلام رسول حجام اور باورچی

حضرۃ اقدس کے ایک مخلص خادم کئی سال سے ہین جب سے رسالہ دافع البلاء شائع ہوا ہے انکے بھائیون نے اپنے اپنے گھرون سے ان کو صرف اس لئے جواب دیدیا ہے کہ وہ کیون حضرۃ میرزا صاحب کے معتقد ہین اسطرح سے جس قدر تکالیف معاش کی اُن کو پہونچی ہین اس کو وہ قریباً ہفتہ وار آ کر حضرۃ کی خدمت مین بیان کرتے ہین آخر حضرۃ اقدس سے اجازت حاصل کرنیکے بعد وہ اس امر کا اعلان کرتے ہین کہ احمدیہ جماعت کے ذی استطاعت اصحاب اپنی شادی اور خوشی وغیرہ کی تقریبون پر اگر چاہین تو ان کو بلوا کر ہر ایک قسم کا کھانا جو ایسے موقعون پر پکتا ہے اُن سے پکوا لیا کرین اور اس طرح کی نصرت اور ہمدردی سے وہ ثواب دارین حاصل کرین باہر سے جو تجین انکی اخراجات سفر و حقوق خدمت انہی اصحاب کے ذمے ہونگے جو ان کو طلب کرینگے۔ ان کا پتہ یہ ہے

متصل حویلی کلکتیان کٹرہ بھنگیان امرتسر

خبرین

ریاست حیدر آباد دکن کی سرحد کی پیمائش کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم ہوئی ہے جس مین انگریزی افسر اور ریاستی افسر ملکر کام کرینگے۔

۲۹ نومبر کو ریلی برادرس کمپنی کے کارخانہ سن واقعہ چت پور روڈ کلکتہ مین آگ لگی ۶ لاکھ روپے کا نقصان ہو۔ مگر اس کارخانہ کا بیمہ ہوا ہوا تھا۔

۲۳ نومبر کو گجراتیون کے مشہور مندر واقعہ پونہ مین آگ لگی جلکر خاکستر ہو گیا لاکھ روپے کے قریب نقصان ہوا ہے مگر کوئی جان تلف نہین ہوئی۔

ہندوستان کا سکہ جسپر شاہ معظم کی تصویر ہوگی غالباً ماہ آئندہ جنوری مین جاری ہو جاویگا۔

۲۵ نومبر کو مسرز ٹاٹا کے کارخانہ روئی واقع وردہا مین آگ لگی جسمین سوا لاکھ روپے کی روئی تھی اور اس کارخانہ کا بیمہ نہین ہوا تھا۔

امرتسر کی تحصیل ترنتارن مین وبائے طاعون نمودار ہو گئی ہے ہوشیارپور مین بھی طاعون کا زور ہے۔

ریاست پونچھ مین وبائے طاعون نمودار ہونے کے باعث ریاست کشمیر کے رزیڈنسی سرجن صاحب کی تحریک سے راجہ صاحب نے اول خود ٹیکہ لگوا کر دوسرونکو ترغیب دلائی۔

۱۲ نومبر کو بعد عصر ایک عیسائی صاحب جو مشن سکول لودی پور مین ماسٹر تھے معہ اپنی بی بی اور بچون کے مشرف بالاسلام ہوئے۔

سلطان المعظم نے دار الخیر حمیدیہ کے نام ایک یتیم خانہ طیار کرنے کا حکم دیا ہے جس مین یتیم اور نادار لڑکون کو دستکاری اور حرفت کی تعلیم ہوگی۔

مانچسٹر مین ایک نومسلم کا جنازہ اول دفعہ اسلامی طریق پر شہر سے گزرا۔

پیرس مین ایک ۱۹ سالہ دوشیزہ لڑکی ہے جو ۱۲ مختلف زبانون مین امتحان پاس کر کے سندات حاصل کر چکی ہے اس نے ایسے شخص سے شادی کا اعلان دیا ہے جو علم زبان مین اس سے فوقیت لے جاوے ایک جرمنی نوجوان نے مقابلہ منظور کیا ہے

۲۰ دسمبر کو انگریزی فوج شنگھائی چھوڑ دیگی اور آئندہ فروری تک فرنچ اور جرمن فوجین بھی اُسے خالی کر جاوین گی

اعجاز احمدی کا بقیہ مضمون

مگر مین ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہون یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دلون پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہون سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہین تو ہم مین اور مخالفون مین فیصلہ کردے اور وہ جو تیری نظر مین صادق ہے اس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے ایک جہان ضائع ہوگا اے میرے قادر خدا تو نزدیک آ جا اور اپنی عدالت کی کرسی پر بیٹھ اور یہ روز کے جھگڑے قطع کر۔ ہماری زبانین لوگون کے سامنے ہین اور ہمارے دلون کی حقیقت تیرے آگے منکشف ہے مین کیونکر کہون اور کیونکر میرا دل قبول کرے کہ تو صادق کو ذلت کے ساتھ قبر مین اتار دے گا اور نشانہ زندگی والے کیونکر فتح پائین گے تیری ذات کی مجھے قسم ہے کہ تو ہرگز ایسا نہین کرے گا۔ اور جسقدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جہوٹے مضمون سے موضع مُد کے جلسے مین میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور مجھے اس تکذیب کا کچھ رنج بھی نہین کیونکہ جب کہ وہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذاب قرار دیتے ہین تو اگر مجھے بھی کذاب کہین تو انپر کیا گلہ کرنا چاہئیے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ خدا کے اس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھ اور میری مان کو خدا کر کے مانا کرو۔ عیسیٰ نے جہوٹ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹھ تھا کیونکہ انہون نے کہا کہ جب تک مین اپنی امت مین تھا تو انپر گواہ تھا اور جب تو نے وفات دیدی تو پھر تو ان پر رقیب تھا مجھے کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون کذاب ہو سکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھیگا اس کے سامنے جھوٹھ بولے گا کیا اس سے بدتر کوئی اور جھوٹھ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت سے دوبارہ پہلے دنیا مین آئے گا اور چالیس برس دنیا مین رہیگا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیان کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیرون کو قتل کریگا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کردیگا وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہے گا کہ مجھے خبر نہین کہ میرے بعد کیا ہوا اور اسطرح پر خدا کے سامنے جھوٹھ بولیگا اور ظاہر کریگا کہ مجھے اس وقت سے نصاریٰ کی حالت اور اُن کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہین جب سے تو نے مجھے وفات دیدی دیکھو یہ کیسا گندہ جہوٹ ہے اور خدا کے سامنے اس طور سے حضرۃ مسیح کذاب ٹھیرتے ہین یا نہین قرآن شریف کھولو اور آیت **فلما توفیتنی** کو آخر تک پڑھ جاؤ اور پھر کہو کہ تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذاب قرار دیا یا نہین۔

مگر اس پر کیا افسوس کرین کیونکہ آپ لوگون کے نزدیک تو خدا بھی کاذب ہے، خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آیت **فلما توفیتنی** مین صاف طور پر بیان کردی اور نیز بحکم حضرت عیسیٰ کا یہ عذر پیش کردیا کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ بگڑے ہین پس خدا سمجھا رہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہین ہوئے تو عیسائی ابھی اب تک نہین بگڑے کیونکہ عیسائیون کا راہ راست پر رہنا صرف ان کی حیات تک ہی وابستہ رکھا گیا تھا اور عیسائیون کی ضلالت کی علامت حضرت عیسیٰ کی وفات ٹھہرائی گئی تھی اب کہو اس صورت مین آپکے نزدیک خدا کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے جسکا بیان باور نہین کیا گیا۔

اور ایسا ہی آیت **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** مین سب نبیون کی وفات ایک مشترک لفظ مین جو خلت ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہین فرمایا تھا یہ بھی نعوذ باللہ آپ لوگون کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹ ہے یہ وہی آیت ہے جس کے پڑھنے سے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلعم کی وفات ثابت کی تھی ابوبکر کی بھی یہ منطق خوب تھی کہ باوجودیکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے پھر وہ لوگون کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہے یہ کس قسم کی تسلی دیتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آئیگا اور چالیس برس رہے گا عیسیٰ کی وہ عمر اور افضل الرسل کی یہ عمر **تلك اذا قسمة ضیزیٰ**

اور صحابہ بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیت کے سننے سے ساکت ہوگئے اور کسی نے ابوبکر کو جواب نہ دیا کہ حضرت آپ یہ کیسی آیت پڑھ رہے ہین جو اور بھی ہمین حسرت دلاتی ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آنیوالا اور ہمارا پیارا نبی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اس قانون قدرت سے باہر اور ہزارہا برس کی عمر پانیوالا اور پھر آنیوالا ہے تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیون عطا نہ ہوئی اور سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اس وقت تمام حاضر تھے اُن مین سے ایک بھی غائب نہ تھا اس آیت کے یہی معنی سمجھے تھے کہ **تمام انبیا فوت ہوچکے ہین** اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درائیت عمدہ نہین تھی عیسائیون کے اقوال سنکر جو اردگرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہین رکھتا تھا لیکن جب حضرت ابوبکر نے جنکو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہوگئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا ان کے دلپر تھا جاتا رہا اور مدینہ کی گلیون کوچون مین یہ آیت پڑھتے پھرے اسی تقریب پر **حسان بن ثابت** نے مرثیہ کے طور پر آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی مین یہ شعر بھی بنائے

شعر

کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ
فَعَمِیَ عَلَیْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْیَمُتْ
فَعَلَیْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھون کی پتلی تھا۔ مین تو تیری جدائی سے اندھا ہوگیا۔ اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑکا تھا یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کرلیا کہ دوسرے تمام نبی مرگئے ہمین ان کی کچھ پرواہ نہین مصرعہ

عجب تھا عشق اسد لمین محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جہوٹا قرار دیتے ہین کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اس کی مان کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس مین صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے **وَاٰوَیْنٰهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ** یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اس کی مان کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطۂ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگون کو عربی سے کچھ بھی مس ہے تو آپ سمجھ سکتے ہین کہ اوٰی کا لفظ اُسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دیجاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف مین اور تمام اقوال عرب مین اور احادیث مین موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر مین صرف صلیب کی ہی مصیبت پیش آئی تھی اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو تمام عمر مین اسی واقعہ سے سخت غم پہونچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے اس آفت سے حضرت عیسیٰ کو نجات دیکر اس موذی ملک سے کسی دوسرے ملک مین پہنچا دیا تھا جہان پانی صاف کے چشمے بہتے تھے اور اونچا ٹیلہ تھا اب سوال یہ ہے کہ کیا آسمان پر بھی کوئی چشمہ دار ٹیلہ ہے جس پر خدا تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جا بٹھایا اور مان کو بھی اور حضرۃ مسیح کے سوانح مین غور کر کے کوئی نظیر تو پیش کرو کہ کسی مصیبت کے بعد انہیں ایسے ملک مین جگہ دی گئی ہو جو آرام گاہ اور جنت نظیر ہو اور بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چشمے جاری ہون پس آپ کے خیال کے رو سے خدا تعالیٰ نعوذ باللہ صریح جھوٹا ٹھہرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جس مین عیسیٰ اور اس کی مان کو جگہ دی گئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اُس کو آسمان پر بٹھاتے ہین اور محض بیکار۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ نبی ہو کر اتنی مدت کیون بیکار بیٹھ رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

مطبع الصدیق قادیان دارالامان باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر
مہتمم و مینیجر

البدر

محمد افضل
ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دار الامان ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

البدر کے صفحہ ۳ کالم ۳ مین یا ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری مین ایک رویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درج ہے اور پھر اسیطرح صفحہ ۵ کالم ۲ مین ظہر کے وقت کی ڈائری مین ایک رویا درج ہے جس مین تین ۳ بہینسے کا لفظ لکھا ہے اور پھر اسکے آگے ایک دعا ہے یہ ہر دو رویا و دعا اور پھر خصوصیت سے ۳ بہینسے کا لفظ قابل توجہ ہے کیونکہ یہ کسی اہم واقعہ کی خبر دیتے ہین اور پھر اُس دعا مین...... فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بھی ۳ کلمات ہین جن کا تعلق ان تین بہینسوں سے معلوم ہوتا ہے اور اصل لفظ جو اُس وقت رویا بیان کرتے ہوئے حضرۃ اقدس نے زبان مبارک سے نکالا وہ لفظ بہینسے ہی ہے جسے سانڈ بھی کہتے ہین نہ کہ بیل امید ہے کہ ان خوابون کی اصل حقیقت اور پھر نیک انجام جلد تر منکشف ہونیوالا ہے ۔ ہمارے ناظرین چشم براہ رہین

معمول احمدیہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزانہ دستور العمل

حضرۃ مسیح موعود صلعم سوائے حالت بیماری کے جس مین آپ بہت سخت لاچار ہون ہر ایک نماز باجماعت ادا کرتے ہین ✦

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود نماز کی امامت نہین کرتے بلکہ مقتدی ہوکر نماز ادا کرتے ہین ✦

جب کسی جنازہ کی نماز پڑھنی ہو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت خود امام ہوتے ہین ✦

سوائے مغرب کی نماز کے سنت موکدہ کے باقی کل سنت نوافل ہر ایک نماز کی ماقبل و مابعد آپ گھر مین ادا کرتے ہین مگر آج کل ماہ رمضان مین مغرب کی سنت موکدہ آپ گھر مین ادا کرتے ہین ✦

آجکل رمضان مین تو نہین مگر آپ کی یہ مستمرہ عادت ہے کہ فجر کی نماز ادا کر کے گہنٹہ یا دو گہنٹہ بعد سیر کے لئے تشریف لاتے ہین اور اپنے اصحاب کے ساتھ میل یا دو میل تک ٹہل قدمی فرماتے ہین اور راستہ مین مختلف قسم کے ذکر اذکار ہوتے رہتے ہین جن مین کبھی جماعت کو نصیحت ہوتی ہے یا کسی سوال کا جواب یا اپنی مشن کا تذکرہ وغیرہ ✦

عام طور پر آپ کی مجلس کا وقت مغرب کی نماز ادا کرنیکے بعد سے عشا کی ادائیگی تک ہی ۔ مگر اکثر اوقات ظہر اور عصر کے اوقات مین بھی مجلس کرتے ہین اور ان مجالس مین نو وارد مہمان آپ سے نیاز اور ملاقات حاصل کرتے ہین ۔ جب کبھی آپ کی طبیعت علیل ہو اور نماز مین شامل نہو سکین تو کہلا بھیجتے ہین کہ نماز پڑھ لو مین نہین آسکتا تا کہ لوگ انتظار بیٹھے رہین اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو حضرۃ اقدس اس کے آگے سے نہیں گذرتے ۔

جس مسجد مین جماعت ہوتی ہے اُس کی دو منزل ہین ایک اونچی ایک نیچی ۔ آپ دولت سرا سے تشریف لاکر جب اول نیچے کے حصہ مین داخل ہوتے ہیں تو جو جماعت وہان موجود ہوتی ہے آپ اُس پر سلام علیکم کرتے ہین ۔ پھر جب اونچے حصہ مین آتے ہین تو وہان کی جماعت پر سلام کرتے ہین اور اسی طرح سے جاتے ہوئے ہر ایک جماعت پر سلام کرتے ہین ✦

دیکھا گیا ہے کہ اکثر ابتدا سلام علیکم کی آپ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور جتنی دفعہ آپ آوین جاوین برابر سلام علیکم کرتے ہین ۔ تکبیر تحریمہ کیوقت آپ کانون تک ہاتھ اٹھاتے ہین اور دست مبارک سینہ (صدر) پر باندھتے ہین اور آج تک ایک وقت بھی آپسے آمین بالجہر نہین سنی گئی نماز کے کسی رکن مین بھی آپ امام سے پیشدستی نہین کرتے حالت قیام مین آپکے پای مبارک ایڑیون کی طرف سے کچھ ملے ہوئے اور پنجہ کی طرف سے کچھ کشادہ ہوتے ہین ✦

طاعون کا حکمی اور یقینی علاج

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کر کے اُن کی اُس تعلیم پر کاربند ہونا جو آپنے کتاب تقویۃ الایمان و کشتی نوح مین اللہ تعالیٰ کے انعام سے اسی لئے درج کی ہے کہ جو اس پر عمل کرے وہ طاعون سے ضرور محفوظ رہے (۲) حفظ ماتقدم کے خیال سے جدوار کا فور گولیان سرکہ مین بنا کر استعمال کرتے رہین (۳) اگر کسی کو طاعون ہوئی ہو تو توبہ و استغفار کرنا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لانا کثرت سے جونکین لگانا اور زیادہ مقدار مین مگنشیا کا جلاب لینا اس کے بعد مصفیات خون کا استعمال کرنا (۴) کھلی ہوا مین رہنا گھر و کپڑون وغیرہ اور نالیون کو صاف رکھنا (۵) طاعون زدہ مقام مین نہ جانا ✦

۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر و عصر کی نمازین بھی اپنے اپنے وقت پر مسجد مین ادا کین۔
مغرب اور عشا کے مابین مجلس ہوئی اوسمین کوئی تقریر یا ذکر قابل اشاعت نہین ہوا میر ناصر نواب صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ دعا رب کلشئی خادمك والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس مین بجلے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑھکر دوسرونکو بھی ساتھ ملا لیا جاوے تو حرج تو نہین۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کوئی حرج نہین ہے اور مغرب اور عشا کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئین +

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر کے وقت تشریف لائے تو بکثرۃ مضمون نویسی اور کاپی وغیرہ دیکھنے کے متعلق جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے اس کو مد نظر رکھکر ایک خادم نے اوس تکلیف مین حضور کیساتھ اظہار ہمدردی کیا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ **بدن تو تکلیف کیواسطے ہے اور کس لئے ہے۔**

بعد ازین فرمایا کہ الوار کے متعلق مضمون لکھ رہا ہون یہی فارسی ترجمہ بھی کر دیا ہے تا کہ اُس کی اشاعت انشاء اللہ بخارا سمرقند وغیرہ ممالک مین بھی ہو جاوے۔ پھر حضور کہنے لگے کہ مین وہ مضمون لاکر بطور نمونہ سناتا ہون چنانچہ آپ اندر گھر مین تشریف لے گئے اور مضمون لاکر اس کا عربی مسودہ اور فارسی ترجمہ سناتے رہے فرمایا کہ اس مضمون کو مین نے تین طرح پر تقسیم کیا ہے (اول) اجمال رکھا ہے (دوم) تفصیل کی ہے کہ کیون اس امر کی ضرورت پڑی کہ ٹیکہ سے ہم پرہیز کرین اور وجہ بتلائی ہے کہ ہمارا دعوی یہ ہے اور لوگ گالیان دیتے اور سب و شتم کرتے ہین (سوم) آیا خدا نے اب تک کیا تفریق کرکے دکہائی ہے اور مخالفون کی مخالفت کے کیا نتائج ہوئے۔

عصر کی نماز باجماعت حضرۃ اقدس نے ادا کی۔
مغرب و عشا مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر کہانا تناول فرمانے کے بعد جب آپ تشریف لائے تو عشا کے قبل تدری مجلس کی اور اخبارات انگریزی سنتے رہے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالی جو نشان دکہلاتا ہے اشتہاری دکہلاتا ہے **کسوف و خسوف** بھی اشتہاری تہا اور وہ آسمانی تہا اب یہ **طاعون** بھی اشتہاری ہے اور یہ زمینی ہے اگر آج سے ایک ہزار برس پیشتر تک کی تواریخ پنجاب کی دیکھتے جاؤ تو جیسی طاعون اب ہے اس کی نظیر نہ ملے گی۔ ابھی تو اس کے پاؤن جمے ہین اگر یہ سرسری ہوتی تو اس کا دورہ ختم ہو جاتا

موت اور خوف بھی خدا کے رعب کا نظارہ ہے۔ اور اصلاح کا وقت ہے ہر ایک قسم کی قبیح رسم خود بخود دور ہو جاوے گی ابھی تو کارروائی شروع ہے کسی کا قول ہے ؎

ابتدای عشق ہی روتا ہے کیا
آگے آگے دیکہنا ہوتا ہے کیا

پہر بعد ازان دیگر احباب کے ذکر اذکار حضور سنتے رہے اتنے مین اذان ہو کر نماز عشا ہوئی اور آپ باجماعت ادا کرکے تشریف لے گئے۔

۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
جمعہ مسجد اقصی مین ادا کیا بعد ادای جمعہ نماز جنازہ ایک احمدی بہائی مرحوم کی حضرۃ اقدس نے پڑہائی۔
عصر اس وقت تشریف لاکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تہا وہ یاد نہین رہا

یُنَادِی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ

مغرب و عشا ہر دو نمازین اپنے اپنے وقت پر حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہین ہوا

۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر و عصر ظہر کی نماز باجماعت ادا ہوئی عصر کے وقت نماز سے پیشتر ایک ہندو صاحب سوداگر پارچہ امرتسری نے آکر حضرۃ اقدس سے نیازمندانہ طور پر نیاز حاصل کی اور استفسار پر اُس نے جواب دیا کہ ہم امرتسر مین ایک بڑے سوداگر ہین اس طرف تمام علاقہ مین ہماری دکان سے کپڑا آتا ہے مین اپنی آسامیون سے روپیہ وصول کرنے آیا تہا میرے بہائی نے کہا تہا کہ حضور کی قدم بوسی کرتا آؤن۔ پہر عصر کی نماز ہوئی اور ہندو صاحب الگ ایک گوشے مین بیٹھے رہے بعد نماز وہ پہر نیاز حاصل کرکے اور دست بوسی کرکے رخصت ہوئے۔

مغرب و عشا۔ نماز مغرب ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور کہانا تناول فرماکر پہر کچھ عرصہ بعد تشریف لائے امرتسر مین مولوی **رسل بابا** کی موت جو طاعون سے ہوئی ہے اور جو کہ اس سلسلہ کی تائید مین ایک بڑا نشان ہے اور الہام

یخرج الصدور الی القبور

کو پورا کرتی ہے اس کی پردہ پوشی کرنیکیواسطے امرتسر کے مخالف مولویون نے ایک اشتہار شائع کیا وہ حضرۃ اقدس کو پڑہکر سنایا گیا اشتہار کا عنوان یہ تہا **موت العالم** موت العالم یعنی ایک عالم کی موت۔ ایک عالم (جہان) کی موت ہوتی ہے اور اس اشتہار مین **رسل بابا** کے نام کے ساتھ ایک لمبی دم بہت سے خطابون کی لگاکر عوام الناس کو دکہلانا چاہا تہا کہ **رسل بابا** واقعی ایک بڑا آدمی تہا اور اس نے شہادت کی موت پائی ہے اس اشتہار کے سننے پر موجودہ اصحاب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جو کہ قابل درج اخبار ہے +

لطیف استدلال مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا تہا انہون نے کہا کہ ان لوگون نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ ایک عالم کی موت گویا ایک عالم کی موت ہے یعنی اُن کا جس قدر عالم تہا یا دوسرے لفظون مین یون کہو کہ ان مخالف مولویون کی جس قدر دنیا تہی انپر موت آگئی یا یہ کہ مولوی رسل بابا کے مرنے سے وہ تمام اس کے ساتھ ہی مر گئے یا یہ کہ مولوی رسل بابا خود کیا مرا۔ ان سب کو بھی ساتھ ہی لے مرا۔ اسکا **طاعون** سے مرنا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان تہا جو کہ پورا ہو گیا۔ اور مخالفون کی ناک کٹ گئی کیونکہ جس حال مین رسل بابا کی موت کو وہ ایک عالم کی موت قرار دیتے ہین تو دوسرے الفاظ مین وہ تسلیم کرتے ہین کہ اب ہم قابل خطاب رہے ہی نہین ہم مُردون سے خطاب کرکے اب کیا حاصل +

اور پہر جس مقام پر اُس کی طاعون کی موت کو شہادت کی موت قرار دیا ہے وہان چند ایک احباب نے یہ کہا کہ اگر یہ شہادت کی موت ہے تو ان تمام مخالف مولویون کو بھی آرزو کرنی چاہئیے۔ اور اُن کو دعائین کرنی چاہئین کہ ان کو طاعون ہو اور وہ اُسی سے مرین + (آمین خس کم جہان پاک۔ ایڈیٹر)

پرانا خواب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جسمین انہون نے بجلی دیکہی تھی اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گذرا ہو گا کہ مینے بھی ایک خواب دیکہا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارۃ ہے وہان بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے ۔۔۔ چمکنے کی ۔۔۔

پرانی ڈائری کے لوٹ

البدر کے صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر ۱۸۹۵ء کی ڈائری مین سے جو لوٹ ہم نے دیئے ہین وہ ہر ایک احمدی ممبر کو تکرار اًپڑھنے چاہئین کیونکہ اس مین وہ طریق درج ہے جس سے ایک طالب حق ایک راستباز سے مستفید ہو سکتا ہے اور ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہونا چاہئیے کہ وہ ہمیشہ اپنی حال اور قال پر نظر ڈالکر اپنی گذشتہ زندگی کا ایک ریویو کیا کرے کہ اس امام پاک کی بیعت کے بعد اُس نے آج تک کیا تبدیلی اپنے اندر کی ہے جو پیوند اُس نے باندہا ہے کیا اُس کی روح اُس سے مستفید ہوئی ہے کہ نہین اگر اس پیوند کا کوئی حصہ اُسے ناقص نظر آوے تو چاہئیے کہ اُسے پہر جوڑے

اور اس نور اور ہدایت کے شجر طیبہ سے پورے طور پر مستفید ہو - یون نام کو تو اس وقت کئی کروڑ انسان موجود ہین جو کہ حضرت محمد مصطفٰے صلعم کا کلمہ پڑہتے ہین اور آپ کی امت مین سے اپنے آپ کو کہتے ہین مگر وہ لوگ اپنے افعال اپنے حرکات اور اپنے سکنات سے آنحضرت کے لئے جائے ننگ و عار ہین اگر خدانخواستہ ہمارے بھی صرف دعوے ہی دعوے ہون مگر ہر ایک دعوے کا رنگ اور جھلک ہمارے افعال کے اندر نہ پایا جاوے تو ایسی صورتین ہم مین اور ان مین کیا تمیز ہوئی خدا تعالی اس قسم کے نفاق سے ہمین اور ہر ایک اہل ایمان کو نجات دیوے - آمین - البدر کے کالمون مین آج تک کئی مضمون حضرۃ اقدس کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے چھپ چکے ہین جس مین خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جتلا دیا ہے اور کہدیا ہے کہ رسمی بیعت انسان کو کوئی فائدہ نہین دیتی - اور نرے دعوے سے کچھ نہین بنتا - جہان تک ہو سکے اپنے اندر تبدیلیان کرو اور ایک نئے انسان بنو - جو اپنے آپ کو ایک نیا انسان بناتا ہے تو خدا بھی اس کے لئے ایک نیا خدا بنجاتا ہے - (اڈیٹر)

اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کامون مین گذر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا -

تہجد مین خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو درمیانی نمازون مین بباعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے رازق اللہ تعالے ہے نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے - اللہ تعالی جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہونگے اس لئے یہ گنجائش رکھدی مگر یہ گنجائش تین نمازون کے جمع کرنے مین نہین ہو سکتی +

جبکہ ملازمت مین اور دوسرے کئی امور مین لوگ سزا پاتے ہین (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہین) تو اگر اللہ تعالی کے لئے تکلیف اٹھاوین تو کیا خوب ہے +

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہین وہ لوگون کی نظرون مین بھی مرغوب ہوتے ہین اور یہ کام نبیون اور صدیقون کا ہے +

جو شخص اللہ تعالے کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اللہ تعالے کبھی اپنے ذمہ نہین رکھتا پورا اجر دیتا ہے -

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدہ دار ہو) کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے تو ایسے موقعہ پر ہان مین ہان نہ ملاوے اللہ تعالے تہذیب سے منع نہین کرتا مہذبانہ جواب دیوے حکمت کے یہ معنے نہین ہین کہ ایسی گفتگو کی جاوے جس سے خواہ نخواہ جوش پیدا ہو اور بیہودہ جنگ ہو کبھی جفائے حق نہ کرے **ہان مین ہان ملانے سے انسان کافر ہوجاتا ہے** ؎ یار غالب شو کہ تا غالب شوی - اللہ تعالی کا لحاظ اور پاس رکھنا چاہئے - ہمارے دین مین کوئی

باعث تہذیب کے خلاف نہین -

اسلام ؛ اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے - جیسے کبھی دو بہائی ہین جس مین بڑا بہائی بسبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بہائی پر خواہ نخواہ ظلم کرتا ہے اس لئے کہ وہ پیدائش مین اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے حالانکہ حق دونون کا برابر ہے اسیطرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے - اسلام سب مذاہب کے بعد آیا - اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتلائی تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل خیر خواہ کا دشمن ہو جاتا ہے اسیطرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہوئے کیونکہ ان کے دلون مین اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی تھی - انسان کثرت قوم - قدامت - اور کثرت مال کے باعث متکبر ہو جایا کرتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قلیل اور نئے گروہ والے تھے اس لئے (ابتدا مین) انہون نے زمانا حق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے - اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو برا نہین کہنے دیتا - مگر دوسرے مذاہب والے جھٹ گالی دینے کو طیار ہو جاتے ہین دیکھو یہ عیسائی قوم آنحضرت صلعم کو کس قدر گالی دیتی ہے اگر آنحضرۃ اس وقت زندہ ہوتے تو آپکی دنیاوی عظمت کے خیال سے بھی یہ لوگ کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکتے بلکہ ہزار بار درجہ تعظیم سے پیش آتے امیر کابل اور سلطان روم ایک ادنی امتی آنحضرت صلعم کے ہین انکو گالی نہین دے سکتے - بے ادبی سے پیش نہین آسکتے مگر جب آنحضرت کا نام لیا جاوے تو ہزارون گالیان سناتے ہین - اسلام دوسری اقوام پر محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے - اسلام کا مضمون **لا الٰہ الا اللہ** کسی دوسرے مذہب مین نہین ہے -

---

ایشیائی دماغ اور تثلیث

حکیم نور الدین صاحب نے اپنے مطب مین ایک دفعہ ذکر سنایا کہ ایک دفعہ آپ علیگڈہ مین تھے اور ایک وہان کے کالجیٹ سے آپ کا تعارف تھا - حکیم صاحب نے ان سے کہا کہ آپ کے کالج مین بڑے بڑے مشہور عیسائی فلاسفر ہین کیا آپ ان سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کرکے ہمین بتلا سکتے ہین کالجیٹ صاحب نے اقرار کیا اور دوسرے دن پھر انہون نے حکیم صاحب سے آکر کہا کہ مین نے فلاسفر صاحب سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کی تھی مگر انہون نے جواب دیا کہ ایشیائی دماغ اس قابل ہرگز نہین ہین اور نہ ان مین یہ مادہ ہے کہ وہ اس کی فلاسفی کو سمجھ سکین - آجکل کے گریجوایٹ اور کالجیٹ جو مغربی تعلیم اور تہذیب کے دلدادہ ہین اہل یورپ کے فلاسفرون اور ہیئت دانون کا کچھ ایسا رعب پڑا ہوا ہے - کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے - ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اسیطرح اہل یورپ کی زبان سے جو مسئلہ نکلے یا جو فلسفہ وہ بیان کرین اس کی تردید پر اپنے دماغون کو زور دینا یہ لوگ حرام مطلق خیال کرتے ہین - اور میان مٹھو کی طرح جو وہ پڑہا دین اس کی رٹ رکھنا ان کا فرض منصبی ہو گیا ہے اور اس نقش قدم چلنے نے ان لوگون کے دلون پر سے حقیقی روحانی کی آب و تاب کو بالکل زائل کر دیا ہے اور اب ہمارے نزدیک ان کی مثال ایک فوٹوگراف کی ہے کہ جو کچھ اس مین بند کیا جاوے وہ وہی بولتا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہہ سکتا اسی طرح ان کالجیٹ صاحب نے آکر فلاسفر صاحب کے وہ الفاظ حکیم صاحب کے روبرو نقل کر دئے کہ انہون نے تثلیث کی فلاسفی پر یہ جواب دیا ہے - حکیم صاحب نعوذ باللہ اس لچر جواب کو کب وقعت دے سکتے تھے اور وہ اس غلط بات کے کہ روشنی مغرب سے آئی ہے کب قائل ہو سکتے تھے جسکو خود قانون قدرت (یعنی نیچر) ہی دیکھ دیکھ کر حقیقی فلسفہ کے میدان سے باہر نکال رہا ہے تجربہ روزانہ شہادت دے رہا ہے کہ روشنی کا مطلع اور منبع مشرق ہی ہے چنانچہ حکیم صاحب نے پھر یہ سوال کیا کہ اب ان سے یہ پوچھا جاوے کہ اگر ایشیائی دماغ تثلیث کی فلاسفی کے سمجھنے کے قابل نہین ہین تو پھر خود حضرۃ مسیح اور آپ کے برگزیدہ حواریون نے کب اس کی فلاسفی کو سمجھا ہوگا اور کب ان کو ایمان حاصل ہوا ہوگا کالجیٹ صاحب نے جب یہ سوال فلاسفر صاحب کے روبرو پیش کیا تو پھر ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اور صرف ہنسکر ٹالدیا - خیر یہ قصہ تو در کنار گذشتہ ایام مین ایک امریکہ سے آئے ہوئے پادری صاحب نے عیسائیت کے تجارب پر کئی لکچر لاہور مین دئے ہین اور سنا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی کالجیٹون اور گریجوایٹون نے ان کے لکچرون کی داد دی ہے بلکہ اٹھکر ان کے شکریے ادا کئے ہین انمین سے بہت سے ایسے بھی تھے جو کہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین - ہمین تعجب ہے کہ انہون نے کس امر پر شکریہ ادا کئے اور کس بات کی داد دی - کیا اب ان کو یہ بات سمجھ مین آگئی ہے کہ خدا باوجود ایک ہونے کے پھر ۳ ہین اور زید کے سر مین درد ہو تو بکر اپنے سر پر پتھر مارنے سے زید کے سر کا درد جاتا رہیگا یا اب عیسویت کی یہ تعلیم کہ اگر تیرے گال پر کوئی ایک طمانچہ مارے تو تو دوسری آگے کر دے ان کو انسانی فطرۃ کے مطابق ثابت ہو گئی ہے اور اب ان کے دل اس پر عمل کرنے کیلئے بالکل کاربند ہو گئے ہین اور اب وہ اپنی تحریرون تقریرون خانگی اور قومی اور سوشیل موقعون پر اس کی نظیر خود بن جاوینگے یا انکی سمجھ مین یہ آگیا ہے کہ خدا باوجود ایک غیر محدود ہونے کے ایک عورت کے پیٹ مین

داخل ہوا اور ایک خون کی بوٹی تہا پہر بڈی پہر لوتہڑہ پہر بچہ اور خون حیض سے پرورش پاتا رہا اور طفولیت مین لڑکون کے ساتہہ کہیلتا رہا اور پہر اُس کی قدرت وغیرہ سلب ہوگئی اور چند ایک اُس کے اپنے بنائے ہوئے سپاہیون نے اسے پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا اور اس کی کچہ پیش نہ گئی یا انہون نے اپنے تحصیل کردہ علوم سائنس فلسفہ طبیعات وغیرہ کے برخلاف اب اس امر کو سمجہ لیا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان پر جا بیٹہا ہے اور اتنے ہزار برسون سے وہین ہے اور ابہی تک اتنی جرأت نہین ہوتی کہ نیچے قدم اتار سکے باجود اسکے کہ ایک شخص میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی گدی پر آکر جم گئے ہین مگر اس کو اس کی غیرت نہین اگر ان سب باتون مین سے کچہ بہی نہین ہوا تو کیا وہ ہمین کہولکر بتلا سکتے ہین کہ انہون نے کس امر کی داد دی ہے اور کس بات کا شکریہ ادا کیا ہے وہ کونسے باریک درباریک علوم اور اسرار اون پر پادری صاحب کے ذریعہ عیسوی مذہب کے کہل گئے ہین جس سے پادری صاحب کا لکچر شکریہ اور داد کا مستحق ہوگیا ہے۔ اگر وہ کہول کر بیان کردین تو پہر ہم دیکہینگے کہ یہ قدردانی کہانتک قابل وقعت اور قابلِ قدر ہے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ سے طلباء کا امتحان شروع ہوگیا ہے

اہل یورپ کی عیسویت
کا نمونہ

ہمارے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر سلسلہ احمدیہ کے ایک چھپے ہوئے رتن ہین آپ فارن ممالک کے ساتہہ خط و کتابت رکھتے ہین مفتی صاحب کا دستور ہے کہ مذہبی رنگ مین کسی شخص کا نام کسی اخبار مین دیکہہ لین یا کسی فہرست مین کوئی کتاب نظر آجاوے جسکا تعلق مذہب سے ہو تو جھٹ اوس شخص کے نام خط لکہکر اس کے حالات دریافت کرتے ہین اور اگر مناسب ہو تو احمدیہ مشن سے اُسے انٹروڈیوس کرانیکی کوشش کرتے ہین اور وہ کتاب منگواتے ہین اور اس کا خلاصہ نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے ہین مفتی صاحب موصوف کے کارنامہ تو ایسے ہین کہ ان کا مفصل ذکر کیا جاوے اور جیسے انہون نے ایک ایک لحظہ اور ایک ایک سیکنڈ دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور اپنا اوڑہنا اور بچہونا دین کی خدمت کو بنایا ہوا ہے ویسی توفیق خدا تعالےٰ ہمین اور ہمارے احباب کو عطا کرے مگر ہم اُسے کسی اور وقت پر چہوڑتے ہین اور سردست یہ دکہلانا چاہتے ہین کہ ولایتی اخبار فری تہنکر مین ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر مفتی صاحب نے پڑہا جسے اخبار مذکور نے اپنے وقت کا نیم مسیح قرار دیکر پبلک کے سامنے پیش کیا تہا اور یہ نام اخبار نے اسی اس لئے دیا تہا کہ بلا استعمال کسی دوا وغیرہ کے وہ لوگون کا علاج کرتا ہے چونکہ اس شخص کا کچہ پتہ اخبار مین درج تہا اس کے دعاوی وغیرہ دریافت کرنے کے واسطے مفتی صاحب نے اُسے خط لکہا - اس خط کے جواب مین جو خط اوس شخص نے لکہا اُسے ہم درج اخبار ہذا کر کے دکہلانا چاہتے ہین کہ اہل یورپ کی عیسویت کا کیا حال ہے اور کیا یورپ مین وہی تعداد عیسائی مردم شماری کی ہے جو کہ جغرافیہ وغیرہ مین دکہلائی جاتی ہے اور اگر اس قسم اور مشرب کے لوگ بھی یورپ مین موجود ہین تو ان کو منہا کر کے عیسائی آبادی کس قدر باقی رہتی ہے ۔ وہ خط جو ولایت سے آیا اس کا ترجمہ ہم مفتی صاحب کے الفاظ مین درج اخبار کرتے ہین اور وہ خط یہ ہے ۔

"از مقام فارن ورتہہ انگلینڈ مورخہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء"

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

جناب من

آپ کا خط مورخہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ مجہے ملا ۔ میرے طریق کے متعلق جو لوگ سوال کیا کرتے ہین - مین انکے جواب بہت ہی کم دیا کرتا ہون لیکن آپکا خط معزز اور معقول معلوم ہوتا ہے اس واسطے مین اس کا جواب لکہتا ہون اخبار والون کا مجہے نیم مسیح کہنا ایک لغو امر ہے - مین مسمریزم یا ہپنوٹزم کا عمل نہین کرتا اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ صرف عیسائیت ہی سچا مذہب ہے - بلکہ یہ مانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو قبول کرتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہین اور نیک زندگی بسر کرتے ہین - یہ مذہب عیسوی جو عام طور پر پہیلا ہوا ہے اور جس کے واعظ مشن کے پادری ہندوستان مین کرتے پہرتے ہین سراسر غلط ہے یہ عیسوی مذہب غلطیون کا ایک پہاڑ ہے جو تثلیث کی غلطی کے اوپر بنایا گیا ہے میرے خیال مین انگلستان کے پادریون کا سلسلہ صرف ایک ملکی مصلحت کا محکمہ ہے - ہندوستان کے فہیم اور ذہین باشندون کو چاہیئے کہ عیسائیون کے ان جہوٹے اعتقادات سے بچین - مین اس مذہب کے ساتہہ ہمدردی نہین رکہتا میرا عقیدہ ہے کہ عیسویت کے باہر بہت سے لوگ ہین جن کو یہ طاقت عطا ہوسکتی ہے جو مجہے دی گئی ہے - مین نے ڈاکٹر ڈوئی کا حال سنا ہے وہ بھی میری طرح سکاٹلینڈ کا رہنے والا ہے اُس نے دعویٰ کیا ہے کہ مین الیاس کا اوتار ہون مگر مجہے یہ معلوم نہ تہا کہ وہ بیمارون کو اچہا کرنے کی طاقت بھی رکہتا ہے - مین اس کے متعلق کچہ کہہ نہین سکتا مین نے شفا کے طریق پر کوئی کتاب تحریر نہین کی لیکن پادریون کے مذہب کے مخالف مین نے ایک کتاب لکہی ہے جس کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پنس ہے اگر آپ چاہین تو میرا خط اخبار مین چہپوا سکتے ہین - آپ کی سلامتی کا خواہان ہون ۔

مین ہون آپکا مخلص

ہیکٹر فرگیوسن

"اللہ اکبر"
(راستی کا خدا حامی ہوتا ہے)

یہ ایک کلمہ ہے جو مسلمان لوگ اپنی پنجوقتہ نمازون (فرائض اور سنت موکدہ) مین ہر ۲۴ گہنٹہ کے اندر ۱۹۲ مرتبہ تکرار کرتے ہین اور اس طرح سے ہر روز وہ ۱۹۲ مرتبہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جس سے بڑہکر کسی کو عظمت اور جاہ و جلال مین کوئی نہین ہے جو لوگ صرف نام کے مسلمان ہین اور عملی رنگ مین کوئی شہادت اس کلمہ کی تصدیق کی نہین دیتے وہ کم سے کم موذنون کی زبان سے اسے ہر روز پانچ وقتون مین ۳۰ مرتبہ سنتے ہین - اس حساب مین ہمین یہ بھی ایک لطیفہ نظر آیا ہے کہ اذان مین اس کلمہ طیبہ کی تکرار ۶ دفعہ ہوتی ہے اور نماز کی ہر رکعت مین بھی یہ ۶ ہی دفعہ بولا جاتا ہے اس کلمہ کو اس حقیقی معنون مین ایک بندہ خدا نے جسطرح نبہایا ہے اُسے حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے ایکدفعہ درس قرآن مین اسطرح سے سنایا کہ ایک دفعہ ایک سشن کورٹ مین ایک قتل کا مقدمہ پیش تہا - ملزم کے بیان ہو رہے تہے کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا - سررشتہ دار جو بیان وغیرہ قلمبند کرتا تہا مسلمان تہا - اس نے جج صاحب سے نہ اجازت مانگی نہ اطلاع دی اور یکلخت قلم دوات اور کاغذ رکہکر نماز کے لئے قبلہ رخ اپنی اوسی جگہ کہڑا ہوگیا جہان لکہ رہا تہا - جج صاحب نے جو اس سے کچہ پوچہنا چاہا تو دیکہا کہ وہ نماز پڑہ رہا ہے بحالت مجبوری اس نے ملزم سے بیان لینے چہوڑ دئے اور چپ بیٹہا رہا اور مذہبی مداخلت کے خیال سے نماز مین سررشتہ دار صاحب کو بالکل مخاطب کیا جب وہ نماز ادا کرچکا تو جج صاحب نے اُسے کہا -

جج صاحب یہ کیا کیا - سررشتہ دار حضور نماز پڑہی ہے جج صاحب پہر کام کیسے ہوگا - سررشتہ دار - اگر چہوٹے حاکم کے ہوتے بڑا حاکم آجاوے تو اس کی طاعت مقدم ہے اس پر جج صاحب کو غصہ آیا تو سررشتہ دار نے فوراً ادب سے کہا کہ حضور انصاف کی کرسی پر ہین خود ہی خیال فرمادین کہ اگر ایک حاکم کے ہوتے اس سے اعلیٰ حاکم آکر حکم دے تو کس کی تعمیل کی جاوے - اس پر جج صاحب قلم منہ مین لیکر سوچنے لگے اور آخر سوچکر یہ حکم دیا کہ ان لوگون کو نمازون سے ہرگز کبھی نہ روکا جاوے جیسے کہ سچے یہ لوگ طاعت کرتے ہین اور کوئی کرہی نہین سکتا ۔

(اعجاز احمدی)

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر

اور پھر آپ لوگ اور مولوی ثناء اللہ جو اس آیت سے انکار کر کے دوسرے آسمان پر اُس کو پہنچاتے ہین اس بات کا کوئی جواب نہین دے سکتے کہ زندہ مردون کی روحون مین کیونکر جا بیٹھا وہ لوگ تو اس دنیا سے باہر ہو گئے اور دوسرے جہان مین پہنچ گئے کیا وہ بھی دوسرے جہان مین پہنچ گیا ہے

اور خدا پر بھی جھوٹ ہے کہ گویا خدا نے یہودیون کا مطلب نہین سمجھا اور سوال دیگر اور جواب دیگر کی مثل اُن پر صادق کی یہود تو کہتے تھے کہ مسیح کی روح کا خدا کی طرف رفع نہین ہوا اور خدا ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ مین نے اُس کو زندہ معہ جسم دوسرے آسمان پر لو بٹھا لیا اور پھر کسی وقت مارونگا بھلا یہ کیا جواب ہوا سوال تو یہ تہا کہ مرنے کے بعد عیسیٰ کا رفع نہین ہوا اور نعوذ باللہ وہ ملعون ہے اس سوال کا جواب تو یہ تہا کہ ابھی تو عیسیٰ نہین مرا جب مریگا تو مین اپنی طرف اُس کی روح اٹھا لونگا - یہ الٹا جواب دیا گیا یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچھ تعلق نہین رکھتا - اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آپ لوگون کا یہ گمان ہے کہ انہون نے جھوٹ بولا کہ یہ کہا کہ مین عیسیٰ کو مردون کی روحون مین دیکھ آیا ہون جو اس جہان سے باہر ہو گئے ہین ایک جسم دار شخص روحون مین کیونکر بیٹھ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان مین کیونکر پہنچ گیا یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہین کی اور پھر رسول نے اپنے فعل سے یعنی رویت سے گواہی دی کہ مین مردہ روحون مین اُس کو دیکھ آیا ہون وہ گواہی بھی رد کی جاتی ہے اور پھر اسلام کا دعوی اور اہلحدیث ہونے کی شیخی - عیسیٰ سے تو معراج کی راتمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتین بھی نہ ہوئین لیکن موسیٰ سے باتین ہوئین اور قرآن شریف مین ہے کہ موسیٰ کی ملاقات مین شک نکر پس یہ کیسا جھوٹ ہے جو خدا اور رسول دونون پر باندہا گیا۔

پھر کہتے ہین کہ عیسیٰ کی نسبت ہے اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

جن لوگون کی یہ قرآن دانی ہے اُن سے ڈرنا چاہیئے کہ نیم ملا خطرہ ایمان - اے بھلے مانسو کیا آنحضرت صلعم عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ نہین ہین جو فرماتے ہین کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اور

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یہ کیسی بدبو دار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہین اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیون پر نازل ہوا تہا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین سورہ بنی اسرائیل مین اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت مین ہے کہ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ یعنی عیسیٰ کیوقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیون کو دیا گیا اور اُن کے لئے وہ ساعت ہو گئی قرآنی محاورہ کے رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہین سو خبر دیگئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرۃ عیسیٰ کے انکار سے یہودیون پر نازل ہوگی پس وہ نشان ظہور مین آگیا اور وہ ساعۃ یہودیون پر نازل ہو گئی اور نیز اُسی زمانہ مین طاعون بھی اُن پر سخت پڑی اور درحقیقت اُن کے لئے وہ واقعہ قیامت تہا جس کے وقت لاکھون یہودی نیست و نابود ہو گئے اور ہزار ہا طاعون سے مر گئے اور باقیماندہ بہت ذلت کے ساتھ منتفرق ہو گئے گرائے قیامت تو تمام لوگون کے واسطے قیامت ہوگی - مگر یہ خاص یہودیون کے لئے قیامت تھی اُس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف مین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا یعنی اے یہودیو عیسیٰ کے ساتھ تمہین پتہ لگجائیگا کہ قیامت کیا چیز ہے اُس کی مثل نہین دیکھا ئیگی یعنی مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وہ قیامت تمہارے پر آئیگی اس مین شک نہ کرو - صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جو اب تک نہین آئی اس کی نسبت غیر موزون تہا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت مین شک نکرو اور تم اس کو دیکھو گے - اُس زمانہ کے یہود تو سب مر گئے اور آنیوالی قیامت انہون نے نہین دیکھی کیا خدا نے جھوٹ بولا - ہان طیطوس رومی والی قیامت دیکھی سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ مین طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیون کو دیکھنی پڑی اور پھر طاعون کے ذریعہ سے اس کو دیکھ لیا یہ خدا کی کتابون مین پہلا وعدہ عذاب کا چلا آتا تہا جسکا بائیبل مین جا بجا ذکر پایا جاتا ہے قرآن شریف مین اس کے لئے خاص آیت نازل ہوئی یہی وعدہ قرآن شریف اور پہلی کتابون مین موجود ہے اور اسی سے یہودیون کو تنبیہ ہوئی ورنہ دور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے کیا اس وقت کے مولوی اُس قیامت سے ڈرتے ہین ہر گز نہین - اور جیسا کہ ابھی مین نے بیان کیا ہے یہ لفظ ساعت کا کچھ قیامت سے خاص نہین اور نہ قرآن نے اُس کو قیامت سے خاص رکھا ہے افسوس کہ نیم ملا جنکی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنی کر لیتے ہین جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے آخری قیامت سے یہودیون کو کیا خوف تہا مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی بیشک اُن کے دلون پر اثر ڈالتی تھی -

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویون کی نظر محدود ہے اُنکو معلوم نہین کہ پہلی کتابون مین اسی ساعت کا وعدہ تہا جو طیطوس رومی کے وقت یہودیون پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر اُن پر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعۃ کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابون مین پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے پس نامعلوم ان سادہ لوح مولویون نے کہان سے اور کس سے سن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے قدم قدم پر اپنی غلطیون سے ذلت اُٹھاتے ہین پھر غلطیون کو نہین چھوڑتے کیا غلطیون کی کوئی حد بھی ہے - قرآن کے منشا کو یہ لوگ ہر گز نہین سمجھتے - آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو مع جسم چڑھا دیا مگر جو الزام یہودیون کا تہا اُس کا کچھ جواب نہ دیا خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہین بلکہ ہم نے اُس کو اُٹھا لیا یہ کس بات کا رد ہے کیا صرف قتل کا -

سو سنو کہ یہودیون کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعے سے مار دیا ان کا اس سے یہ مطلب تہا کہ وہ ملعون ہے اور اس کی روح موسیٰ اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہین اُٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہیے تہا کہ نہین درحقیقت اس کی روح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اُٹھانا یا نہ اُٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تہا پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ انکار تو روح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے - مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ مین نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا خوب جواب ہے اور ابھی مرنا اور قبض روح ہونا باقی ہے خدا جانے بعد اس کے رفع روحانی ہو یا نہ ہو جو اصل جھگڑے کی بات ہے ٭

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیون کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہین کہ جب بعض پیشگوئیان جھوٹی ہین یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعوی کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد مین بحث کیوقت یہی کہا تہا کہ سب پیشگوئیان جھوٹی نکلین اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہین اور خدا کی قسم دیتے ہین کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان مین آوین اور تمام پیشگوئیون کی پڑتال کرین اور ہم قسم کہا کر وعدہ کرتے ہین کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ اُن کی نذر کرینگے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُن کے گلے مین رہیگا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے اور کل پیشگوئیون کی پڑتال کرنی ہوگی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہماری ذمہ ہوگا - (باقی آئندہ)

٭ یہود حضرۃ مسیح کی غشی کی حالت پر بے خبر تھے یہ شبہ تہا جو اُن پر پڑا اس لئے چونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ عیسیٰ صلیب پر مر گیا اس لئے وہ انکی رفع روحانی کے قائل نہ تھے اور ابتک قائل نہین انکے مقابل پر اثر تنقیح طلب صرف رفع روحانی ہے کیونکہ جسمانی رفع اُن کے نزدیک مدار نجات نہین منہ

مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود ربانی کا ریویو اور اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۵ و ۶

ورنہ ایسے طور سے ان حدیثوں کو معطل اور لغو قرار دیدین جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہو جائیں ایسا ہی چاہئے کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلعم کا انکار کریں اور نہ ختم نبوۃ کے یہ معنے سمجھ لیں جس سے اس امت پر مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا دروازہ بند ہو جاوے اور یاد رہے کہ ہمارا یہ **ایمان** ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرۃ صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوۃ شریعت والی یا نبوۃ مستقلہ منقطع ہو چکی ہے **ولا سبیل الیہا الی یوم القیمۃ** ومن قال انی لست من امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم و ادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ ومن دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرۃ السیل المنہمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتے مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرۃ صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے اُن صلحاء کے حق میں **باپ کے حکم** میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جل شانہٗ قرآن میں فرماتا ہے **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپکا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوۃ حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔

اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے* اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوۃ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کس قدر بناوٹ اور تکلف ہے جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہریگا کہ اس کی نبوۃ آنحضرت صلعم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے اور اگر اس کی نبوت چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاد نہیں تو پھر وہ کن معنوں سے امتی کہلائیگا اور ظاہر ہے کہ امت کے معنے کسی پر صادق نہیں آسکتے جبتک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو پھر جو شخص تمام کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ امتی کیونکر ہوا بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کیلئے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں اور اگر کہو کہ پہلی نبوت اس کی جو براہ راست تھی دور کی جائیگی اور اب از سر نو باتباع نبوی نئی نبوت اس کو ملیگی جیسا کہ منشاء آیت کا ہے تو پھر اس صورت میں بھی یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے حق رکھتی ہے کہ انہیں سے کوئی فرد بوجہ اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے اور حضرت عیسٰی کو آسمان سے اتارنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوار محمدی کمالات نبوۃ مل سکتے ہیں تو اس صورت میں کسی کو آسمان سے اتارنا اصل حقدار کا حق ضائع کرنا ہے اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو یہ فیض پہنچایا جائے تا نمونہ فیض محمدی کسی پر مشتبہ نہ ہو کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنی رکھتا ہے مثلاً ایک شخص سونا بنانیکا دعوی رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈالکر کہتا ہے کہ لو سونا ہو گیا اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیاگر ہے۔ سو آنحضرت صلعم کے فیوض کا کمال تو اسمیں تھا کہ امتی کو وہ درجہ درزش اتباع سے پیدا ہو جائے ورنہ ایک نبی کو جو پہلی ہی نبی قرار پا چکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے نہ خود بخود یہ کس قدر دروغ بیفروغ ہے بلکہ یہ دونوں حقیقتیں متناقض ہیں کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کو حاصل ہے اور پھر اگر حضرت عیسٰی کو امتی بنایا جاوے جیسا کہ حدیث **امامکم منکم** سے مترشح ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہر ایک کمال ان کا نبوت محمدیہ سے مستفاض ہے اور ابھی ہم فرض کر چکے ہیں کہ کمال نبوت ان کی کا چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاض نہیں ہے اور یہی اجتماع نقیضین ہے جو بالبداہت باطل ہے اور اگر کہو کہ حضرت عیسٰی امتی تو کہلائینگے مگر نبوت محمدیہ سے اُن کو کچھ فیض حاصل نہ ہوگا تو اس صورت میں امتی ہونے کی حقیقت انکے نفس میں سے مفقود ہوگی کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں کہ امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعے سے رکھتا ہو جیسا کہ قرآن شریف میں جابجا اس کی تصریح موجود ہے اور جبکہ ایک امتی کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے کہ اپنے نبی متبوع سے یہ فیض حاصل کرے تو پھر ایک بناوٹ کی راہ اختیار کرنا اور اجتماع نقیضین جائز رکھنا کس قدر حمق ہے اور وہ شخص کیونکر امتی کہلا سکتا ہے جس کو کوئی کمال بذریعہ اتباع حاصل نہیں۔ اس جگہ بعض نادانوں کا یہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے کہ وحی الٰہی کے دعوے کو یہ امر مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو نہ عربی میں۔ کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوۃ نبوۃ محمدی کے دعوی نبوت کرتا ہے لیکن جو شخص بحیثیت ایک امتی ہونے کے فیض نبوۃ محمدیہ سے اکتساب انوار نبوت کرتا ہے وہ مکالمہ الٰہیہ میں اپنے متبوع کی زبان میں وحی پاتا ہے تا تابع اور متبوع میں ایک علامت ہو جو اُن کے باہمی تعلق پر دلالت کرے۔ افسوس حضرت عیسٰی پر ہر ایک طور سے یہ لوگ ظلم کرتے ہیں

---

* بعض ہیم ملا میرے پر اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلعم نے ہمیں یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس۳۰ دجال آئیں گے اور ہر ایک انہیں سے نبوت کا دعوی کریگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اے نادانو! بدنصیبو!! کیا تمہاری قسمت میں تیس۳۰ دجال ہی لکھے ہوئے تھے چودھویں صدی کا خمس بھی گذرنے پہ ہے اور خلافت کے چاند نے اپنی کمال کی چودہ منزلیں پوری کر لیں جس کی طرف آیت **والقمر قدرناہ منازل** بھی اشارہ کرتی ہے اور دنیا ختم ہونے لگی مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو وہ دجال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس وہ جو میری طرح موسٰی کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی خبیث یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا **فالقلوب تشابھت اللھم ارحم** منہ

اول بغیر تصفیہ اعتراض لعنت کے ان کے جسم کو آسمان پر چڑھاتے ہین جس کا اصل اعتراض یہودیون کا ان کے سر پر قائم رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہین کہ قرآن مین ان کی موت کا کہین ذکر نہین گویا اُن کی خدائی کے لئے ایک وجہ پیدا کرتے ہین۔ تیسری نامرادی کی حالت مین آسمان کی طرف ان کو کھینچتے ہین جس نبی کے ابھی بارہ حواری بھی زمین پر موجود نہین اور کار تبلیغ ناتمام ہے اس کو آسمان کی طرف پہنچنا اس کے لئے ایک دوزخ ہے کیونکہ روح اس کی تکمیل تبلیغ کو چاہتی ہے اور اُس کو برخلاف مرضی اس کے آسمان پر بٹھایا جاتا ہے مین اپنے نفس کی نسبت دیکھتا ہون کہ بغیر تکمیل اپنے کام کے اگر مین زندہ آسمان پر اُٹھایا جاؤن اور گو ساتوین آسمان تک پہنچایا جاؤن تو مین اس مین خوشی نہین ہون کیونکہ جب میرا کام ناقص ہا تو مجھے کیا خوشی ہو سکتی ہے ایسا ہی اُن کو بھی آسمان پر جانے سے کوئی خوشی نہین۔ مخفی طور پر ایک ہجرت تھی جسکو نادانون نے آسمان قرار دیدیا خدا ہدایت کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء

مجمع تحقیق الادیان قادیان

آج ہم احمدیہ پبلک کو مذکورہ بالا مجمع (سوسائیٹی) سے انٹروڈیوس کرتے ہین جو کہ کچھ عرصہ سے چند ایک جوشیلے احمدیہ احباب کی تحریک سے قائم ہوا ہے اور اگر اس مجمع کو قیام اور استحکام حاصل ہو جاوے تو اس مین شک نہین کہ احمدیہ مشن کی یہ ایک بڑی ضروری شاخ ہے کہ جس کے ذریعہ سے امریکہ یورپ افریقہ ایشیا کے ہر ایک حصہ مین خدا تعالیٰ کی پاک توحید کی خوب اشاعت اور تبلیغ ہو سکتی ہے جس کے لئے اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ **میرزا غلام احمد صاحب قادیانی** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مامور کیا ہے بیشتر اس کے کہ ہم اس مجمع پر کوئی اور ریمارک کرین یہ ضروری ہو کہ اس کے ابتدائی حالات سے احمدیہ پبلک کو مطلع کرلین۔ سو واضح ہو کہ اول اول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء نے تجویز کیا تھا کہ وہ ایک مجمع یعنی سوسائیٹی ایسی قائم کرین جس مین طلباء کو تقریرین کرنے لکچر دینے کا ڈھب اور اپنے خیالات کو پبلک کے آگے پیش کرنے کے آداب سکھائے جاوین اس مجمع کے پریزیڈنٹ جناب صاحبزادہ میان بشیر الدین **محمود احمد صاحب** منتخب ہوکر اس مجمع کا نام تشحیذ الاذہان قرار دیا جس کے معنے یہ ہین کہ ذہنون کو صاف کرنیوالا مجمع اس مجمع کے کچھ جلسے مدرسے مین ہوئے اور دسمبر ۱۹۰۱ء مین جبکہ احمدیہ احباب بڑے دن کی تعطیلون مین دارالامان مین آئے ہوئے تھے ایک بڑا جلسہ ہوا جس مین کل احباب کو مدعو کرکے اس مجمع تشحیذ الاذہان کے اغراض اور مقاصد کا بیان کیا گیا اور بعض تجاویز بھی پیش ہوکر پاس ہوئین جس سے بیرونجات احمدیہ ذریت اس مجمع کی ممبر ہو سکتی تھی۔ بعدازان مدرسہ کے اعلیٰ منتظمان نے بعض مصالح کو مدنظر رکھکر اس مجمع کو صرف مدرسہ کے طلباء تک محدود کر دیا اور ان کو مناسب نہ سمجھا کہ اس مین طلباء مدرسہ کے سوا کوئی دوسرا ممبر ہو سکے۔ چونکہ اس جلسہ کے قیام سے بعض علمی مذاق کے نوجوانون کو ایک عمدہ موقعہ ملگیا تھا کہ وہ اپنے خیالات اور علوم سے ایکدوسرے کو فائدہ پہنچا سکین اور اب اس مین پابندی ہو جانے کی وجہ سے وہ شریک ہو سکتے تھے اس لئے اُن کے جوشون اور ولولون نے تقاضا کیا کہ وہ ایک اور ایسا مجمع قائم کرین جس مین ہر ایک احمدی بھائی شامل ہو سکے اور جہان آج اس وقت ہر ایک احمدی ممبر حتی الوسع اپنی اپنی جگہ اصلاح قوم اور تبلیغ اسلام وغیرہ دینی خدمات بجالانے کے واسطے متفرق طور پر الگ الگ کوشش کر رہا ہے وہ کوشش ایک مجموعی حالت مین ہوا کرے تا کہ اس کا اثر اور فائدہ بھی مجموعی طور پر بنی نوع انسان کو حاصل ہو سکے اوس وقت پھر ان احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین اپنے اغراض اور مقاصد کی التماس کرکے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماوین چنانچہ اس درخواست پر آپ نے اسکا نام

تحقیق الادیان

قرار دیا جہان تک مجھے خیال ہے اسکا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر مین مسجد اقصیٰ مین ہوا تھا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرۃ مکرم مولانا حکیم نور دین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کرین اور نیز اس کے قیام اور استحکام کیلئے دعا بھی فرماوین مین بذات خود تو اوس مجمع مین شریک نہ تھا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہین کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہین اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ مین بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے پرکھنے کیواسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانون کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانون مین مختلف مذاہب دنیا کے ہین ان زبانون کی تحصیل کے بعد پھر مذہبی کتب اُن تمام مختلف مذاہب کی دیکھی جاوین اور پھر ان کے اصولون کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب اسلام سے کرکے دیکھا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ مین نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تھی۔ چند ایک نوجوانون کو منتخب کرکے مختلف زبانون مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کیواسطے مقرر کیا تھا اور ان کے تمام اخراجات کا کفیل بھی ہوا تھا۔ چونکہ ارادۂ الٰہی۔۔۔۔ اس وقت نہ تھا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تھا اس لئے اس مین کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسے ہوئے مگر پھر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام مین مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی کاوٹین پیش آگئین کہ ایکدو جلسے ہوکر پھر آخر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تھا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ ہوتا تھا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجاآوری سے غافل نہ رہے اور انہون نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک ملکی رنگ مین ہندوستان اور کشمیر اور امریکا اور یورپ اور افریقہ وغیرہ کے کل مشہور و معروف ممالک مین پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً اور اہل اسلام سے عموماً کروا دیا اور یہ اسطرح سے ہوا کہ اس جلسہ مین ایک یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ احمدیہ مشن کی تبلیغ رسالون۔ اشتہارون اور ٹریکٹون کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان مین میان عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر مین شائع کئے اور ایک انگریزی چٹھی ماسٹر مذکور نومسلم نے امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک مین روانہ کی جسکا ترجمہ انشاء اللہ کسی اگلے نمبر مین شائع کرینگے اس انگریزی چٹھی نے مسیح علیہ السلام کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا مین پیدا کر دیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سے ایک اعلیٰ عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تھا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیسا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہین ا ... ماہ نومبر ۱۹۰۲ء مین اس مجمع کے بعض ممبرون کو پھر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے پھر از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو جو امور اس کے اجرا کے مانع ہین اُنہین دور کیا جاوے چنانچہ۔۔۔ پھر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع مین تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاوین جو کہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کرین وہ چار ممبر یہ تھے ماسٹر عبدالحق صاحب نومسلم۔ مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ اور محمد افضل ایڈیٹر البدر۔ اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر مین بعد نماز عشا ہوا اور ممبرون کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کاربند ہونا اس مجمع کے ممبرون کا فرض منصبی قرار دیا گیا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احمدی قوم کو ضروری اطلاع

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان مین نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جائے اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلون مین جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان مین جمع ہوجایا کرتے تھے اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھین اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہین کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچاوے *

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی

خبرین

۱۵ نومبر کو سینڈر برنگھم مین دو دیوانہ عورتین پکڑائی گئین جو کہتی تہین کہ وہ کوئن الگزنڈرا کو تلاش کر رہی تہین *

بیگ۔ برلن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سپنڈرن کے ریلوے سٹیشن سے ریل روانہ ہونے کو تھی کہ ایک لیڈی ماتمی لباس پہنے ہوئے اور نہایت غمگین شکل بنائے ہوئے زنانہ کمرہ مین داخل ہوئی جس مین دو لیڈیین آگے بیٹھی ہوئی تہین اتنے مین انجن نے سیٹی بجائی اور زنانہ کمرہ کا پھر دروازہ کہلا اور دو مرد داخل ہوگئے اور گاڑی چل پڑی ساتھ وہ دو لیڈیین جو پہلے کمرے مین بیٹھی ہوئی تہین بہت حیران ہوئین دوسرے سٹیشن تک دونو اجنبی مردون نے پہلی عورت کو کہا آگے

اسٹیشن پر ایک مقدمہ مین تمہارے اظہار لینے ہین اترنا ہوگا۔ لیکن تعجب کہ جونہی اگلا اسٹیشن آیا وہ عورت نکلکر بھاگی مگر ان دو مردون نے جھٹ اُس کو پکڑ لیا اور پہلی دو لیڈیون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم بڑی خوش قسمت ہو۔ جو ہم نے اس شخص کو پکڑا یہ بڑا مشہور قاتل ہے اور تم کو بھی دہوکا دینا چاہتا تہا

خبرین پہنچی ہین کہ پہلے جو کابل مین سخت سزائین دی جاتی تہین اور ذرہ سے شک پر باغیون کو مروا دیا جاتا تہا اب تقریباً بالکل نہین *

جب گذشتہ نومبر کو حضور وایسرائے دہلی تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہان حضور ملکہ معظمہ کی یادگار مین ایک زنانہ ہسپتال جمعہ مسجد کے نہایت قریب بنایا جاتا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ ہسپتال کسی اور جگہ بنایا جائے اور کوئی عمارت کسی خالی جگہ مین جو مسجد کی حد مین ہو نہ بنائی جاوے مسجد کے متعلق کوئی زمین خواہ کسی طرف ہو اس حکم مین شامل ہے۔

جزیرہ مارشس۔ یہان بھی طاعون پہوٹ رہی ہے اور نہایت ترقی پر ہے لوگ گھبرائے ہوئے ہین۔ اور سخت کوشش کرتے ہین کہ کسیطرح رک جائے۔

ولایت مین تجربہ ہو رہا ہے کہ بیلون کے ذریعہ مسافت طے کی جائے آج کل تین تین چار چار گھنٹے متواتر ایک ہزار فیٹ کی اونچائی پر بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دو دو آدمی اکٹھے ایک بیلون کے ذریعہ سفر کرتے ہین *

۱۲ دسمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑا کی کچہری مین جارج ولیم ٹویل ایک انگریز انجنیر اپنی بی بی کو قتل کرنے کے جرم مین پیش ہوا مجرم بیان کرتا ہے کہ رات کے وقت کوئی نقدی کے معاملہ مین میان بی بی مین جھگڑا ہوا اور بی بی نے خاوند کے منہ پر ایک تھپڑ مارا۔ اس پر صاحب بہادر نے استرے سے اس کا گلا کاٹ دیا۔ گو پیچھے پچھتائے مگر کیا بنتا تہا۔

جو خبرین ہمین متواتر ہندوستان سے پہنچی ہین اگر کسی قدر قابل اعتبار ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پہر افغانستان مین ویسا ہی جنگ ہونیوالا ہے جو پہلے افغانستان اور زولولینڈ مین ہوچکا ہے۔ اب ان لوگون کی نظرین جو ابھی جنوبی افریقہ سے واپس آئے افغانستان پر لگ گئی ہین اور دیوانہ ملا کی لڑائی بالکل بہول رہی ہے موجودہ واقعات سے بعض اخبارات کو بالکل خبر نہین ہے کہ اس مین اس کی سازش ہے۔ اور وزیریون کی لڑائی کا حوالہ دیکر گورنمنٹ کی توجہ کابل کے معاملات کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہین

بیشک یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کابل کے متعلق ایک سال قبل اور اب کے حالات مین بہت کچھ انقلاب آگیا ہے پارلیمنٹ مین بھی افغانستان کے متعلق بہت کچھ بحث ہو رہی ہے اور

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل اعلان کو اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین۔ شیر علی۔ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

اعلان

انجمن اشاعت اسلام کے عہدہ دارون مین کچھ تغیر تبدل کیا گیا ہے۔ آئندہ خیراتی یا تجارتی حصص وغیرہ کا روپیہ مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سکرٹری کے پاس آنا چاہیئے۔

شیر علی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن
اشاعت اسلام قادیان

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء مین ایک تحریک کی گئی تھی کہ جس صاحب کی تنخواہ مین ترقی ہو وہ اپنی پہلی ترقی کا روپیہ میگزین کے خیراتی فنڈ کے لئے بھیجکر ثواب حاصل کرین اس تحریک کے مطابق دو صاحبون نے ترقی ہونے پر اپنے پہلے اضافہ کی رقم بھیجکر میگزین کی اعانت کی ہے (۱) اول منشی نعمت علی خان صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ پشاور جنہون نے سب سے اول اس نیک کام مین نمونہ بنایا ہے اور اب تک للہ ۲۵ روپیہ دے چکے ہین (دوم) شیخ احمد اللہ صاحب کلرک پلٹن ۲۶ سیالکوٹ جنہون نے ابھی مبلغ ۵ روپے اس تحریک کے مطابق ارسال کئے ہین۔ خدا تعالیٰ ان ہر دو صاحبان کو جزائے خیر دے اور دوسرے صاحبون کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

شیر علی

اسسٹنٹ سکرٹری انجمن
اشاعت اسلام قادیان دارالامان

مطبع مصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر



محمد افضل (ایڈیٹر)

ضوابط و شرح قیمت

(۱) البدر ہفتہ وار اخبار ہر جمعہ کے دن دار الامان قادیان سے شائع ہوتا ہے اس میں بنی نوع انسان کی نجات اور آرام کیواسطے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے روزانہ حالات اور تقریرین حکیم نورالدین صاحب اور دیگر اطبا کے عمدہ اور مجرب نسخہ جات اور دوسرے عمدہ اور چیدہ مضامین اور خبرین ہوتی ہین احمدیہ جماعت کیواسطے اپنے دوستون اور خویش و اقارب کو تبلیغ کرنے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے کہ وہ انکے نام پرچہ جاری کرادین۔

(۲) بہ این غرض کہ ہر ایک حیثیت کا آدمی اسے باسانی خرید کر مستفید ہو اس کی قیمت ہندوستان میں عام اور فارن ممالک مین ہے سالانہ رکھی گئی ہے اور لوکل خریدارون سے ۱۲ سالانہ

(۳) روسائی اور دیگر اہل وسعت احباب سے کوئی خاص قیمت مقرر نہین ہے وہ اپنی خداداد نعمت مین سے علی قدر مراتب بہ نیت حصول رضائے الٰہی اس کار خیر مین ہاتھ بٹانے کی غرض سے جو کچھ مرحمت کرینگے وہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاوے۔ (۴) درخواست خریداری یا تو نقد قیمت کے ساتھ یا باجازت وی پی آنی چاہیئے (۵) ہر ایک جواب طلب امر کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ حسب ضرورت آنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۶) نمونہ کا پرچہ ار ٹکٹ وصول ہونے پر روانہ ہوسکتا ہے (۷) سلسلہ احمدیہ کی تائید مین ہر ایک مضمون بشرطیکہ ایک کالم سے زیادہ نہو طبع ہوسکتا ہے طویل مضامین خود صاحب مضمون بطور ضمیمہ کے اپنے اخراجات پر بہت ارزان طبع کرا سکتے ہین (۸) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت بپابندی نرخ کرنا چاہیئے (۹) مقام اور پتہ کی تغیر و تبدل کی اطلاع اور ہر ایک قسم خط و کتابت بنام محمد افضل و فیض علی صابر دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئین خط و کتابت مین نام اور پتہ مفصل و خوشخط ہونا چاہیئے (۱۰) جن احباب کی خدمت مین یہ پرچہ بلا قیمت پہنچتا ہے وہ اس کی خریداری کی منظوری یا نامنظوری سے کارخانہ کو جلد اطلاع دیکر مشکور فرماوین۔

نمبر ۹ | قادیان دارالامان - ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

گذشتہ ۴ نمبرون کے مطالعہ سے ناظرین پر یہ امر منکشف ہوا ہوگا کہ بعض ہفتے قادیان مین ایسے بھی گذرتے ہین کہ جن مین کوئی ایسی تقریرین یا مضامین یہان ذکر نہین ہوئین جو بجائے ۴ صفحون کے البدر کے ۴ صفحون مین ہی آسکے اگرچہ بعض اوقات حضرۃ اقدس کی تقریر اس قدر وسیع اور طویل ہوتی ہے کہ اگر اسے پورا نقل کیا جاوے تو مشکل سے ایک یا دو تاریخین ۴ صفحون مین آسکتین - اس لئے مجھے موقعہ ملتا ہے کہ بحیثیت ایک قومی خادم ہونے کے دوسرے مضامین پر قلم برداشت کیا جاوے اور اسی ضمن مین وہ احمدیہ جماعت کے باہمی تعارف کے عنوان سے ایک مضمون کسی آئندہ نمبر مین درج ہوگا لیکن گذشتہ ایام مین جبکہ مین لاہور ٹھہرتا ہوا سیالکوٹ ایک شہادت ادا کرنے کو گیا تہا تو بعض احباب کے خیالات اندازہ کرنیکا عمدہ موقعہ ملا تہا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت مین بفضل خدا ایسے دماغ اور دل بھی ہین جن کو ایجاد و تجویز اور تدبیر مین ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور وہ احمدی قوم کو اس الٰہی مشن کی خدمت اور اشاعت اور تبلیغ کے واسطے وسعت اور فراخ حوصلگی سے کام لینے پر اپنے خیالات کے اظہار سے خوب توجہ دلا سکتے ہین اور ہر ایک مقام پر جسقدر احمدیہ جماعتین ہین ان کو کیا کیا امور مدنظر رکھکر اپنے جلسون کی ترقی اور انتظام مین کوشش کرنی چاہیئے اور کس طرح اخوت اسلامی کا ایک نمونہ ان مقامی جماعتون مین ہونا چاہیئے وہ اظہار کرسکتے ہین - یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ ایک آسمانی مصلح کی جو تعلیم اس وقت احمدی قوم کو ہے اس سے بڑھکر کوئی نئی تعلیم آپکا حواری پیش نہین کرسکتا مگر تاہم سعید طبائع اپنے بعض افراد کی خاطر امر معروف کے طور پر آپس مین باہمی یگانگت اور اتحاد کی زیادتی کیواسطے اگر اسی تعلیم کے ایک ایک فقرہ پر بسط سے لکہنا چاہین تو اُس تعلیم کی مثال ایسی ہوگی جیسے انگشتری مین ایک نگینہ جڑا جاوے - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ حضرۃ اقدس کی بڑی تمنا ہے کہ آپ کی مصنفہ کتب کو خوب غور سے مطالعہ کرکے مخالفین کے اعتراضون کے جواب سیکھے جاوین اور فن استدلال اور کلام جو آپکا ایجاد شدہ ہے اس سے طبائع مین ایک خاص ملکہ پیدا کیا جاوے اور اسی لئے آپنے کچھ عرصہ گزرا کہ تجویز کیا تہا کہ ایک امتحان احمدی جماعت کا خاص خاص تصنیفات مین ہو تو حضرۃ اقدس کی اس تمنا کو بجالانے کی بذریعہ مضامین تحریک کی جاوے گذشتہ ایام مین فن مباحثہ اور مناظرہ کے بارہ مین جو نوٹ ہم نے حضرت کی تقریرون سے انتخاب کرکے لکھے ہین ان پر قوم کی ایک خاص توجہ دلائی جاوے اور ان خدمات کے بجالانے کے واسطے ہر ایک مقام کی جماعت کو کیا انتظام کرنا چاہیئے کس طرح سے ہر سال ہر ایک جماعت ایک دو ممبر طیار کرکے حضرۃ کی خدمت مین پیش کرے کہ اسنے فلان قسم کی دینی خدمت بجالانیکی اس اثنا مین طیاری کی ہے تو اس قسم کی تحریک اور ترغیبین کرنی اور بذریعہ اپنے خداداد علم اور فضل کے دوسرے دن کو اس سے متمتع کرنا کسی صورت مین ثواب سے خالی نہ رہیگا ظاہر ہے کہ احمدیہ مشن کو ایسے لوگون کی بہت ضرورت ہے جو دین حق کی تبلیغ اور خدمت کے واسطے اپنے اوقات کو وقف کرین لیکن اگر ایک شخص [illegible] وقت تو وقف کرتا ہے مگر اسے وہ خدمت بجالانے کا ڈہنگ [illegible] نہین آتا تو اُس کا وقت کو وقف کرنا کس کام کا ہے تو اس سے قوم کی خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکے لئے مطلب - اس سے ایک حصہ وقت کا وقف کرنا چاہیئے کہ وہ ایک خاص خدمت کے بجالانے کا ڈہنگ وہ اثنا مین تحصیل کرکے اپنے آپکو امام کی خدمت مین پیش کرے بطور نمونہ کے مین نے اوپر کی بات بیان کی ہے اور اس طرح کی بہت سی خدمات ہین جن کا بجالانا اس امر پر موقوف ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت باقاعدہ ایک التزام ہفتہ وار جلسے کا رکھے اور ممبر اپنی اپنی خدمات کو سرگرمی سے بجا لاوین اپنی خانگی ضرورتون کو دینی ضرورتون پر ہرگز مقدم نہ کرین غرضیکہ میری بڑی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے روشن دماغ اصحاب اگر مجھے ایسے آرٹیکل لکھکر روانہ کرین تو انہین قوم تک پہنچایا جاوے اور جبکہ البدر مین ہفتہ کی ڈائری سے جگہ بچ رہے تو یہ خدمت قوم کی اس سے ہوتی رہے اسیطرح ایک سلسلہ سوال و جواب کا جس مین ضروری مسائل کا استفسار ہو اور جو لوگ کہ دینی کتب سے پوری واقفیت نہین رکھتے وہ اپنی ہر ایک حرکت و سکونت کو سنت نبوی کے موافق بجالانے کے واسطے ایسی باتین ہم سے دریافت کرین تاکہ ہم ان کو خلیفۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام یا اصحاب کبار سے حسب ضرورت دریافت کرکے عوام کے فوائد کی خاطر درج اخبار کردیا کرین اور ہماری جماعت کے جو احباب ڈاکٹری یا طبابت پیشہ ہین وہ حفظ صحت کے متعلق اگر ایک ایک کالم کا مضمون اپنے وجود کو نافع الناس بنانیکی نیت سے روانہ فرمایا کرین تو ہم اسے درج اخبار ہذا کردیوین کیونکہ اس سے انکا وجود ایک وسیع عالم کو فائدہ پہنچاتا رہیگا +

کیا البکا کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے

۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر اس وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو لاہور سے چند ایک احباب تشریف لائے ہوئے تھے جنکے نام یہ تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میر محمد اسمعیل صاحب حکیم نور محمد صاحب اور برہما سے سید ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون۔ ان سب نے حضرت سے نیاز حاصل کی۔

ایک صحابی کے دانت میں سخت درد تھی۔ حضرۃ نے فرمایا کہ اس کے لئے مجرب علاج یہ ہے کہ ایک بوٹی بنام کارابارا نہر کے کنارے ہوتی ہے بارہا آزمایا ہے کہ جب اسے لیکر منہ میں رکھا اور چبایا اور اسکا اثر دانت پر پہنچا کیسا ہی سخت درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کارابارا اور کاربولک ایک ہی شے معلوم ہوتی ہے حضرۃ نے فرمایا کہ یہ عربی لفظ قلع و برا ہوگا نہ کہ کاربولک۔

مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک شہادت پر گورداسپور جانا تھا اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ مین یہان سے باہر جانا نہین چاہتا مگر اب تو اللہ تعالے لے چلا ہے خود تو مین نہین جاتا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ قیام تی ما اقام الہی تو ہر۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس کے لئے جونک کا لگانا اور زیادہ مقدار مین مگنیشا کا جلاب دیکر پھر کھوڑا اور نرسی وغیرہ مصفی خون ادویہ کا استعمال کرنا بہت مفید اور مجرب ہے کیونکہ اسمین خونی و سوداوی مواد ہوتے ہین یہ ان دونون کا علاج ہے۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے کہا کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون زیادہ تران لوگون کو ہوتا ہے جو کہ ننگی پاؤن پھرتے ہین طاعون کے کیڑے پاؤن کی راہ چڑھتے ہین اون کی گلٹی بن ران مین ہوتی ہے جو ہاتھ سے چڑھتے ہین اُن کی بغلون مین اور جو منہ وغیرہ کے راستے جاتے ہین اون کے کان وغیرہ کے پاس اور جو معدی بن چلے جاتے ہین اُن کی گلٹیان معدہ مین ہوتی ہین مگر وہ لوگون پر ظاہر نہین ہوتین۔

پھر اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازین جمع کر کے پڑھی گئیں اور یہ اس لئے ہوا کہ مولوی عبد الکریم صاحب اور چند ایک دیگر احباب نے روانہ ہونا تھا۔

مغرب و عشا ان اوقات کی نمازین اپنے اپنے وقت پر مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہائین اور کوئی ذکر اور مجلس نہین ہوئی

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے بہ امامت مولوی محمد احسن صاحب ادا کی۔

ظہر اور عصر کے اوقات مین کوئی ذکر نہین ہوا حضرۃ اقدس صرف نماز پڑہکر تشریف لے گئے

مغرب نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لیجانے لگے تو مفتی محمد صادق صاحب نے سر درد اور کچھ متلی وغیرہ کی شکایت کی۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آج شب کو کہانا نہ کہانا اور کل روزہ نہ رکھنا سکنجبین پی کر اس سے قے کرو اور پھر مفتی صاحب کے مکان کی نسبت دریافت کر کے فرمایا کہ اسکے مالکون کو کہو کہ روشن دان نکالدین اور آج کل گھر مین خوب صفائی رکھنی چاہیئے کپڑون کو بھی صاف رکھنا چاہیئے آجکل دن بہت سخت ہین اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی کا رکھنا تو سنت ہے قرآن شریف مین بھی لکھا ہے۔ **والرجز فاہجر وثیابک فطہر** (یہ کلام حضرت کا ہم نے بالواسطہ سنکر لکھا ہے ایڈیٹر) پھر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عشا حضرۃ اقدس کہانا تناول فرما کر تشریف لائے نواب نے مجلس کی تین اشخاص نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت آپنے مبایعین کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنے ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے آج کل بلا کا زمانہ ہے طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالی خوش نہین ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہون۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ مین داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤن سے گذارو رات اور دن تضرع مین لگے رہو جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ایسے وقت مین دعا۔ تضرع۔ صدقہ۔ خیرات کرو زبانون کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ نمازون مین دعائین کرو مثل مشہور ہے منتین کرتا ہوا کوئی نہین مرتا نرا ماننا انسان کے کام نہین آتا اگر انسان مانکر پھر اُسے پس پشت ڈالدے تو اُسے فائدہ نہین ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہین ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالی صرف قول سے راضی نہین ہوتا۔ قرآن شریف مین اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ بھی رکھا ہے عمل صالحہ اُسے کہتے ہین جس مین ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہین وہ کیا ہین ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عجب۔ (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس مین خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریان اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہین اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہین۔ عمل صالحہ وہ ہے جس مین ظلم عجب۔ ریا۔ تکبر۔ حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔

جیسے آخرۃ مین عمل صالحہ سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا مین بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر مین عمل صالحہ والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے سمجھ لو کہ جب تک تم مین عمل صالحہ نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہین کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھکر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس مین لکھا وہ لیکر پئے اگر وہ اُن دواؤن کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپکو تم نے کتنا صاف کیا اب زمانہ ہے کہ خدا تقوی کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے بہت لوگ ہین کہ خدا پر شکوہ کرتے ہین اور اپنے نفس کو نہین دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہین ورنہ اللہ تعالی رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہین کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہین ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالی نے ہمیشہ کیلئے **استغفار** کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اُسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہون سے استغفار کرتا رہے آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین** یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہین گذارتا ہرگز امید نہین کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا مین مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہین آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی ہے

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

یہان تک آپنے تقریر کی تھی اتنے مین مولوی عبد الکریم صاحب گورداسپور سے اور دیگر احباب آگئے اور حالات سفر وغیرہ سناتے رہے مولوی عبد الکریم صاحب کے سفر مین ہر ایک قسم کے عوارض اور شکایت سے محفوظ رہنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ سب اُس کے ہاتھ مین ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب کے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

---

۱۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس تشریف لاکر نماز سے پیشتر کچھ عرصہ بیٹھے رہے اور ایک شخص طاعون کے کچھ حالات حضرت کو سناتا رہا کہ بعض لوگ کہا جاتا ہے کہ تم مسیح موعود کو مانتے ہو تو اس سے محفوظ رہو گے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ خدا کو بھی نہیں مانا اور بد زبانیں کرتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابو جہل اور اس کے ساتھی بھی یہی کہا کرتے تھے پھر نماز ادا کر کے حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت مولوی عبد الکریم صاحب نے جناب شیخ عرب صاحب احمدی تاجر جو کہ رنگون سے آئے ہیں کے حالات حضرت کو سنائے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اول اول عرب صاحب ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے پھر کتاب آئینہ کمالات اسلام کسی طرح ان کی نظر سے گذری تو اس نے اس سلسلہ کی طرف توجہ دلائی اور حقیقت اسلام ان پر منکشف ہوئی۔ حضرت صاحب پھر خود عرب صاحب سے ان کے حالات دریافت کرتے رہے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہیں۔ عرب صاحب نے بیان کیا کہ میں نے کلکتہ سے سیکنڈ کلاس کا واپسی ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد جنوری ۱۹۰۳ء تک ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میری بڑی خوشی ہے کہ آپ اس دن تک ٹھہریں جب تک کہ ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔ اس پر عرب صاحب نے نیاز مندی سے عرض کی کہ کرایہ کی فکر نہیں میں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ پھر عرب صاحب اپنے مذہبی زندگی کی کیفیت حضرت اقدس کو سناتے رہے کہ میں اس مشرب کا آدمی تھا کہ خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا یہی خیال تھا کہ کیا ناہے اور کھانا ہے آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دی کر حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا ہی کی تلاش کرو حقیقی لذت خدا ہی میں ہے جو لذات اس دنیا سے لیجاویگا وہی اس کے ساتھ رہینگی ایک دہریہ جب مریگا تو اُسے یہی خیال ہوگا کہ میں نہیں ہوں اور صرف جسم جدا ہوا ہے اُس کو حسرت ہی حسرت رہیگی جسم کے اندھے اچھے ہیں اور وہ قابل رحم ہیں بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہوں سید احمد خان نے تفریط کی راہ لی اور ان (وہابیوں) نے افراط کی طرح طرح کی بدنما باتیں پیش کیں۔ انسان ان کو کہاں تک قبول کرتا کوئی راہ تسلی اور سکینت کی نہ تھی کہ انسان مانتا۔

دین کا سارا حصہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیوے ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھا دیوے پھر جو سمجھنے والے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ انکو دلوں میں بٹھانا چاہے انسان کو پورے معرفت تک پہونچانے کیواسطے خدا نے اور حواس رکھے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو پھر دین کو انسان سمجھ نہ سکتا اور اس وقت میں حقیقی طور پر انسان خدا پر ایمان لاتا ہے۔ خدا پر ایمان اسیکا ہے جسکو خدا نے ہی ایمان دیا۔ برہمو کی طرح زمین آسمان کو دیکھکر پھر خدا کی ضرورت کو ماننا تو گویا اپنی طرف سے ایک خدا تجویز کرنا ہے اور اس طرح سے گویا خود انسان کا احسان خدا پر ہے کہ اس نے خدا کا پتہ لگایا اصل میں اسی راز سے انسان کو سچی زندگی حاصل ہوتی ہے جس سے وہ خدا پر احسان نہیں رکھتا بلکہ خدا کا بڑا احسان مانتا ہے کہ اس نے خود اپنے وجود سے اسکو خبر دی اور اسی دن سے سفلی زندگی سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے جبکہ خدا کہے کہ میں غالب ہوں اور اس دن سے وہ ترک گناہ پر قادر ہوگا یہی وہ سلسلہ ہے جس سے انسان کو کامل یقین خدا پر حاصل ہوتا ہے مگر ؎

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دنیا میں بھی ہر ایک شخص انعام و اکرام کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح خدا کے انعام و اکرام بھی خواص پر ہوتے ہیں۔

پھر عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایکدفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپکی (میرزا صاحب) تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اُسنے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھکر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر | کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا | حسب معمول نماز مغرب ادا کرنیکے بعد حضرت اقدس پھر دوبارہ تشریف لائے۔ طاعون کا ذکر ہوا فرمایا کہ اب اس کا علاج خدا کے پاس ہے **عندی معالجات** (الہام جو کہ البدر صفحہ ۴ پر ہے) اور اب یہ آیت بالکل صادق آگئی ہے **وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا** پ ۱۵

یعنی ہم کوئی گاؤں نہ چھوڑیں گے کہ اس کو ہلاک نہ کریں اسیطرح اب کوئی یہ دعوی نہیں کرسکتا کہ ہمارے ہاں طاعون نہیں آئی اور جہاں اب تک نہیں آئی تو آخر آنیوالی ہے اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے اور عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر نماز سے پیشتر تھوڑی دیر مجلس کی اور **انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا باستکبار** کے متعلق فرمایا کہ اس میں علوا و تکبر سے یہ مراد نہیں ہے کہ مال و وجاہت کا تکبر ہو بلکہ ہر ایک شخص جو کہ عاجزی اور تذلل سے خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتا اور اس کے احکام کو نہیں مانتا وہ اس میں داخل ہے خواہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو نواب صاحب سے طاعون پر کچھ ذکر ہوا جس پر حضور نے ذیل کی تقریر کی اس کو ضروری سمجھ کر درا جلی قلم میں ہم درج کرتے ہیں:۔

طاعون کی نسبت جماعت کی توجہ کے قابل

ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقوٰے سے کام لیوے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آویگا اور نہ منصوبہ اور نہ حجت بازی کام آوے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے یہی امر غنیمت ہے کہ خدا سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کرلیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی بلکہ تبتّل ہی کرنی چاہیئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی اور کوئی اور جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے اگر وہ خدا پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جاوینگی۔ صحابہ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسی ان پر اترے گی صحابہ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا ہمیں ضائع نہ کریگا اور سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آجاوے تو مجھے ہرگز یہ وہم تک نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا اس کی کیا وجہ ہے صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ موقعہ ہے۔ راتوں کو جاگو۔ دعائیں کرو۔ آرام کرو جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں

اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اُس کی شاخیں ہیں تھوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون

پیغمبر خدا صلعم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف اُن کو جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی اگر نبوۃ کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہیں عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ اُن سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ میں پہلے تھا بلکہ اب میں ایک اور انسان ہوں اس وقت خدا کو راضی کرو حتی کہ تم کو بشارتیں ہوں کل لکھتے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ ایام غضب اللہ غضبت غضبًا شدیدًا نجی اہل السعادۃ۔ یہاں اہل السعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جیسے صحابہ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں دیدیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہیں کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے حتی کہ آبرو و عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کار و بار کا ذکر کرتا ہے کہ کسیطرح جانے سے رہ جاوے مگر انہوں (صحابہ) نے جان مال۔ آبرو و عزت سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں فلاں آفت آئی حالانکہ ہم نے بیعت کی تھی مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ملنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بنجاوے۔ سارا قرآن دیکھو کہیں بھی صرف امنو نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالحہ کا ساتھ ہی ذکر ہے غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہو اور دوسری دنیا کی لعن طعن کیواسطے۔ ایسے نازک دقتیں چاہیئے کہ جماعت سمجھ جاوے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جاوے۔ اگر ہزاروں آدمی بھی طاعون سے مر جاویں تو میں ہرگز خدا کو ملزم نہ کروں گا اور یہی کہوں گا کہ انہوں نے احسان کا پہلو چھوڑ دیا

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

پھر حضرت نے نماز باجماعت ادا کی اور تشریف لے گئے۔

عصر حضرت اقدس نے نماز مسجد میں باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر اور مجلس نہ ہوئی +

مغرب و عشا حسب معمول بعد ادائیگی نماز مغرب حضرۃ اقدس عشا کی نماز سے کچھ عرصہ پیشتر تشریف لائے اور ایک شخص نے بیعت کی چند ایک احباب نے اپنے اپنے خواب سنائے جس میں سے ایک خواب یہ تھا کہ حضرت اقدس ہاتھی پر سوار ہیں اور وہ آپکے حکم میں چلتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو ہاتھی میں نے خواب میں دیکھا تھا اس کی بھی ایسی ہی حالت تھی اور اس سے مراد طاعون ہے کہ ہم اس پر سوار ہیں۔

ایک نے خواب میں سینی روٹی دیکھی اس کی تعبیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے۔ اس کے بعد عشا کی نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی

ظہر اس وقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر تھوڑی دیر مجلس کی اور اپنے الہامات کی تکرار فرماتے رہے جو کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کی نسبت تھے اور فرمایا کہ یہ جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا +

ابو سعید عرب صاحب آمدہ از رنگون نے عرض کی کہ ایک صاحب برہما میں کہتے تھے کہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکھیں اور اپنے دعاوی کے ذکر اس میں ہرگز نہ کریں تو میں بہت سا روپیہ صرف کر کے اُسے طبع کروا سکتا ہوں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے ابتدا ہی میں ہے صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اب ان سے کوئی پوچھے کہ غیر المغضوب کونسا فرقہ تھا تمام فرقے اسلام کے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ یہودی تھے اور ادہر حدیث شریف میں ہے کہ میری امت یہودی ہو جاویگی تو پھر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو وہ یہودی کیسے بنینگے پھر نماز ادا کر کے حضرۃ تشریف لے گئے۔

عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا۔

مغرب و عشا کی نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے آکر ایک صحابی کو فرمایا کہ اللوا پر جو مضمون لکھا ہے وہ مطبع میں چلا گیا ہے ایک دو کاپیاں نکلیں تو آپ کو دکھا دینگے ایک صاحب کے دانت میں درد تھی اس کیلئے حضرت اقدس نے کارابارا (ایک بوٹی) طلب کرایا تھا وہ اندر مکان میں تھی۔ جناب میر صاحب نے کہا کہ ان کے دانت میں درد ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ میں ابھی جا کر وہ سب بوٹی لا دیتا ہوں۔ مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی۔ حضرۃ اقدس نے اس کے اوپر تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کیا تکلیف ہے اور اسیوقت اندر جا کر حضور وہ رومال لے آئے جس میں وہ بوٹی تھی اور مریض کے حوالہ کی +

ایک نے اصحاب میں سے عرض کی کہ آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس پ ۲۷ ع ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدید نے اپنا فعل باس شدید کا تو آنحضرت صلعم کے وقت کیا کہ اس سے سامان جنگ وغیرہ طیار ہو کر کام آتا تھا مگر اس کے فعل منافع للناس کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹھا رہی ہے (جیسے کہ ریل۔ تار۔ دخانی جہاز۔ کارخانوں اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں مجھے بار بار قلم بنانیکی عادت نہیں ہے اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں آنحضرت نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔

(حضرۃ اقدس جس قلم سے لکھا کرتے ہیں وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے دہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے ایڈیٹر)

پھر بعد اس کے مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ٹائمز آف انگلینڈ سے کچھ مضامین سنائے جس سے یورپ کی عیسویت کا حال معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ مضمون ایک مستقل مضمون ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے صفحہ پر درج کرینگے +

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج یہ الہام ہوا ہے

انی مع الافواج اٰتیک

بعد ادائے نماز خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ یہ قیامت ہے جو آ رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہو

کیا البدر کے خریدار البدر کیواسطے ایک ایک خریدار پیدا کرینگے +

کہ بیعت کی ہوئی ہے قرآن مین ہر جگہ آمنو کے ساتھ عمل صالحہ کی تاکید ہے اگر بعض آدمی جماعت مین سے ایسے ہون کہ جن کو خدا کی پرواہ نہین اور اس کے احکام کی عزت نہین کرتے تو ایسے آدمیون کا مغز مر وار نہ خدا ہوا ورنہ ہم ان کو چاہیئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بنا دین زلزلہ تو آرہا ہے +

جمعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد اقصٰی مین ادا کیا
عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی ۔
مغرب و عشا کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین

رویا سنائین جو کہ آپنے پے در پے دیکھی تہین +

(اول) کہ ایک شخص نے ایکروپیہ اور پانچ چھوارے رویا مین دیئے اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جسپر **علیٰ شکر المصائب** لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ **ھذہٖ صلۃ علیٰ شکر المصائب** گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پھر کچھہ ورق دکہائے گئے جنپر بیٹیون کے بارہ مین کچھہ لکھا ہوا تہا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے +

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس مین سوال تہا کہ دعائے الہامیہ سے رب

کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

کو صیغہ جمع متکلم مین پڑھ لیا جاوے یا نہ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل مین الفاظ تو الہام کے یہی ہین (یعنی واحد متکلم مین ہین اب خواہ کوئی کسیطرح پڑھ لیوے قرآن مجید مین دونون طرح دعائین سکھائی گئی ہین واحد کے صیغہ مین بھی جیسے رب اغفرلی ولوالدی الخ اور جمع کے صیغہ مین بھی جیسے **ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار** اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا مین **فاحفظنی** سے یہی مراد نہین ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھہ لوازمات ہین سب ہی آجاتے ہین جیسے گہربار خویش و اقارب اعضاء اور قوائے وغیرہ +

سید عبدالحی صاحب عرب (جن کی طرف سے ایک اشتہار البدر کے صفحہ ۲۴ پر چھپ چکا ہے) اس مین انہون نے ایک شیعہ کا حال لکھا ہوا تہا جو کہ باوجودیکہ عبدالحی صاحب کی ایک امانت غبن کر چکا تہا پھر عبدالحی صاحب کو نصیحت کرتا تہا کہ تو نے شیعہ مذہب ترک کر کے کیون ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا ہے

عبدالحی صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا سیدھا راستہ تو یہی ہے کہ میری امانت رکھکر منکر ہوگئے ہو تم کو مجھے نصیحت کرتے شرم نہین آتی ۔

مفتی محمد صادق صاحب ولایت کی ایک عیسائی کمیٹی کا ایک مضمون سناتے رہے جس مین مسیح کی دوبارہ آمد پر بہت کچھہ لکھا تہا کہ وقت تو یہی ہے سب نشان پورے ہو چکے ہین ۔ اگر اب بھی نہ آیا تو پھر قیامت تک نہ آوے گا چونکہ وہ ایک الگ مضمون ہے اسے البدر مین الگ شائع کرین گے +

اس مضمون کو سنکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس نے بعض باتین بالکل صاف اور سچی لکھین ہین اور اس نے ضرورت زمانہ کو اچھی طرح محسوس کیا ہے بیشک اب ایک تختہ الٹنے لگا ہے اور دوسرا تختہ شروع ہوگا جس طرح یہ لوگ اس زمانہ مین مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہین بلکہ اکثر ان کے انتظار کے بعد اب بے امید بھی ہوگئے ہین اور اکثر ون نے تاویلون سے آمد ثانی کے معنے ہی اور کر لیئے ہین کیونکہ اس کے متعلق تمام پیشگوئیان پوری ہو چکی ہین اور زمانہ کی نازک حالت ایک ہادی کو چاہتی ہے اسیطرح اسلامی پیشگوئیون کے مطابق بھی یہی وقت ہے نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ کل اہل مکاشفات اور ملہمین کے کشوف اور الہام اور رویاء مسیح کے بارہ مین چودھوین صدی سے آگے نہین بڑھتے +

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور اب تو مولوی لوگون نے وہ خطبے وغیرہ پڑھنے چھوڑ دیئے جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو وہ نام بھی نہ لین گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہین گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑو پھر نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے +

عالم مستورات کے واسطے ایک عجیب نظم

اصلی انسانی زیور ۔ حافظ میر سعید اللہ صاحب نے از چک ۱۲۲ گوگیرد ۔ نہر میرٹھ کے رسالہ بہارت ہوجین سے یہ نظم نقل کر کے پیسہ اخبار کو روانہ کی تھی

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امان جان سے
آپ زیور کی کرین تعریف مجھہ اُن جان سے
کون سے زیور ہین اچھے یہ بتا دیجے مجھے
اور جو بدزیب ہین وہ بھی بتا دیجے مجھے
تا کہ اچھے اور برے مین مجھہ کو بھی ہوا متیاز
اور مجھپر آپ کی برکت سے کہل جائے یہ راز
یون کہا مان نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
گوش دل سے بات سن لو زیورون کی تم ذری
سیم و زر کے زیورون کو لوگ کہتے ہین بہلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اون پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہین جس کے ذریعے سے ہی سب انسانکے کام
بالیاں ہون کانمین ایجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھہ تیری جھو ملو مین ہو بھری
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون
گر کرے اپنی عمل تیرے نصیبے تیز ہون
کان کے پتے دیا کرتے ہین کانون کو عذاب
کان مین رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھہ تجھے درکار ہون
نیکیان پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہون
قوت بازو کا حاصل تجھہ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہین جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہین
ہمتین بازو کی اے بیٹی تیرے درکار ہین
ہاتھہ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری بیجان زیور خلخال کو
پہینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤن کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ
سیم و زر کا پاؤن مین زیور نہ ہو تو ڈر نہین
راستی سے پاؤن پھسلے گر نہ میری جان کہین

(از پیسہ اخبار)

تعلیم الاسلام

ہمارے ناظرین تو آج تک یہی خیال کرتے ہونگے کہ قادیان مین صرف ایک ہی مدرسہ بنام تعلیم الاسلام قادیان ہے مگر آج ہم ان کی روحون کو ایک اور تازہ خوشخبری سناتے ہین جس سے وہ تر و تازہ ہونگے ان کے دلون مین اسلام کی حقیقی ترقی کی راہون پر چلنے

کی تحریک ہو اور وہ یہ ہو کہ دارالامان قادیان میں علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ایک اور بھی مکتب ہو جسکو معلم ہمارے مخدوم مکرم حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم ہیں اور آپ کو جو دلچسپی اور شوق علم سے ہے شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو آپ کے اسم مبارک سے تو واقف ہو مگر اس سے واقف نہو اور جہاں کہیں آپنے قیام کیا ہو وہاں یہ درس تدریس کا سلسلہ بفضل خدا برابر ساتھ ہی جاری رہا ہے آپکا کتب خانہ ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے اور یہ تمام کتب اس نیت سے فراہم کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے خدمت قرآن ہو آپکی بڑی خواہش ہے کہ اہل اسلام عربی علم سے بہرہ ور ہوں اور اپنی ذریت کو بھی عربی ہی کی تعلیم دلاویں اور یہ لوگ اسلام کے حصن حصین میں ہرگز داخل ہی نہیں ہو سکتے جبتک عربی زبان سے ان کو واقفیت نہ ہو خود مولانا صاحب نے ہر ایک مروجہ علم۔ کیا سائنس۔ کیا فلسفہ کیا ہیئت۔ کیا طبیعات۔ تواریخ۔ جغرافیہ۔ علم کلام۔ علم طب وغیرہ وغیرہ عربی زبان میں ہی تحصیل کئے ہیں اور اسلام کی ترقی کا جو ایک بڑا جزو آپنے عربی دانی کو قرار دیا ہے یہ ایک بہت ہی قابل قدر خیال ہے جس کی طرف ہر ایک اہل اسلام کو عموماً اور احمدیہ جماعت کو خصوصاً اپنی توجہ کو بڑے زور سے صرف کرنا چاہئیے اور جو احباب اگرچہ بذات خود تو اس نعمت عظمی سے محروم ہیں اور اب تحصیل نہیں کر سکتے ان کو کم از کم اپنی آئندہ ذریت پر تو ضرور یہ احسان کرنا چاہئیے کہ وہ اس سے ہرگز محروم نہ رکھی جاوے یہ بات ہمیں یہاں رہنے اور ذاتی تجربہ سے ثابت ہوگئی ہو کہ اسلامی تعلیم اخلاق اور اس کے برکات سے ہم اس وقت پوری طور پر متمتع ہوں گے جب عربی علوم میں ہمیں ایک کامل مشق ہوگی اور ہمارے دین کی تکمیل کیواسطے اس زبان کا جاننا ہمیں بہت ضروری ہے اور ہم احمدیہ جماعت میں داخل ہو کر اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم اسلامی حیثیت سے اپنی آئندہ ذریت پر نہیں کر سکتے کہ اسے عربیت سے محروم رکھیں اور جس حالت میں کہ دین کا دنیا پر مقدم کرنا ہماری بیعت کے اقرار کا ایک جزو اعظم ہے اور دین کی پوری واقفیت عربی سے وابستہ ہے تو ہم اس دنیا کی ہم میں کہاں تک پیچھے رہینگے اگر اس کی ترویج کی آپس میں کوشش نکریں گے غرضیکہ اس بڑی ضرورۃ کو جو کہ وجود اسلام کے نشوونما کیواسطے روح کے حکم میں ہو کما حقہ حکیم صاحب ہی اپنے درس میں پورا کرتے ہیں علاوہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث۔ علم کلام۔ علم عروض علم طب غیرہ طالب علم آپ سے مستفید ہوتے رہتے ہیں اور اصل تعلیم الاسلام بھی ہو اور فصاحت و بلاغت کے میدان میں جو کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا نشان ہے اور جس نشان کو ہمارے پاک امام مرسل من اللہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج تک مختلف تصنیفات کی صورت میں پیش کیا ہے اگرچہ ہم بڑھانے والے جوان ہو سکتے ہیں تو یہی طالب علم ہو سکتے ہیں بشرطیکہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی زندگیاں اسی دینی خدمت میں وقف کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو استقلال اور استحکام نصیب ہو اس درس کے دو طالبعلموں یعنے میاں غلام احمد صاحب اور حافظ روشن علی صاحب (برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب) نے آجکل یہ اس وجہ کہ وہ علم عروض پڑھ رہے ہیں اور اشعار بنانے میں مشق کر رہے ہیں اسمای باری۔۔۔۔۔ تعالیٰ کو نظم میں ترتیب دی ہو تاکہ عوام الناس کو ان کے یاد کرنے میں آسانی ہو اور بموجب حدیث شریف کے جو کوئی ان اسماء مبارک باری تعالیٰ کو یاد کرتا ہو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہو وہ لوگ تو جنت میں داخل ہوں اور ان کو ثواب اور رضاء الہی حاصل ہو اور وہ اسماء باری تعالیٰ یہ ہیں:

وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ

(فی بحر) متقارب

حسیبٌ مجیبٌ رقیبٌ کریمٌ
قریبٌ لطیفٌ بدیعٌ رحیمٌ
مجیدٌ حمیدٌ رشیدٌ شہیدٌ
معیدٌ منانٌ سمیعٌ علیمٌ
خبیرٌ بصیرٌ کبیرٌ محیطٌ
علیٌ قویٌ عزیزٌ حکیمٌ
غفورٌ شکورٌ صبورٌ عفوٌ
ولیٌ ودودٌ رؤوفٌ حلیمٌ
سلامٌ غنیٌ وکیلٌ حفیظٌ
مقیتٌ ممیتٌ جلیلٌ عظیمٌ

فی بحر متدارک

قابضٌ باسطٌ خافضٌ رافعٌ
خالقٌ رازقٌ باعثٌ واسعٌ
ماجدٌ واحدٌ واجدٌ قادرٌ
ظاہرٌ باطنٌ حافظٌ نافعٌ
مومنٌ مالکٌ وارثٌ ضارٌ
غافرٌ قاہرٌ غالبٌ مانعٌ
اولٌ آخرٌ باریٌ مبدیٌ
شاکرٌ عالمٌ منعمٌ جامعٌ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

ایک مقدمہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء میں کچھ خط و کتابت مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کی طبع ہوئی تھی جس کی تردید مولوی کرم الدین صاحب نے بذریعہ سراج الاخبار جہلم مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر میں کی تھی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ناشائستہ کلمات لکھے تھے اس تمام معاملہ کی اصل بنا کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھی جو کہ انہوں نے اپنے زعم میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعجازی کتاب بنام اعجاز المسیح کے رد میں لکھی تھی مولوی کرم الدین صاحب کے شائع کردہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم کی بنا پر حکیم فضلدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر استغاثہ فوجداری کیا تھا جس میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور چند دیگر اشخاص بطور گواہ طلب کئے گئے تھے اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء تھی مگر حاضر ہونے سے پیشتر عدالت سے معلوم ہوا کہ وارنٹ پر تعمیل مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بوجہ عدم موجودگی مقام سکونت نہ ہو سکی اور پیر مہر علی شاہ صاحب بوجہ علالت طبع نہ آ سکے جس کی تصدیق میں ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ سمن شہادت کے ساتھ تھا۔ اس کے مقابل بچاؤ کی نیت سے مولوی کرم الدین صاحب نے ایک استغاثہ فوجداری جہلم میں بنام حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حکیم فضلدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان و شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم و مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دائر کیا تھا خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور جو کہ حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے وکیل تھے ۱۵ دسمبر کی پیشی بھگتا کر بحیثیت مختار جہلم گئے اور عدالت میں ضمانت داخل کروا کر وارنٹ بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعمیل کے روکنے کی اجازت عدالت مختار سے حاصل کی۔ وارنٹ اگرچہ جہلم سے چلا ہوا تھا اور بٹالہ تک بھی پہنچ چکا تھا مگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ابھی حضرۃ اقدس تک نہ پہنچا تھا اور یہ بھی ایک نشان منجانب اللہ ہے خواجہ صاحب فوراً آ گئے اور وارنٹ کی تعمیل بذریعہ حکمنامہ عدالت روک دی گئی اس مقدمہ کی تاریخ پیشی جہلم میں ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء ہے مزید حالات سے انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع دیجاوے گی۔ ایک مامور من اللہ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک نشان الہی ہوتا ہے اسیطرح ہمیں امید کامل ہو کہ یہ مقدمہ جو کہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا گیا ہو کسی بڑے الہی نشان کا پیش خیمہ ہے جس کی حقیقت اپنے وقت پر خود خدا تعالیٰ بذریعہ اپنے مامور کے کھول دے گا اور آپ کی صداقت اور دعاوی پر ایک شاہد ناطق ہوگا۔

آج کل قادیان میں سردی بہت خشک اور شدت سے پڑ رہی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور

اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری معہ عبد الخالق صاحب علاوہ حضرت اقدس کی الہامی مسجد میں معتکف ہیں (خدا تعالیٰ ایسی توفیق ہر ایک کو دے)

اس ہفتہ کے الہامات

۲۱ و ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا:-

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسے

(یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰ پر آیا تھا)

۲۳ دسمبر کو ظہر کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات کو یہ الہام ہوا ہے۔

انہ کریم تمشی امامک وعاد من عاد

یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

احتلام کا علاج فرمودہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی

(۱) پیشاب کر کے سووے۔

(۲) پانی وغیرہ پیکر نہ سووے۔

(۳) کھانے اور سونے میں ۳ گھنٹہ کا فاصلہ ہو۔

(۴) لنگوٹ باندھکر سووے۔

(۵) جب سونے لگے تو یہ خیال ہو کہ بستر میلا یا پلید نہ ہو جاوے اور بستر صاف رکھے۔

(۶) کاربونیٹ آف آئرن یک سرخ یا ایک گولی اوس دوا کی کھاوے جو کہ البدر نمبر ۴ کے ٹیٹل پیج کالم ۳ میں لکھی ہے۔

تصحیح

البدر صفحہ ۵ زیر عنوان "ایشیائی دماغ اور تثلیث" ہم نے دیکھایا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب علیگڈھ میں تھے اور وہاں آپ نے ایک کالجیر صاحب کی معرفت تثلیث وغیرہ پر سوال کئے حکیم صاحب کا علی گڈھ میں ہونا یہ غلطی سے لکھا گیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ لاہور میں ایک علی گڈھ کے کالجیر اور پروفیسر صاحب تھے جن سے یہ سب گفتگو لاہور میں ہوئی تھی

خبریں

ترکستان کی طرف ایران کی حد کے پاس ایک مقام فرغانہ ہے وہاں اندی جان میں ایک سخت زلزلہ آنے سے ۵۰ دیسی اور ۵ روسی ہلاک ہو گئے۔

کارونیشن کی تقریب پر ۵۰۰ مردمان ولایت سے آئے ہیں کہ وہ یہاں کے دربار کی کیفیت دیکھیں۔

لکھنؤ میں طاعون پہوٹ پڑی سخت انتظام شروع ہے

یورپ میں امسال اس قدر سردی ہے کہ مدتوں یاد رہیگی **پیرس** میں بعض لوگوں کا بازاروں میں چلتے چلتے خون جم گیا۔

امیر کابل نے قندہار کے درانی سرداروں میں سے ایک کی لڑکی کے ساتھ شادی کی۔

ولایت سے جو سامان جنگ امیر کابل کا آیا ہوا ہے اس میں سے صرف توپیں گورنمنٹ انگریزی نے گذارنیکی اجازت دی ہے۔ اور باقی تمام سامان روکا ہے کہ اس کا عہد نامہ سرکار کے ساتھ نہیں ہے۔

پونہ میں ایک بابو صاحب رام چندر ہرکوجی راؤ نے اپنے ایک ملازم کو اس لئے قتل کر ڈالا کہ ایک فقیر نے ان کو بتلایا کہ اگر ایک انسان قربانی دو تو تمہارے گھر میں ایک خزانہ مدفون ہے وہ مل جاویگا۔

۴ دسمبر کی شام کو کارونیشن کیمپ دہلی میں لشکر کے مکان کے قریب الکٹریٹ لائٹ کمپنی کے دفتر کو آگ لگی بہت کوشش آگ بجھانے کی کی مگر کارگر نہ ہوئی نہ انجن کام آئے صرف کاغذات بچے۔

اوسی شام کو ایک اور آگ لگی اور ڈائرکٹر جنرل کے کیمپ میں تار والا خیمہ بالکل جل گیا۔ پاس کے خیموں کے گرا دینے سے آگ بجھ گئی۔

دہلی میں جنگی قواعد ہوتے ہوئے ایک گورہ توپ والی گاڑی سے گر کر اس کے پہیے کے نیچے آکر کچلا گیا

قاہرہ میں شہر پناہ کے قریب ایک پرائیوٹ کارخانہ تیزاب کا میگزین اڑ گیا۔ اٹھارہ مصری اس حادثہ میں ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی۔

دربار دہلی میں افسروں کے ساتھ کتے نہ جانے پائیں گے (پ - ا - ۲)

سلطان مسقط اور اس کے ہمرائیوں کے لئے کیمپ بند و بست ہو رہا ہے۔

دربار کے جلوس میں نظام دکن کا ہاتھی وائسرائے ہند کے ہاتھی کے بعد اول صف میں دہنی طرف ہوگا۔

خان قلات بھی دربار دہلی کے جلوس میں ہاتھی پر حضور وائسرائے کے ہمراہ ہوں گے ان کے ہاتھی کا درجہ نمایاں ہوگا۔

اس وقت جنوبی افریقہ میں ۵۵ ہزار انگریزی فوج موجود ہے۔

چاندی کی قیمت گھٹتی جاتی ہے جس کے باعث گورنمنٹ چین کو بڑی تفتیش ہے۔

روس کے وزیر زراعت نے کوہ قاف پر چاہ کی کاشت میں خاطر خواہ کامیاب ہونے کے باعث وہاں چاء کی کاشت کو ترقی دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔

جنگ صومالی میں ایک پوراسکن تار برقی کا بھی جائیگا

بوئر جنرلوں کی فہرست نے جو انہوں نے شائع کی ہے معلوم ہوا کہ انگریزوں نے ان کے فنڈ میں صرف ۲۵ ہزار ۲۸ پونڈ چندہ دیا جس میں مسٹر فیلن کا عطیہ ۲ ہزار ۱۸۵ پونڈ اور پانچ پانچ سو پونڈ کی تین اور رقمیں بھی شامل ہیں۔

افریقہ میں ۷۰ ہزار ہاتھی سالانہ ہاتھی دانت کی غرض سے مارے جاتے ہیں۔

یکم دسمبر کو دربار کیمپ کی ریل کھل گئی

ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے چارلسٹن کے محکمہ بحری کا محصول جمع کرنے کے لئے ایک حبشی مقرر کیا ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ والے بڑا شور و غوغا کر رہے ہیں

بیت المقدس میں یہودی باشندوں نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس میں ۲۴ ہزار کتابیں ہیں زیادہ تر عبرانی زبان میں ہیں چند نادر الوجود نسخے بھی ہیں

جہانسی کے علاقہ میں ایک عورت کو پولیس نے اخفائے ولادت اور بچے کو بے پناہ چھوڑ دینے کے جرم میں چالان کیا۔ عورت اقبالی تھی۔ قید ہو گئی مگر جیل میں جاکر معلوم ہوا کہ اُسے چھ ماہ کا حمل ہے۔ ڈاکٹر نے شہادۃ دی یہ ناممکن ہے کہ جس نوزائیدہ بچہ کے متعلق اس پر مقدمہ ہوا ہے وہ اس کا فرزند ہو اوس پر عدالت بالا نے عورت کو بری کر دیا۔

شام کے شہر لاذقیہ کا تمباکو بلاد یورپ و امریکہ میں ایسا پسند ہوا ہے کہ اس کی تجارت کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے وہاں کئی کمپنیاں بن گئی ہیں۔ عثمانی اخبارات منقاد عثمانیہ تاجروں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ یہ تمباکو خوشبودار ہونے کی وجہ سے ابار یجہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ٹرسٹیان وقف حسین آباد میں قریب ڈاک خانہ اور نخاس کے پل پر اپر پرائمری کلاس تک تعلیم دینے کے لئے دو مدارس بطور شاخ جوبلی ہائی سکول کھولیں گے تعلیم مفت ہوگی فیس نہیں لیجاوے گی (۵-۲-۲۳)

۱۳ نومبر لنڈن۔ شاہزادہ ۔ شاہزادی کناٹ آج شرکت دربار کے واسطے لنڈن سے چلے۔

دربار دہلی میں اب مسٹر بورڈلن قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال جو پہلے بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر تھے شریک ہوں گے بنگال میں عام خواہش ہے کہ انہیں کو مستقل لاٹ کیا جاوے۔

(از اخبارات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے - ہمین پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندے کا خود فکر ہوگا مگر یاد دہانی کے لئے درخواست ہے کہ احمدی جماعت ایسی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے گی کیونکہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی سے اس جگہ آئندہ نسلون کے جوان قوم کی خدمت کے واسطے تیار کئے جا رہے ہین - اپنے شہر کے احباب اور معززین تحریک کرکے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کرکے راقم کے نام قادیان روانہ فرماکر عند اللہ ماجور ہون -

الراقم

محمد علیخان رئیس
مالیرکوٹلہ و ڈائرکٹر مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان
دارالامان

مجمع تحقیق الادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اول یہ کہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جو ایک بڑی غرض یہ ہے کہ آپکے خدام بڑے غور و تدبر سے اپنے آپکو اس قابل بنا دین کہ اس الہی سلسلہ یعنی احمدیہ مشن کسی طالب حق کی تشفی یا او خدا تعالے کے تسبیح اور تقدیس کے بارہ مین جب کبھی ان کو کسی مخالف اور معاند سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ ان دونون صورتون مین اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے ساکت نہ ہین اور ان تصنیفات کے مطالعہ سے ہمین ایک مادہ حضرۃ اقدس کے ایجاد کردہ طرز استدلال اور فن کلام کا پیدا ہو جاوے - اپنے الہام ہام کے اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ اس مجمع کے ہر جلسہ مین ان تصنیفات کا کوئی حصہ یا کوئی کتاب مقرر کی جاوے اور چند ایک احباب ایسے منتخب ہون کہ وہ ایک فرض منصبی کے طور پر اس کتاب یا حصہ کتاب کا خلاصہ تقریراً یا تحریراً آئندہ جلسہ مین مع اپنے ایزادی خیالات ور یمارک کے سنایا کرین

دوم اس مجمع کے بعض افراد اپنے اوقات کا کوئی حصہ اس امر کے لئے وقف کرین کہ وہ غیر مذاہب اور ممالک کی زباندانی تحصیل کرین اور ایک ایک یا دو دو صاحب ایک خاص زبان کو لیوین اور اُسے توکل علی اللہ شروع کرین اور ہر نصف ماہ یا ایک ماہ مین جو ترقی وہ اس زبان مین کرین اس کی رپورٹ مجمع مین ہو اور وہ اسے سنا بھی دیوین اس طرح سے اللہ تعالے اگر چاہے تو کچھ عرصہ مین ہر ایک زبان کے عالم دارالامان مین پیدا ہو سکتے ہین اور وہ اس الہی سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ مختلف بلاد مین کر سکتے ہین اور مختلف مذاہب کی کیفیت کا مطالعہ کرکے انکے مقابل مذہب (اسلام) کی حقانیت اور صداقت کو دنیا پر ظاہر کر سکتے ہین - اس وقت مین اس امر کو مناسب نہین سمجھتا کہ اس پر اپنا ریمارک کرون کہ یہ ہر دو اصول عموماً اور دوسرا اصول خصوصاً کسطرح نبھ سکتا ہے اور اس کے لئے اول اول ہمین کیا ذرائعہ اختیار کرنے چاہئین اور تمام زبانون کے معلم کہان سے آوین ہر ایک مجاہد فی اللہ جس نے اپنا وقت تحصیل زباندانی کے لئے وقف کیا ہے کسطرح ثابت کر سکے کہ واقعی اس نے کوئی نمایان ترقی اپنے فرض منصبی مین کی ہے کیونکہ جس حال مین ان مختلف زبانون کے ماہر موجود نہین ہین تو اس کی تحصیل اور تدریس اور ترقی کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہے - یہ کام ایک دین کی خدمت ہے اور اللہ تعالی کے توکل پر اس نے سر انجام پانا ہے اگر اس قادر مطلق ہستی کو منظور ہوگا تو تمام ذرائعہ وہ خود پیدا کر دیگا -

آج تک تین چار جلسہ اس مجمع کے ہو چکے ہین اور منتظمان مجمع کا خیال ہے کہ اس کے دائرے کو وسیع کرکے بیرونجات کے احمدیہ احباب کو اس کے ممبر ہونے کی تحریک کرین کہ وہ اس مین داخل ہو کر اسکے ہر دو اصولون پر اپنے اپنے مقام پر کاربند ہون

ہماری اپنی رائے

اس مجمع کے متعلق یہ ہے کہ اس کی ضرورت مین تو شک نہین ہے ایک ایسے مجمع اور ایسے مجاہدین کی ضرورت تو احمدیہ مشن کو بہت ہے اور خدا تعالی اسے برکت دے اور اس کے ارادون مین کامیابی حاصل ہو - مگر منتظمان مجمع سے ہماری التماس ضرور ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ بیرونجات کی احمدیہ پبلک مین اس کے ممبر پیدا کرنے کی کوشش کرین کم سے کم تین ماہ تک اون احباب کو اجازت دین کہ وہ اس کا استقلال اور استحکام دیکھ لین اور اس اثنا مین وہ کوشش کرین کہ اپنی کارروائی اور انتظام کی رپورٹ ماہواری بیرونجات کے احباب کو پہنچاتے رہین اور جس حالت مین کہ یہ مجمع ایک علمی مذاق کا مجمع ہے اور وہ علمی مذاق بھی ایسا کہ جس نے ایک عالم کا احاطہ کرنا ہے تو ضرور ہے کہ مجمع کے کل اعلی اراکین ایسے ہی ہون جیسے کہ مفتی محمد صادق صاحب سیکرٹری ہین کہ زبان عربی - انگریزی - عبرانی - فارسی اور اردو اور پنجابی مین ایک معقول دسترس رکھتے ہین اور اگر زیادہ زبانون پر مثل مفتی صاحب اون کا احاطہ نہ ہو تو کم از کم عربی اور انگریزی کے اعلی تعلیم سے واقف ہون +

احمدیہ پبلک کو ہم نے اس مجمع سے کیون انٹروڈیوس کیا

تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کرین اور ہر ایک مقام کی احمدیہ جماعت کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ایسے مجمع قائم کرکے اپنے ممبرون مین سے ایسے افراد پیدا کرتی رہین جو اپنے اوقات کو تفقہ فی الدین اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف کرکے اس الہی سلسلہ کے انصار ثابت ہو سکین نہ درست اس سے ہمین کوئی غرض نہین ہے کہ وہ اس مجمع کے ممبر ہون یا نہ ہون اور یہ مجمع اس اہم کام کو نبہا سکے یا نہ نبہا سکے بہرحال ایسے مجمعون کی ضرورت تو ضرور ہے یہ وہ وقت نہین ہے کہ انسان دین سے بے فکر ہو کر بیٹھ رہے کیا تم نے یہ نہین سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین سے اگر کوئی دین کا دسوان حصہ ترک کرتا تو وہ گنہگار ہوتا تھا -

اور جس صورت مین تم نے ان اصحاب کرام کیساتھ ہونا ہے تو پھر دین سے بے فکری کے کیا معنی ہین اس خیال کی تائید مین ہمارے دوسرے آرٹیکل بھی دیکھنے کے قابل ہین جو اکثر احمدی قوم کے خادم اخبار بنام البدر مین شائع ہوتے رہینگے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ بیعت کے وقت جو اقرار دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا جاتا ہے اس کے ایفاء کے لئے مجموعی طور پر کوشش کرنے اور خدمت دین بجالانے کے واسطے ایسے مجمع اور کمیٹیاں ایک بہت ہی عمدہ اور انسب طریق ہے اور ہر ایک مقام پر ان کی ضرورت ہے +

نوٹ - احمدیہ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس پر اپنی اپنی رائے لکھکر روانہ کرین جو بعد انتخاب درج اخبار کیجاوے منہ

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

مطبع الصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی چھپکر شائع ہوا